نام ونسب قریشی فاروقی

کوپرہ، شاہدرہ، راجوری، شوپیاّں، جموں وکشمیر،

تراڑکھل، فارورڈکہوٹہ آزادکشمیر، اسلام آباد، کہوٹہ (پاکستان)

عامر محمود

نام ونسب قریشی فاروقی

عامر محمود

2026

جسٹس محمد صدّیق فاروقی ○ یہ کتاب نہ صرف یہ کہ "نام ونسب" کی بہترین عکاسی کرتی ہے بلکہ یہ کتاب شائقین علم کے لئے ایک معتبر حوالہ جاتی اور تاریخی دستاویز کی حیثیّت بھی رکھتی ہے۔

قاضی سلیم احمد ایڈیشنل سیکرٹری ○ کتاب نہ صرف علمی، تاریخی، تحقیقی اور فن انساب کے حوالے سے بلکہ دلوں کو موہ لینے والی طباعت کا بہترین شاہکار ہے۔

محمد امین قریشی ○ نسب کی محافظت پر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلاّم نے بہت تاکید فرمائی ہے کہ اس حوالے سے بہت سے اسلامی احکامات کے عملاً نفاذ کا دارومدار ہے مثلاً قریبی رشتہ داروں کے حقوق صِلہ رحمی کے حوالے سے عامتہّ النّاس کے حقوق اور میراث، حدقذف اور والدین سے حُسنِ سلوک سب حسب ونسب سے ہی وابستہ ہیں۔

محمد اقبال فاروقی ○ یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس کتاب کو آنیوالے ماہ وسال میں ایک بُنیادی مَاخِذ ومَرجَع کی حیثیت حاصل ہوگی۔

قاضی مشتاق احمد ○ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے خاندان کی بلند پایہ ہستیوں، اکابرین پر ریسرچ اور شجرۂ نسب پر تحقیق کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔

عبدالرّحیم فاروقی ○ جہاں ہمیں حضرت سیدّنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ کی نسبت پر فخر ہے وہاں موجودہ روشن خیالی کے دور میں ان کی تعلیمات سے نسبت کی اشد ضرورت ہے۔

احمد ادریس فاروقی ○ کتاب ہذا فن انساب پر ایک منفرد اور بے مثل شاہکار ہے۔

زین احمد فاروقی ○ کتاب میں جا بجا ایسے حقائق اور گوشوں کا بھی انکشاف ہوا جو تا حال نظروں سے اوجھل رہے ہیں یہ کہنا ہرگز مبالغہ نہ ہوگا یہ کتاب ایک ایسی مستقل تاریخی دستاویز ہے جس میں بعض نہایت اہم حقائق کو اُن کے پس منظر سمیت ناقابل تردید شواہد کیساتھ یکجا کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے

قاضی عدنان حنیف ○ عرب دنیا بھر میں واحد قوم ہے جس نے اپنے حسب ونسب کو قیامت تک بالکل صحیح انداز میں محفوظ کرنے کے لئے تمام اقوام عالم سے بڑھ کر محنت وکاوش سے کام لیا عربوں نے تو اپنے عظیم الشّان گھوڑوں اور اونٹوں تک کے شجرۂ نسب آج بھی محفوظ کئے ہوئے ہیں ان کے حافظے اور یاداشت کا دنیا کی کوئی قوم آج بھی مقابلہ نہیں کرسکتی اس لئے کہ یہ کمال انہیں سرکار دو عالم ﷺ کے عظیم الشّان خاندان "قُرَیش" کی برکت سے حاصل ہوا۔

9899692714338

بسم الله الرحمن الرحيم

Nam -O- Nasab Qureshi Farooqi

Kopra , Shahdara , Rajauri , Shopin , Jammu & Kashmir

Tarkhal , Islamabad , Kahuta (Pakistan).

نام ونسب قریشی فاروقی

کوپرہ، شاہدرہ، راجوری، شوپیاں، جموں وکشمیر،

تراڑکھل، فارورڈ کہوٹہ آزاد کشمیر، اسلام آباد، کہوٹہ (پاکستان)

بترتیب جدید

عامر محمود قریشی

بتعاون :

زبیدہ، نسیمہ ٹرسٹ کہوٹہ

نام کتاب:	نام ونسب قریشی فاروقی
	کوپرہ، شاہدرہ، راجوری، شوپیاں، جموں وکشمیر،
	ترا ڑکھل، فارورڈ کہوٹہ آزاد کشمیر، اسلام آباد، کہوٹہ (پاکستان)
محقق ومرتب:	عامر محمود
اشاعت اول:	نومبر 2005ء
اشاعت دوم:	اگست 2012ء
اشاعت سوم:	جون 2018ء
اشاعت چہارم:	17 مارچ 2026ء بمطابق 27 رمضان المبارک 1447 ہجری بروز منگل
تعداد:	تین سو
ناشر :	عامر محمود قریشی
موبائل نمبر :	0345-5556588
واٹس ایپ نمبر	0092-345-5556588
ای میل :	quryshi@hotmail.com
طابع:	نوبل پریس، بلیو ایریا، اسلام آباد



ارشادِ باری تعالٰی

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ

"اور ہم نے تمہیں مختلف خاندان اور قبائل میں بنایا تاکہ تم ایک دُوسرے کو پہچانو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ متقی ہے"

﴿القرآن: سورۃ الحجرات، آیت 13﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیثِ نبویؐ (صلی اللہ علیہ وسلم)

تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِکُمْ مَّا تَصِلُوْ بِہٖ اَرْ حَا مَکُمْ

"اپنے انساب کے متعلق اس قدر علم ضرور حاصل کرو جس سے تم صِلہ رحمی اور رشتہ داری کے حقوق کا خیال کرسکو"

﴿مِشکوٰۃ شریف﴾

انتساب

اس کے نام

جس کے ننانوے نام ہیں

محترمہ صبا جاوید
عزیزم عامر محمود کے لئے

میرے آدم !

جواب دو !

میرے سوال کا

تم مجھے کیوں زمین پہ

آسمان سے لے کر آئے

مجھے میرا آسمان

میری جنت

میر ا خدا دے دو

اور مجھے کچھ نہ دو

خدا کے لئے !

حسنِ ترتیب

حسنِ ترتیب

ابتدائیہ

خاندانِ "قُریش" خَاتَمُ الرُّسُل حضور محمّد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی نسبت سے دنیا بھر کے خاندانوں میں ایک انتہائی ممتاز حیثیت رکھتا ہے جبکہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ چاروں خلفائے راشدین بھی اصلاً ونسلاً خاندانِ "قُریش" (Qurysh) سے ہی تعلق رکھتے ہیں اور تاریخ اس بات کی بھی گواہ ہے کہ ترکی کی اسلامی خلافت اور حکومت تک اکثر و بیشتر ہر دور میں مسلمانوں کے حکمران اعلیٰ ہمیشہ "قریش" ہی رہے۔

خَاتَمُ الرُّسُل حضور محمّد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے خاندانِ "قُریش" کی بعض خصوصیّات اور کارناموں کی بنا پر نہ صرف یہ کہ تعریف فرمائی بلکہ اُن کے حق میں دُعائیہ کلمات بھی ارشاد فرمائے چنانچہ اسی سیاق وسباق کے حوالے سے راقم کو یہ اعزاز حاصل ہو رہا ہے کہ "قریشی فاروقی" نسبت رکھنے والے اپنے خاندان کا نام ونسب ترتیب دے کر شرف حاصل کروں۔

کتاب ھذا کے آغاز میں "نسب وممانعتِ نسب" اور "محافظتِ نسب" اور خاندانِ "قُریش" کے فضائل اور حضرت سیّدنا فارُوق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی قرابت نسبی کا شرف حاصل ہونے کی بنا پر حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصّیت مبارکہ کا مختصر سا جائزہ پیش کیا ہے تا کہ ہمارے "قریشی فاروقی" احباب اپنی نسبی فضیلت کو اچھی طرح سمجھ سکیں کیونکہ آج کے دور میں ہر شخص اپنے حسب ونسب کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنے کا خوگر ہو چکا ہے حالانکہ وہی حسب ونسب حامل فضیلت ہوسکتا ہے جس کی فضیلت اور برتری پر اللہ اور اللہ کے رسول کے ارشادات موجود ہوں۔

اور پھر یہ کہ میں نے اپنے حسب ونسب کی اہمیت کے پس منظر میں تاریخی، تحقیقی، فنیّ اور علمی اعتبار سے اپنے آباءواجداد "قریشی فاروقی" شخصّیات کی پاکیزہ زندگی کے کچھ گوشے اپنے قارئین کے سامنے بالخصوص اور عامۃ النّاس کے سامنے بالعموم پیش کرنے کی ایک ادنیٰ سی کوشش کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سلسلے میں بڑی حد تک اپنے فضل سے نوازا ہے۔ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ

پیش نظر کتاب میں " قریشی فاروقی خاندان کی عظیم خواتین کا تعارف " میرے خالہ زاد بھائی جناب عبدالرّحیم فاروقی کی محبت کا مظاہرہ ہے عبدالرّحیم فاروقی پر بلاشبہ " قریشی فاروقی " خاندان کو فخر ہے کہ انہوں نے خاندان کی ان عظیم خواتین جنہوں نے ہمارے خاندان کو جنم دیا کو بڑی عرق ریزی کے ساتھ سپردِ قرطاس کر کے دوبارہ زندہ کر دیا اللہ تعالیٰ اُن کو اس کی مکمل جزا عطا فرمائیں دنیا میں اور آخرت میں بھی۔

اور چند معذرتیں۔

پہلی بات تو میرے لہجے کی ہے جو کہیں کہیں مجھے تلخ محسوس ہوا ہے۔ تاریخ کے مطالعے اور گردوپیش کے جائزے سے مرتب ہونے والے تاثر کے دیانت دارانہ اظہار کا لازمی نتیجہ یا تو تلخی ہو سکتی تھی یا منافقت اور میرے نزدیک یہ تلخی منافقت سے بہر حال بہتر ہے ...... پھر بھی اس خدشہ کے تحت کہ

ع انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

میں نے تاریخی حوالوں سے اور مستند کتابوں سے کام لیا ہے اور جو کچھ کہا جا سکتا تھا اس سے بہت کم پر اکتفا کیا۔

دوسری بات زبان و بیان کے حوالے سے ہے اس سلسلے میں عقل کل کا مجھے قطعاً کوئی دعویٰ نہیں اور نہ یہ کوئی ادبی تخلیق ہے بلکہ یہ ایک عاجزانہ پیشکش ہے۔

تیسری زیادہ اہم بات یہ کہ مخلوق سے توقعات کا وابستہ رکھنا، مسلمان کے ذوق وحدت پرستی کے خلاف ہے، لہذا اس کاوش سے، میرا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ کوئی اپنا یا بیگانہ مجھے خراج تحسین پیش کرے اس کے باوجود اگر کوئی قدر شناس مجھے کسی قابل سمجھتا اور اپنے گوشۂ التفات میں جگہ دیتا ہے تو میں اسے اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کی بلندی اخلاق سمجھتا ہوں، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مجھے قطعاً ادّعائے علم وفضل نہیں اور نہ ہی میں نے اپنی علمیّت کے اظہار کی خاطر یہ سب کچھ کیا، اگر تصنیف وتخلیق کا مقصد صرف اظہار علمیّت تسلیم کیا جائے تو دنیا کے ہر مصنف کی نیت مشکوک ہو کر رہ جائے گی۔ امر واقع یہ ہے کہ میں نے آئندہ نسلوں کی بہتری اور " صلہ رحمی " کی غرض سے اپنی مقدور بھر سعی سے یہ کام کیا ہے۔

چوتھی مگر زیادہ اہم بات یہ کہ قرآنی آیات کے حوالے اور نمبر دیتے وقت ہر ممکن احتیاط برتی گئی ہے پھر بھی اگر کوئی کوتاہی نظر آئے تو قارئین اسے قرآن حکیم کے مطابق درست کر لیں۔

پانچویں اہم بات شجرۂ نسب اور ایڈریس برائے رابطہ شجرہ ہذا بشمول احباب، کے نام، ایڈریس

اور ٹیلی فون نمبرز دیتے وقت انتہائی احتیاط برتی گئی ہے پھر بھی اگر کوئی نام سہواً غلط یا لکھنے سے رہ گیا ہوتو قارئین اس کی خود اصلاح کرنے کے ساتھ ساتھ مجھے اپنا نام، مکمل پتہ، ٹیلی فون نمبرز اور اپنی قیمتی آراء سے آگاہ فرمائیں توانشاء اللہ ان مشوروں کی روشنی میں اگلے ایڈیشن کو مزید خوبصورت اور جاذب نظر بنا کر پیش کیا جائے گا۔

چھٹی سب سے اہم بات اپنے نسب سے آگاہی ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ اُس کا مورث اعلیٰ کون ہے؟ اور اس کی تائید وتصدیق خود قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ سے بھی ہوتی ہے اس لئے شجرۂ نسب کی اشاعت سے کسی نسلی تفاخر کا اظہار ہرگز مقصود نہیں، اس کی اشاعت سے محض یہ غرض مقصود ہے کہ یہ شجرہ ہماری آئندہ نسلوں کے لئے ایک تاریخی دستاویز کے طور پر محفوظ رہے۔

ساتویں اہم بات کتاب میں عمداً مفاہیم سے کام لیا ہے اور اس سلسلے میں مختلف علماء اور دانشوروں سے استفادہ کیا ہے تا کہ سہو کا امکان نہ رہے اور مقصد ومنشاء سے قریب تر پہنچ کر مطالب کو واضح کیا جا سکے۔

کتاب کے دیگر بعض اُمور میں جن احباب نے اپنے انتہائی قیمتی وقت میں سے چند لمحات عطا کر کے میرے ساتھ خوشدلی سے کتاب کو سنوارنے وسجانے اور تیاری میں مخلصانہ تعاون کیا اور کتاب کے بارے میں اپنی گراں قدر آراء کا اظہار بھی کیا اُن کا ذکر نہ کرنا بعید از انصاف ہو گا بعض لوگ اس کے اظہار سے ہچکچاتے ہیں، مگر اعترافِ حقیقت اور اُس کا اظہار ایک ارفع انسانی صفت ہے، لہٰذا میری طبیعت اظہارِ سپاس کے طور پر ان حضرات کی خدمات کے ذکر میں عار کی بجائے افتخار محسوس کرتی ہے۔

اس سلسلے میں اپنے صاحب علم دوست عصر حاضر کے معتبر محقق و دانشور اور صاحب ترجمہ "قرآن حکیم" اردو اور انگلش (غیر مطبوعہ) محترم جناب "قاضی محمد گلفراز قریشی ہاشمی صاحب" کا تذکرہ بہر حال اولیت کا مستحق ہے مبالغہ نہ ہو گا اگر میں یہ کہوں کہ "قاضی محمد گلفراز قریشی ہاشمی صاحب" کی معاونت اگر شریک حال نہ ہوتی تو اس کتاب کے مشمولات محض میرے ذہن تک ہی محفوظ رہتے اور میں انہیں کاغذ پر منتقل کر کے کتابی صورت میں پیش نہ کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ "قاضی محمد گلفراز قریشی ہاشمی صاحب" ان کی قیمتی آراء، حوصلہ افزائی اور سعی بلیغ کے باعث میں اس کھٹن کام کو سرانجام دینے کے قابل ہوا۔ ان کی شبانہ روز محنت کے عوض "شکریہ" کا لفظ بہت ناکافی اور بے وزن محسوس ہوتا ہے۔

میرے کزن اور معروف علمی شخصیّت محترم حضرت " محمد امین قریشی " صاحب ہر چند اس کتاب کی تکمیل کے بعد کے مرحلوں میں میرے ساتھ شریک ہوئے لیکن نظرثانی کے یہ مراحل ہر اعتبار سے ابتدائی مراحل سے زیادہ اہم تھے ان کے خلوص اور قیمتی مشوروں کے لئے جو ویسے بھی میرے شامل حال رہتے ہیں میں ان کا بے حد ممنون ہوں کہ ان کی رفاقت نے مجھے طمانیت قلب کے ساتھ یہ کام مکمل کرنا کا موقعہ دیا۔

اور آخر میں اصولی طور پر میں ان تمام مصنفیّن جن کی گراں قدر تصانیف، حافظ ابن عساکر (تاریخ دمشق) ابن سعد ابوعبداللہ بن محمد سعد (طبقات) ابوداوَد سلیمان بن الشعث الازدی (سنن ابوداوَ) امام ابوالفراج عبدالرحمٰن (حضرت عمر الفارُوق ؓ)، ابی جعفر محمد بن جریر الطبری (تاریخ طبری)، امام بخاری محمد بن اسماعیل (صحیح بخاری)، امام مسلم (صحیح مسلم شرح)، امام یوسف یعقوب (کتاب الخراج) علامہ بلاذری (فتوح البلدان)، علامہ جاحظ مصری (کتاب البیان والتبیین)، علامہ جلال الدّین سیوُطی (جامع صغیر) خطیب ولی الدین محمد بن عبداللہؒ (مشکوٰۃ شریف)، علامہ شبلی نعمانی (سیرت النبی ﷺ) شہاب الدّین احمد بن محمد ابن حجر (الصّواعق المحرقہ)، علامہ شہاب الدین ابی الفضل السید محمود الالوسی بغدادی (تفسیر روح المعانی)، قاضی محمد عالم الدّین (مکتُوبات امامِ ربّانیؒ)، عبدالحق محدّث دہلوی (شِعَّۃُ الّمعات شرح مشکوٰۃ شریف)، محمد اقبال فارُوقی (شجرہَ نسب قاضیانِ مجہور راجوری جموں وکشمیر)، محمد حسین ہیکل (سَیّدنا عُمرَ فارُوقؓ)، سیّد محمد قاسم (اسلامی انسائیکلوپیڈیا)، سید ابوالاعلیٰ مودودی (تفہیم القرآن) اور علامہ نور بخش توکلی ایم اے (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ) سے میں نے استفادہ کیا، ان سب کا بے حد ممنون احسان ہوں۔

عامر محمود قریشی

کہوٹہ-اسلام آباد (پاکستان)

27 رمضان المبارک 1426ھ، بمطابق 1 نومبر 2005ء

حروفِ اِضافی

(طبع دوم)

کتاب کا زیرِ نظر پہلا ایڈیشن "زبیدہ ونسیمہ ٹرسٹ کہوٹہ" سے نومبر **2005**ء میں شائع ہوا اب اس کتاب کا جدید ایڈیشن اشاعت کے بعد آپ کے ہاتھوں میں ہے اس ایڈیشن کو دلچسپ بنانے کے لئے قریشی فاروقی خاندان کے بہت سے افراد کی تصاویر اور "قریشی فاروقی خاندان میں کون کس کی بیٹی ہے؟" چارٹ کا اضافہ کیا جا رہا ہے اس چارٹ کی تیاری میں جناب عبدالرّحیم فاروقی صاحب (اسلام آباد)، جناب قاضی فیاض احمد صاحب (راجوری) اور میری پھوپھی زاد بہن ڈاکٹر نصرت ظہور قریشی (شوپیاّں) نے بھرپور تعاون کیا جس کے لئے میں اُن کا بے حد ممنون ہوں۔

"قریشی فاروقی خاندان میں کون کس کی بیٹی ہے؟" کا چارٹ دیتے وقت انتہائی احتیاط برتی گئی ہے پھر بھی اگر کوئی نام سہواً غلط یا درج ہونے سے رہ گیا ہو تو وہ اپنا تعارف اور نام درج کروانے نیز آپ کے خاندان میں بیٹا اور بیٹی کی پیدائش پر اُن کے نام درج کروانے کے لئے جناب قاضی عبدالقیوم صاحب، جناب عبدالرّحیم فاروقی صاحب اور جناب قاضی فیاض احمد صاحب سے رابطہ کریں۔

آخر میں اُمید ضرور کرتا ہوں اور ہے کہ **I.T** (انفارمیشن ٹیکنالوجی) کے اس دور میں کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سے معمور ہماری نوجوان نسل جوان مہارتوں کی حامل ہے وہ اس فضا میں کوئی خدمت اپنے خاندان کے لئے دے سکتی ہے تو وہ خاندان کی تاریخ کو کاغذ سے برقی لوح پر منتقل کر دے۔

بندہ فانی

عامر محمود قریشی

کہوٹہ، اسلام آباد (پاکستان)

27 رمضان المبارک **1433**ھ، بمطابق **16** اگست **2012**ء

رفتگان

زیرِنظر کتاب کی اشاعت اوّل اوراشاعت دوم کے پریس جانے کے وقفے میں " قریشی فاروقی " خاندان کی کتنی ہی اہم شخصیتوں کوموت ہم سے چھین لے گئی۔حاجی محمد یونس فاروقی ، حاجی بشیر احمد قریشی ، حاجی امیر حسین قاضی،نعمان امین قریشی، قاضی ظفرامین قریشی،عظمت بیگم زوجہ نسیم احمد فاروقی اورسکینہ بیگم زوجہ قاضی فضل حسین چند سال میں انتقال کر گئے۔اُدھر تراڑکھل، آزادکشمیر سے خبر آئی کہ 4 رمضان المبارک کومشہورومعروف محقق وماہرتعلیم محمد اقبال فاروقی بھی رحلت فرماگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

میں ان سب رفتگان کے پسماندگان کے غم محرومی میں شریک ہوں اور دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں،االلہ تعالیٰ تمام مرحومین کوجوارِرحمت میں جگہ دے،امین

ع زسازِ عافیتِ خاک می رسدآواز

کہ ساکنانِ ادب گاہ نیستی،ہستند (بیدلؒ)

● خاکی آرام گاہ کے ساز سے یہ آواز آرہی ہے کہ عالم نیست کی اس ادب گاہ کے رہنے والے زندہ ہیں ہر چند کہ ان کا آفتاب حیات بہ ظاہر غروب ہو چکا ہے مگر بہ باطن وہ مطلع بقا پر اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ جلوہ افروز ہیں۔

حروف اضافی

(طبع ثالث)

کتاب زیر نظر " قریشی فاروقی " کا تیسرا ایڈیشن نظر ثانی کے بعد پیش کیا جا رہا ہے۔
کتاب کی ترتیب جدید، تدوین اور اس کے لئے فنی مشاورت میں جناب عبدالرحیم فاروقی (اسلام آباد)، جناب قاضی عبدالقیوم (کہوٹہ)، جناب قاضی مشتاق احمد (راجوری، مقبوضہ کشمیر)، جناب قاضی فیاض احمد (راجوری، مقبوضہ کشمیر) اور میری پھوپھی زاد بہن ڈاکٹر نصرت ظہور قریشی (شوپیاں، مقبوضہ کشمیر)، جناب صاحبزادہ محمد سبطین (لنڈن) اور قاضی مبشر حمید (راولپنڈی) نے بڑے خلوص و محبت کا مظاہرہ کیا میں ان تمام مہربانوں کا الفاظ میں شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو اس عمل کی بہترین جزا دے آمین! یارب العالمین۔

پیش نظر کتاب کے نظر ثانی ایڈیشن کو کاغذ سے برقی لوح (ویب) پر منتقل کر دیا گیا ہے۔
کتاب کو کاغذ سے برقی لوح پر منتقلی کو آپ میرا دوسرا قدم سمجھیے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے آمین۔

اُمید ہے کہ آپ کو بھی اس صحرائے جستجو میں کہیں کہیں شوخ رنگ کے کچھ نقوش نظر آئیں گے جو جاذب نظر ہوں گے۔ فی الحال اجازت چاہتا ہوں پھر ملیں گے اگر خدا لایا۔

عامر محمود قریشی

کہوٹہ - اسلام آباد (پاکستان)

27 رمضان المبارک 1439ھ، بمطابق 12 جون 2018ء

رفتگان/ سانحات

کتاب کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت سے اب تک متعدد احباب کی رحلت قریشی فاروقی اور قریشی صدیقی خاندان کی دنیا کو ویران کرگئی ہے اس دوران قریشی فاروقی احباب میں سے قاضی فضل حسین، قاضی محمد شفیع ، کہوٹہ رخصت ہوئے ساتھ ہی قاضی ضیاء الدین، تراڑکھل اور محمد ادریس فاروقی، اسلام آباد نے بھی رختِ سفر باندھ لی۔اُدھر کوپرہ ،مقبوضہ کشمیر سے خبر آئی کہ قاضی خورشید الحق انتقال کر گئے۔ ساتھ ہی قاضی سلیم احمد(Ex) ایڈیشنل سیکرٹری گورنمنٹ جموں وکشمیر نے بھی رخت سفر باندھ لی۔خزینہ بیگم زوجہ قاضی محمد حنیف، کہوٹہ 4 دسمبر 17ءکوہم سے جدا ہوگئیں۔

جسٹس محمد صدیق فاروقی(Ex) چیف الیکشن کمشنر آزاد کشمیر کی وفات 28 اکتوبر 2017ء قریشی فاروقی خاندان کے لئے بلاشبہ ایک بڑا سانحہ ہے کئی برس سے آپ عارضہ قلب کے باعث خانہ نشین ہو چکے تھے مگران سے گفتگو کر کے نئی نسلیں باقاعدہ انسپریشن حاصل کرتی تھیں آپ ایک ماہر قانون دان ہی نہیں تھے بلکہ مورخ اور محقق تھےاوران سب پر مستزاد ایک نہایت متوازن ذہن کے نرم گفتار مگرراست گفتار انسان تھے جسٹس محمد صدیق فاروقی کتنے ہی اہل قانون دان کے لئے ایک مشعل ہمدردی وہدایت تھے۔

ظہوراحمد قریشی (صدیقی)اسلام آباد کی اچانک وفات ایک سانحہ ہےانا لله و انا اليه راجعون آپ جیسی ہستیاں ہماری اقدار کا ایک زرین باب ہیں آپ نے انجنیر نگ کے شعبے میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں وہ ہمیشہ لوح وقت پر جگمگاتے رہیں گئے۔ساتھ ہی خلیل احمد قریشی(Ex) چیف سیکرٹری آزاد جموں وکشمیر حکومت وسابقہ وائس چانسلر مظفر آباد یونیورسٹی، آزاد کشمیر کی رحلت ادب وفن اور علم ودانش کی دینا کو ویران کرگئی ان کا وجود کشمیر کی اہم علمی وادبی تقاریب کی کامیابی اور کارکردگی کی ضمانت تھا۔۔۔

مرنا تو ہر ذی روح کو ہے ،مگر اتنے قیمتی انسان جن سے ایک خاندان ہی نہیں ،ایک ملک اور ایک قوم اور ایک تہذیب کا وقار وابستہ ہوتا ہے، یوں یکے بعد دیگرے سدھارنے لگیں تو ان میں سے ہر ایک کی موت ایک سانحے میں بدل جاتی ہے۔

میں ان سب رفتگان کے متعلقین کے غم محرومی میں شریک ہوں اوراللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ سب مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔آمین

یاد رفتگان / یاد چراغ

کچھ جدائیاں ایسی ہوتی ہیں جو آنکھوں سے زیادہ دل کو رُلا دیتی ہیں وقت ٹھہرا سا جاتا ہے، لفظ ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور خاموشی ہر بات کہہ دیتی ہے وہ چہرے جو مسکراہٹ بانٹتے تھے، وہ آوازیں جو حوصلہ دیتی تھیں اچانک یادیں بن جاتی ہیں ۔ یاد رفتگان دراصل اُن سانسوں کی کہانی ہے جو، اب ہمارے درمیان نہیں، مگر دل کی دھڑکن میں آج بھی زندہ ہیں ۔

گذشتہ جند برسوں میں ہم نے کئی نمایاں شخصیات کو کھو دیا ہے، ان میں ایک محمد ایوب قریشی ولدالحاج بشیر احمد قریشی پردیسی (اسلام آباد) شامل ہیں ، ان کی وفات ایک نہ صرف ان کے قریبی لوگوں کے لیے بلکہ پورے معاشرے کے لئے ایک گہرا صدمہ تھی ۔مرحوم ایک نیک سیرت، خوش اخلاق اور بااصول انسان تھے وہ ہمیشہ ہمارے دلوں میں اچھی یادوں میں اور دعاؤں کے ساتھ زندہ رہیں گے ۔
نعیمہ بیگم زوجہ قاضی محمد رفیق قریشی بھی ہم سے جدا ہوگئیں ۔مرحومہ ایک نیک دل، صابر اور محبت کرنے والی بزرگ خاتون تھی، انہوں نے اپنی زندگی صلہ رحمی، خدمت اور دعا میں گزاری ۔
اُدھر مقبوضہ کشمیر سے خبر ملی کہ قاضی نظیر احمد ولد قاضی سراج الدین (راجوری) اور قاضی فاروق احمد ولد قاضی غلام حیدر (شوپیاں) مقبوضہ کشمیر انتقال کر گئے ہیں، جب کوئی بزرگ شخصیت ہم سے جدا ہوتی ہے تو صرف ایک فرد نہیں جاتا بلکہ علم، تجربہ اور اخلاق کا ایک پورا باب بند ہو جاتا ہے ۔
میرے خالو قاضی محمد حنیف ولد قاضی محمد حسین (کہوٹہ) بھی آج ہمارے درمیان نہیں رہے وہ سادگی، خلوص اور خدمت کا پیکر تھے ان کے دنیا سے رخصت ہونے سے ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے جو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا ان کی زندگی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ اصل کامیابی دولت وشہرت نہیں بلکہ کردار، نرم لہجہ اور دوسروں کے کام آنا ہے وہ خاموشی سے نیکی کرتے رہے اور اپنی سادگی سے دلوں کو جیتتے رہے ۔
اور آخر میں، میرے والد بزرگوار **قاضی خادم حسین** مرحوم (کہوٹہ) صرف ایک فرد نہیں تھے وہ ایک مکمل درسگاہ تھے ان کی زندگی محنت، صبر اور دیانت کی روشن مثال تھی وہ کم بولتے تھے انہوں نے ہمیں سکھایا حالات جیسے بھی ہوں ایمان کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے ۔19 اپریل 2020ء کو ہم سے جدا ہو گئے ۔ والدین کی محبت اعلان کی محتاج نہیں ہوتی وہ اپنی اولاد کے لئے خاموش دعاؤں، بے لوث قربانیوں اور نہ

ختم ہونے والی فکر کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے وہ خود پیچھے رہ کر ہمیں آگے بڑھتا دیکھنا چاہتے تھے آج جب وہ ہمارے درمیان نہیں تو احساس ہوتا ہے کہ زندگی کی سب سے مضبوط دیواریں ہم سے جدا ہو چکی ہیں۔

موت ایک حقیت ہے مگر یادیں موت سے زیادہ طاقتور ہوتی ہیں۔نیکیاں وقت کے پار بھی چراغ بن کے جلتی رہتی ہیں آج آنکھ نم ہے، دل بوجھل ہے، مگر شکر اس بات کا ہے کہ ہمیں اُن کے ساتھ جینے کا موقع ملا، کچھ لمحے، کچھ باتیں، کچھ دعائیں، جو کبھی نہیں مٹتیں۔

یادرفتگاں صرف غم کا سبب نہیں بنتی بلکہ ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ زندگی عارضی ہے اصل سرمایہ ہمارے اعمال ہیں جو لوگ اچھے کام کرتے ہیں ان کی یادیں ہمیشہ زندہ رہتی ہیں، اگر ہم بھی اپنے رویے میں اخلاص، برداشت اور محبت پیدا کرلیں تو یہی ان کے لئے بہترین خراج عقیدت ہوگا۔

آخر میں اپنے والدین کے لئے نکلی دعا ہی سب سے بڑا تحفہ ہے، اللہ تعالی میرے والدین کی مغفرت فرمائے ان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے۔(آمین)

وَقُل رَّبِّ الرحَمهُمَا كَمَا رَ بَّيَانِي صَضِيَّرا

اور کہو، اے میرے رب! ان دونوں (ماں باپ) پر رحم فرما، جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

عامر محمود قریشی

کہوٹہ-اسلام آباد (پاکستان)

27رمضان المبارک 1447ھ، بمطابق 17مارچ 2026ء بروز منگل

Join Us:

+92 345 5556588

http://facebook.com/aamirmquryshi

تقریظات

* جناب جسٹس محمد صدّیق فاروقی
* جناب قاضی سلیم احمد
* جناب محمد امین قریشی
* جناب محمد اقبال فاروقی
* جناب قاضی مشتاق احمد
* جناب عبدالرّحیم فاروقی
* جناب قاضی عدنان حنیف

تقریظ

از

جناب جسٹس محمد صدّیق فاروقی صاحب

سابق جسٹس ہائی کورٹ آزاد کشمیر

سابق سیکریڑی قانون و چیف الیکشن کمشنر آزاد کشمیر

میں نے جب مُسَوّ دہ کتاب ھذا پر ایک نظر ڈالی تو مجھے محسوس ہوا کہ عزیز محترم عامر محمود فاروقی نے اپنی تحقیق و تدوین کو نہایت سلیقے سے صفحہ قرطاس پر منتقل کیا ہے اور اُنہوں نے ہر موزوں مقام پر بڑے معتبر حوالہ جات بھی پیش کئے ہیں اور یوں یہ کتاب نہ صرف یہ کہ "نام و نسب قریشی فاروقی" خاندان کی بہترین عکاسی کرتی ہے بلکہ یہ کتاب شائقین علم کے لئے ایک معتبر حوالہ جاتی اور تاریخی دستاویز کی حیثیت بھی رکھتی ہے اور جن اصحاب کو کتاب ہٰذا کی کسی شخصیّت یا واقعات کی دیگر تفصیلات کی تلاش و جستجو کا شوق ہو وہ مُولِفِ کتاب "عامر محمود فاروقی" کے دیئے ہوئے ان حوالوں تک پہنچ کر با آسانی اس شخصّیت اور اُس دور کے اصل مآخذ و مراجع تک پہنچ جائیں گئے۔

میں یہاں اِس بات کو تاریخ کا ایک حصّہ بنانے کی خاطر فقط اتنا ضرور کہوں گا کہ عزیزم "عامر محمود" ایک جوان سال محقّق کے طور پر اُبھر کر سامنے آئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ایسے نوجوانوں پر ہم بزرگ فخر کرتے ہیں۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ اُنہیں برادری کی بالخصوص اور دیگر عوام کی بالعموم خدمت کا موقع عطا فرمائے، آمین!

جسٹس محمد صدّیق فاروقی

(اسلام آباد)

تقریظ

از

جناب قاضی سلیم احمد صاحب

ایڈیشنل سیکرٹری گورنمنٹ جموں وکشمیر

راجوری، مقبوضہ کشمیر

کتاب نہ صرف علمی ،تاریخی ،تحقیقی اورفن انساب کے حوالے سے بلکہ دلوں کوموہ لینے والی طباعت کا بہترین شاہکار ہے کتاب کی اشاعت پر میرا خاندان مُولفِ کتاب کاشکر گزار اور ممنون احسان ہے اللہ تعالیٰ موٗلف کومزید برکتوں سے اور موٗلف کی اِس کاوش کوشرفِ قبولیت سے نوازے، آمین!

قاضی سلیم احمد

ایڈیشنل سیکرٹری, جموں وکشمیر

راجوری، مقبوضہ کشمیر

تقریظ

از

ماہرِ تعلیم جناب محمد امین قریشی صاحب

ایم اے (اردو)، ایم اے (فارسی)، بی ایڈ (گولڈ میڈلسٹ) پنجاب
ایم اے (ایجوکیشن)، ایل ایل بی (آنرز) انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد
ریٹائرڈ ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر ایجوکیشن اٹک ڈویژن

حسب ونسب کے حوالے سے خاندانوں اور قبائل کے بارے میں قرآن حکیم اور حدیث شریف کے روشن دلائل بنی نوعِ انسان کو صدیوں سے فیضیاب کر رہے ہیں۔

نسب کی محافظت پر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلامؑ نے بہت تاکید فرمائی ہے، کہ اس حوالے سے بہت سے اسلامی احکامات کے عملاً نفاذ کا دارومدار ہے۔ مثلاً قریبی رشتہ داروں کے حقوق، صلہ رحمی کے حوالے سے عامتہ النّاس کے حقوق اور میراث، حد قذف اور والدین سے حُسنِ سلوک، سب حسب ونسب سے ہی وابستہ ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے حضرت انسان کے لئے حسب ونسب ایک عظیم الشّان نعمت خداوندی ہے جس کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے۔ راقم سطور ھذا نے "قریشی فاروقی" ہونے کے ناطے شجرۂ ہٰذا پر فاضل نوجوان عزیزم "عامر محمود" کی محنت اور کاوش کو دیکھ کر، مُنہ سے بے ساختہ شاباش کا لفظ نکلا۔

سیّدنا فاروق اعظم سے بے پناہ محبت رکھنے والے عزیزم "عامر محمود" مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے آقائے دو جہاں ﷺ کے پاک خاندان قُریش کی خدمت کر کے ہمارے دِل موہ لئے ہیں۔

اُمید ہے کہ قارئین اور وابستگان شجرۂ اُنکی اس عظیم الشّان محنت کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

محمد امین قریشی

(راولپنڈی)

تقریظ

از

محقّق و ماہر تعلیم جناب محمد اقبال فاروقی صاحب

ایم اے، بی اے (آنرز)، بی ایڈ۔
تراڑکھل، آزاد کشمیر

شجرہَ نسب ھذا کا عمیق مطالعہ کیا ہے اور یہ جان کر ازحد خوشی ہوئی ہے کہ اِس نوجوان نے کتاب کی تالیف کے لئے جو گہرا اور بالاستیعاب کیثر مطالعہ و تحقیق کی اور عرق ریزی و خلوص کے ساتھ اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا وہ انتہائی قابل تعریف و تحسین ہے اور یہ کام یہاں ہی ختم نہیں ہونا چاہے بلکہ اپنے خاندان کی بلند پایہ ہستیوں، اکابرین پر ریسرچ اور شجرہَ نسب پر تحقیق کا سلسلہ جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔

سَیّدنا عُمرَ فارُوق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذِکرِ جمیل جس ادب و محبت سے کیا گیا ہے وہ قابلِ داد ہے اور مزید یہ کہ تمام سیرت و سوانح حیات پر قرآن و حدیث سے قوی استدلال کیا گیا ہے۔

اس شجرہ کی اہمیت کے متعلّق میرے پاس وہ الفاظ نہیں جو رقم کر سکوں یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس شجرہ کو آنیوالے ماہ و سال میں ایک بُنیادی مَاخِذ و مَرجَع کی حیثیت حاصل ہوگی۔ میں حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ کے اس مصرع پر اپنی گذارشات کو ختم کرتا ہوں۔

ع جوانوں کو پیروں کا استاد کر

محمد اقبال فاروقی

تراڑکھل، آزاد کشمیر

تقریظ

از

جناب قاضی مشتاق احمد صاحب

راجوری، مقبوضہ کشمیر

عامر محمود نے شجرۂ ہذا کتابی شکل میں شائع کر کے نوجوان نسل کو اپنے اباؤ اجداد سے بہتر انداز میں متعارف کرانے میں یقیناً نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے خاندان کی بلند پایہ ہستیوں، اکابرین پر ریسرچ اور شجرۂ نسب پر تحقیق کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔

اور چاہیے کہ اپنے خویش و اقارب، بھائیوں، بہنوں، چچاؤں، پھوپیوں، خالاؤں، سسرال، ننہال وغیرہ اور ان کی اولاد کے ساتھ صلہ رحم بجالائیں، اور اپنے بیٹوں، بیٹیوں کی آپس میں رشتہ داریاں کر کے قرابت و محبت کو بڑھائیں۔

قاضی مشتاق احمد

راجوری، مقبوضہ کشمیر

تقریظ

از

جنابِ عبدالرّحیم فاروقی صاحب

سابق ممبر پریس مشاورتی کونسل وزیرِاعظم آزاد کشمیر
چیرمین گلزار صفیہ بیگم میموریل ٹرسٹ، آسلام باد

کتاب ہٰذا کا مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کون ہے جو اس کتاب کی قدر و قیمت سے انکار کر سکے جو کہ ایک زبردست تحقیقی کاوش اور قابل اعتماد تاریخی دستاویز کی حیثیت کا درجہ رکھتی ہے۔

زیرِنظر کتاب میں سیدنا عُمرؓ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلفیہ راشد دوم جس پر عالم اسلام کو ناز ہے کہ ان کے افکار پر عزیزم "عامر محمود" نے اظہار خیال کی جسارت کی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق صدیاں گزرنے کے بعد بھی پیار کرتی ہے اور تا قیامت پیار کرتی رہے گی۔

چنانچہ قرآن کریم کی آیت مبارکہ **لَقَد کَانَ لَکُمُ فِی رَسُولِ اللهِ اُسَوَۃُ حَسَنَۃُ (القرآن)** کو پیش نظر رکھتے ہوئے جہاں ہمیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ ، بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ ؒ سے نسبت پر فخر ہے وہاں موجودہ روشن خیالی کے دور میں ان کی تعلیمات سے نسبت کی اشد ضرورت ہے اور اس میں ہماری فلاح ہے کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلیں۔

عبدالرّحیم فاروقی

اسلام آباد

تقریظ

از

جناب قاضی عدنان حنیف صاحب

ایم ایس سی، لنڈن

کہوٹہ۔ اسلام آباد

کتاب ہٰذا کے مُسَوَّدہ کے مطالعہ کے بعد راقم کو نہایت ہی اطمینان قلبی ہوا۔ ماشاء اللہ "عامر محمود" نے انتہائی پرفتن دور میں بھی وہ کارنامہ انجام کر دکھایا جو اصل عرب باشندوں کا طرّۂ امتیاز ہے۔ کیونکہ عرب دنیا بھر میں واحد قوم ہے جس نے اپنے حسب ونسب کو قیامت تک بالکل صحیح انداز میں محفوظ کرنے کے لئے تمام اقوام عالم سے بڑھ کر محنت وکاوش سے کام لیا۔ عربوں نے تو اپنے عظیم الشّان گھوڑوں اور اونٹوں تک کے شجرۂ نسب آج بھی محفوظ کئے ہوئے ہیں۔ ان کے حافظے اور یاداشت کا دنیا کی کوئی قوم آج بھی مقابلہ نہیں کر سکتی اس لئے کہ یہ کمال انہیں سرکار دو عالم ﷺ کے عظیم الشّان خاندان "قُرَیش" کی برکت سے حاصل ہوا۔

کتاب کی ایک اضافی خوبی یہ بھی ہے کہ احباب شجرۂ ھذا کی تصاویر کے پس منظر میں شجرۂ ھذا کے مشہور اکثریتی رہائشی مقامات کو بھی تصاویر سے مزّین کیا گیا ہے۔ جس سے شجرۂ نسب کی فنیّ جاذبیت اور دِلکشی میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔

اُمید ہے کہ تمام عزیز واقارب اِس عظیم الشان محنت کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گئے۔

قاضی عدنان حنیف

لنڈن

باب اوّل

* "نسب و ممانعتِ نسب" اور "محافظتِ نسب" قرآن واحادیث کی روشنی میں
* لفظ "قریش" کی وجہ تسمیہ
* خاندانِ قریش "قرآن واحادیث کی روشنی میں"

"نسب و ممانعتِ نسب" اور "محافظتِ نسب" قرآن و احادیث کی روشنی میں

"حضرت ہشامؒ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے خاندانی نسب نامے معلوم کرلیا کرو تا کہ تم اپنے خاندان کے لوگوں سے اچھا سلوک کرسکو"

"نسب" کے معنیٰ، ہرانسان کے حقیقی آباء واجداد سے صحیح انتساب کے ہیں، اور لفظ "نسب" کا تعلق نسبت اور خونی انتساب سے ہے اس لئے ہرانسان کے لئے ضروری ہے کہ اپنی آبائی نسبت یعنی "نسب" سے آگاہ ہو کیونکہ اقوام عالم ہر دور میں پاسِ نسب کرتی آئی ہیں اور پھر خود قرآن حکیم اور احادیثِ صحیحہ سے بھی اِس کی تائید و تصدیق ہوتی ہے سورۃ کہف کی اٹھائیسویں آیت میں دو یتیم بچّوں اور حضرت موسیٰ اور خضر علیہ السلام کے بلا اُجرت اُن کی اُس دیوار کے تعمیر کرنے کا تذکرہ، جس کے نیچے اُن کا مال مدفون تھا قرآن کی نص سے ثابت ہے تعمیر دیوار اور اُن یتیم بچّوں پر خصوصی عنایات کا سبب قرآن مجید نے اِن الفاظ میں بیان فرمایا ہے ﴿وَ كَانَ اَبُوْ هُمَا صَالِحا﴾ ترجمہ: اُن دو بچّوں کا باپ نیک انسان تھا۔

مشہور مفسّر علامہ شہاب الدین ابی الفضل السید محمود الالوسی بغدادی رحمتہ اللہ نے اپنی شہرہ آفاق تفسیر "رُوح المعانی" میں تحریر کیا ہے کہ وہ نیک آدمی ساتویں یا دسویں پُشت پہلے اُن دو بچّوں کا جدّ اعلیٰ تھا قرآن مجید میں مذکور اس واقعہ سے دو اُمُور ثابت ہوئے، ایک تو یہ کہ نیک اسلاف کی وفات کے بعد بھی اُن کے اخلاف و اعقاب کو اُن کی نیکیوں کا فائدہ پہنچایا گیا اور دُوسرے یہ کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے باپ دادا کی شرافت اور اعمال صالحہ کے پیشِ نظر اُن دو بچّوں کا احترام اور لحاظ فرمایا۔

نسب پر قرآن و حدیث کے دلائل یہ ہیں:-

قرآن حکیم:-

قرآن مجید میں پاسِ نسب کا ذکر اِن الفاظ میں ملتا ہے:-

1- ﴿ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَاتَّبَعَتهُم ذُرِّيَّتُهُم بِاِيمَانٍ اَلحَقنَا بِهِم ذُرِّيَّتَهُم وَ مَا اَلَتنٰهُم مِّن عَمَلِهِم مِّن شَيئٍ ﴾[1] ترجمہ: "جو لوگ ایمان لائے اور ایمان لانے میں ان کی اولاد نے بھی انکی پیروی کی تو ہم (آخرت میں) اُن کی اولاد کو اُن ہی کے ساتھ ملا دیں گے اور اُن کے عمل سے ہم کچھ کم نہ کریں گے۔

[1] سورۃ طور ۔ آیت 52

اس آیت کے ضمن میں علامہ شہاب الدین ابی الفضل السید محمود الالوسی بغدادیؒ نے اپنی معرکہ الآراء تفسیر " رُوح المعانی " میں متعدّد محدّثین و مفسرّین کے حوالے دے کر حضرت عباس کا ارشاد نقل کیا ہے کہ خداوند عالم، مومن کی اولاد کو بہشت میں اُس کے ہمراہ اُس کے درجہ و مقام میں رکھے گا تا کہ اُس مرد مومن کی آنکھیں اپنی اولاد کو دیکھ کر ٹھنڈی ہوتی رہیں۔

اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ مومن اولاد کو بہشت میں اس لئے ایک مقام و مرتبہ میں رکھا جائے گا کہ وہ ایک مومن انسان کی اولاد ہے گویا خدائے بزرگ نے بھی نسب کا پاس کیا اور یہ تو آیت کا صاف اور سیدھا ترجمہ ہے یعنی مومن اولاد پر ان الطاف و نوازشات کا مؤجب، صالح اسلاف سے خونی قربت کے سوا کچھ نہیں۔

2- ﴿ **يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ**[1] ﴾ ترجمہ: "اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہارے خاندان اور قبیلے بنائے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ متقی ہے[2]"

اس آیت کریمہ کی رُو سے انسانوں کے مختلف نسب اور قبیلے خود اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں اور قرآن مجید میں انسانی معاشرہ کو قبیلوں اور شاخوں میں تقسیم کرنے کی حکمت / غرض و غایت آپس کی جان پہچان بتایا گیا ہے یہاں یہ عرض کرنا مناسب ہوگا کہ جو لوگ نسب کے شرف کو تسلیم نہیں کرتے وہ اسی آیت سے استدلال کرتے ہیں **اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ** : ترجمہ: "بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہی ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہے۔" صاحب "روُح المعانی" اس آیت کی تفسیر میں علامہ مناویؒ و علامہ ابن حجرؒ کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ نہ تو یہ آیت شرف نسب کے خلاف ہے اور نہ وہ احادیث ہی اس مضمون کے منافی ہیں جن میں نسب پر فخر کرنے سے منع فرمایا گیا ہے البتہ ہنود و یہود کی طرح

[1] سورۃ الحجرات، آیت 13 [2] سورۃ بقرہ کی ایک آیت 22 میں اہل تقویٰ کی یہ صفات بیان کی گئی ہیں کہ "لیکن نیکی یہ ہے کہ جو اللہ پر، قیامت پر، کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان لایا اور مال کی محبت کے باوجود اُسے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، مانگنے والوں پر اور غلاموں کے آزاد کرنے میں خرچ کیا اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی اور وعدہ کر کے وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں اور سختی و تکلیف اور لڑائی میں صبر کرنے والے ہیں یہی ہیں جنہوں نے اپنے عہد کو سچ کر دکھایا اور یہی لوگ متقی ہیں"۔

نسب کی وجہ سے لوگوں پر تکبر کرنا اور کسی کو اپنے برابر نہ سمجھتے ہوئے ذلیل وحقیر خیال کرنا درست نہیں بطور تحدیث نعمت نسب ذاتی کے شرف کا اظہار خود آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا ہے آپ کا ارشاد ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو چنا لیا پھر انہیں قبائل میں تقسیم کیا تو مجھے قریش کے بہترین قبیلہ میں مبعوث کیا ❶ ۔۔۔ "

خلاصہ بحث یہ ہے کہ نسب کا شرف جاہلیت اور اسلام دونوں میں مُعتبر تسلیم کیا گیا ہے قرآن میں ہے ﴿ قُل' اِن' كَانَ لِلرَّحمٰنِ وَ لَدٌ فَاَ نَا اَوَّلُ ال'عٰبِدِ ینَ . ﴾ ❷ ترجمہ (یارسول اللہ) کہہ دے (ان کافروں سے) کہ اگر اللہ کا کوئی بیٹا ہوتا تو سب سے پہلے میں اس کی عبادت کرتا۔" گویا اللہ تعالیٰ کے فرزند کی عبادت اُس کے نسب کی وجہ سے ہوتی۔ یاد رہے لیکن اللہ کی ذات ایسی نہیں جس کا کوئی ہمسر اور جس کا کوئی کفو ہو بطور شرط کے جو کلام وارد ہوا ہے اس کا وقوع ضروری نہیں بلکہ امکان بھی ضروری نہیں جیسے سورۃ الزمر میں فرمان ہے کہ

﴿ لَو' اَ رَادَ اللهُ اَن' یَّتَّخِذَ وَلَدَ ا لاَّ صطَفٰیٰ مِمَّا یَخلُقُ مَا یَشَا ءُ ﴾ ❸ ترجمہ: "اگر اللہ کا ارادہ اولاد کا ہوتا تو وہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا لیکن وہ تو پاک ہے۔"

3-﴿ وَ هُوَ الَّذِ یْ خَلَقَ مِنَ المَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَه نَسَباً وَ صَهرًا ؕ ﴾ ❹ ترجمہ: "اور اللہ وہی ہے جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا؛ پھر اُس کے لئے نسب اور سسرال مقرر کئے "

اس آیت کریمہ کی رو سے اگرچہ پوری نوع انسانی ایک ہی خالق کی مخلوق ہے اور اس اعتبار سے ایک دوسرے کے مساوی ہے، مگر " نَسَبــــاً " کا لفظ یہ بتا رہا ہے کہ اس نوع انسانی کو الگ الگ خاندان، نسب اور قبائل میں تقسیم کر دیا گیا، تاکہ اُس کی خونی قُربتوں کے شعوُر یگانگت پر غیر نسبی دُوریوں کے "احساسات بیگانگی" اثر انداز نہ ہونے پائیں، مگر آیت بالا میں وہ تعارفی مفہوم نہیں، بلکہ مُطلقاً یہ بات ہے کہ ہم نے انسان کو پانی سے پیدا کیا اور پھر اُسے ایک مخصوص اِنتساب اور نسب بھی عطا کیا اور یہاں یہ بات واضح کر دی گئی کہ " نسب" اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمٰی ہے اور اس کو اس آیت کریمہ میں بطور امتنان کے ذکر فرمایا گیا ہے۔

❶ مشکوۃ شریف، جلد دوم ❷ سورۃ زخرف، آیت 81 ❸ سورۃ الزمر، آیت 4 ❹ تفسیر ابن کثیر جلد 5

حدیث شریف:-

خَاتَمُ الرُّسُل حضور محمّد مصطفٰی احمد مجتبیٰ ﷺ کے نسب اطہر واقدس کی عظمت وفضیلت اظہر مّن الشمس ہے، آپ ﷺ نے ایک جگہ ارشاد فرمایا:-

نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں" میں کون ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلّب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی تو مجھے بہترین مخلوق (انسانوں) میں پیدا کیا۔ پھر اُس نے اس کی دو جماعتیں بنائیں تو مجھے بہترین جماعت میں کیا پھر انہیں قبائل میں تقسیم کیا تو مجھے قریش کے بہترین قبیلہ میں مبعوث کیا۔ ﴿ **ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِىْ فِىْ هِمْ بَيْتاً فَا نَا خَيْرُ هُمْ نَفساً وَ خَيْرُ هُمْ نَفسًا وَ خَيْرُ هُمْ بُيتًا** ﴾ پھر انہیں گھروں میں بانٹا تو مجھے بہترین گھر میں کیا۔ سو میں بہترین شخص ہوں اور بہترین گھر والا ہوں[1] "

ایک دوسری حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا" میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلّب بن ہاشم بن عبدالمناف بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نصر بن کنانہ بن حزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہوں۔ جب لوگ دو جماعتوں میں بٹے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں بہترین جماعت میں کیا۔ سو میں اپنے والدین کے گھر اس حال میں پیدا ہوا ہوں کہ مجھے عہد جاہلیت کی کوئی شے نہیں پہنچی میں نکاح کے ذریعہ سے پیدا ہوُا ہوُں اور آدم علیہ اسلام سے لے کر میں کبھی بدکاری کے ذریعہ سے پیدا نہیں ہوا ہوں یہاں تک کہ میں اپنے ماں باپ تک پہنچا ﴿ **فَاَنا خَيرُ كُم نَسَباً وَ خَيرُ كُم اَبّاً** ﴾ سو میں بحثییت "نسب" کے تم سے بہتر ہوں اور بحیثیت باپ دادا کے تم سے بہتر ہوں"

ایک دوسری روایت میں رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:-

﴿ **كُلُّ سَبَبٍ مُنقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَة اِلَّا سَبَبِىْ وَ نَسَبِىْ** ﴾[2] ترجمہ: "ہر سبب اور نسب قیامت کے دن منقطع ہوگا سوائے میرے سبب اور نسب کے "

[1] مشکوٰۃ، جلد دوم [2] الصّواعق المحر

"ممانعت تبدیلی نسب" اور "محافظت نسبِ" کا ثبوت:

شرع شریف نے نسب کی محافظت و تعلیم کا حکم دیا ہے اس لئے نسب بدلنا اور اپنے باپ دادا کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا آبا و اجداد بنا لینا از روئے شرع گناہ کبیرہ اور سخت حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

﴿ وَ مَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَ كُمْ اَبْنَآءَ كُمْ ط ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَا هِكُمْ ط وَ اللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقّ وَ هُوَ يَهدِى السَّبِيْل اُدْعُوْ هُمْ لِاٰبَآءِ هِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰه ج فَاِنْ لَّمْ تَعلَمُوْا اٰبَآءَ هُمْ فَاِ خْوَانُكمْ فِي الدِّيْنِ ط ﴾❶

ترجمہ: "اور نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا بنایا ہے یہ صرف تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ سچی بات کہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے سیدھی راہ پر چلنے کی اور منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔ یہ زیادہ قرین انصاف ہے اللہ کے نزدیک اگر تمہیں علم نہ ہو ان کے باپوں کا تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور تمہارے رفیق ہیں۔"

تمام علماء تفسیر کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ آیت حضرت زید بن حارثہ کے حق میں نازل ہوئی یہ شام کے باشندے تھے تہامہ کے چند سواروں کا ادھر سے گذر ہوا، یہ ابھی بچے ہی تھے اُنھوں نے اِنہیں پکڑ لیا اپنے ساتھ لائے اور انہیں فروخت کر دیا۔ حکیم بن حزام بن خویلد نے جو اُمّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے تھے انہیں خرید لیا اور خرید کر اپنی پھوپھی صاحبہ کو تحفۃً پیش کیا اُمّ مؤمنین نے زید کو حضور ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا۔ حضور ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا اور اپنا متبنّٰی بنا لیا۔❷

حارث اپنے بھائی کے ہمراہ بچّے کو تلاش کرتا ہوا مکہ آیا اور یہاں اپنے نور نظر کو دیکھ کر خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یہ بچہ ہمارا ہے اس کا فدیہ لے لیجیے اور اسے ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دیجیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر یہ بچہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو کوئی فدیہ لیے بغیر اسے تمہارے ساتھ جانے کی اجازت دی جائے گی تم اسے اختیار دے دو۔ چاہے یہاں رہے یا اپنے وطن لَوٹ جائے۔ اُنہوں نے زید رضی اللہ عنہ کو اختیار دے دیا۔ خوش بخت زید نے اپنے وطن واپس جانے پر نبی کریم ﷺ کی غلامی کو پسند کر لیا۔ نبی کریم ﷺ نے بھی از راہ بندہ پروری زید کو اپنا متبنّٰی بنا لیا اس

❶ سورۃ الاحزاب، آیات 4-5 ❷ تفسیر ضیاء القرآن

روز کے بعد زید کو زید بن حارثہ کے بجائے زید بن محمد ﷺ کہا جانے لگا۔

قرآن کریم کی اس آیت کے نزول کے بعد اس حکم کی تعمیل میں سب سے پہلے جو اصلاح نافذ کی گئی وہ یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ کے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ کو زید بن محمد کی بجائے ان کے حقیقی باپ کی نسبت زید بن حارثہ کہہ کر پُکارا جانے لگا❶ اور بتا دیا گیا کہ کسی کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہہ دینے سے وہ حقیقت میں تمہارا بیٹا نہیں بن جاتا۔مزید برآں ان آیات کے نزول کے بعد یہ حکم جاری ہو گیا کہ کوئی بھی شخص اپنے حقیقی باپ کے سوا کسی اور کی طرف اپنا نسب ہرگز منسوب نہ کرے بلکہ یہ حکم دیا کہ جب انہیں بلاؤ تو ان کو ان کے حقیقی باپوں کی نسبت سے بلاؤ۔انہیں ان لوگوں کا بیٹا کہہ کر مت پکارو جنہوں نے انہیں متبنّٰی بنایا ہے،اور اگر تمہیں ان کے حقیقی باپوں کا علم نہیں ہے،تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی ہیں انہیں بھائی یا رفیق کہہ کر پکارو۔

اس موقع پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جب معاشرے میں کوئی رواج اچھی طرح جڑ پکڑ لیتا ہے تو محض بات کے ذریعے اسے مٹانا یا اس میں تبدیلی لانا اکثر اوقات ممکن نہیں ہوا کرتا بلکہ جو شخص اس کے خاتمے یا تبدیلی کا داعی ہو اس کا عملی نمونہ موجود رہنا بھی ضروری ہو جاتا ہے۔اس لئے متبنّٰی کا جاہلی اصول عملی طور پر توڑنے کے لئے آپ ﷺ کا نکاح آپ ﷺ کے منہ بولے بیٹے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی مطلّقہ سے کرایا گیا۔❷

حضور ﷺ کی بہت سی احادیث ملتی ہیں جس میں آپ ﷺ نے اپنے نسب کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔اور اس بات سے سختی سے روک دیا کہ کوئی شخص دانستہ اپنے آپ کو کسی غیر کا بیٹا کہے بلکہ ایسا کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے:-

بخاری و مسلم اور ابوداؤد نے حضرت ابی وقاص کی روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔﴿ مَنِ ادّٰعیٰ اِلیٰ غَیُرِ اَبِیهِ وَ هوَ یَعلَمُ اَنّٰه غَیُرِ اَبِیه فَا لُجنّتهُ عَلَیهِ حَرَامُ ط﴾ ❸

ترجمہ: "جس نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا کہا حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے،اس پر جنّت حرام ہے"

❶ تفہیم القرآن ❷ سیرت النبی ﷺ ❸ بخاری و مسلم

ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ﴿ مَنِ ادَّعیٰ اِلیٰ غَیرِ اَ بِیہِ اَوْ تَوَلیٰ غَیرِ مَوَالِیہِ فَعَلَیْہِ لَعنَۃُ اللّٰہ وَالْمَلائکہ وَ اَلنَّاسِ اَجْمَعِیْن ﴾ ترجمہ: "جوشخص اپنے باپ کے غیر سے اپنے نسب کا دعویٰ کرے یا اپنے موالی کے غیر کے لئے ولاء ثابت کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے [1]"۔

کسی کو پیار سے بیٹا کہہ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اسی طرح ماں، بیٹی، بہن، بھائی وغیرہ الفاظ بھی اگر کسی کے لئے محض اخلاقاً استعمال کر لئے جاہیں تو کوئی گناہ نہیں لیکن اس ارادے سے یہ بات کہنا کہ جسے بیٹا یا بیٹی وغیرہ کہا جائے اس کو واقعی وہی حیثیت دے دی جائے جو ان رشتوں کی ہے، اور اس کے لئے وہی حقوق ہوں جو اِن رشتے داروں کے ہیں، اور ان کے ساتھ ویسے ہی تعلقات ہوں جیسے ان رشتے داروں کے ساتھ ہوتے ہیں یہ یقیناً قابل اعتراض اور اس پر قیامت کے دن گرفت ہوگی۔

اسی مضمون کی دوسری روایات بھی احادیث میں ملتی ہیں جس میں اس فعل کو سخت گناہ و حرام قرار دیا گیا ہے کہ کوئی شخص اپنے حقیقی باپ کے سوا کسی اور کی طرف اپنا نسب منسوب کرے۔ ترجمہ: "جوشخص اپنے باپ کے غیر سے اپنے نسب کا دعویٰ کرے یا اپنے موالی کے غیر کے لئے ولاء ثابت کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے [2]"۔ تو پھر حیف ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کی شریعت کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی میں لگ جاہیں اور اپنے دوستوں کو خوش کرنے کے لئے، اعلیٰ حکام کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے، ہم کسی کی اولاد کو اپنا بیٹا کہہ کر، اپنے نبی پاک اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے سرتابی کریں اور اگر کوئی کسی کی اولاد کو اپنا بیٹا کہہ کر، نبی پاک اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے سرتابی کر رہا ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے ﴿ اُدْعُوْھُمْ لاَ بَآءِ ھِمْ ھُوَاَقسَطُ عِنْدَاللّٰہِ ﴾ [3] ترجمہ: "انہیں ان کے باپ کا ہی کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک بات ہے۔"

[1] حدیقہ ندیہ [2] خطبہ حجتہ الوداع [3] سورت احزاب، آیت 5

محافظت نسب:۔

* ﴿ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنسَا بَكُمْ ما تَصِلُوْ نَ بِهٖ اَرحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحمِ مُحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مُترَّ راة فِي الْمَال وَ مِنْسَاةٌ فِي الْاٰثر ﴾❶ "تم ان رشتوں کا علم سیکھو جن کا جوڑ نا تم پر واجب ہے کیونکہ صلہ رحمی خاندان میں محبت، مال میں کثرت اور عمر میں درازی پیدا کرتی ہے۔"

اور عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی فرماتے ہیں۔﴿فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِاَ جْلِ الْمُحَافِظَة عَلىٰ النَّسَبِ اَحْكَاماً مِنهَا صِلَةُ الرحمِ وَ مِنهَا نَفقَةُ الْقَرِيْبِ وَ مِنهَا الْمِيرَاث وَ مِنهَا حَقُّ الْمُطَالَبَةِ فِیْ حَدِّ الْقَذفِ وَ مِنهَا وَجُوب الْبِرِّ فِی الْاَ بَوَيْنِ ﴾❷

ترجمہ: "یعنی اللہ تعالیٰ نے نسب کی محافظت کے لئے نسب پر بہت سے احکام کی بنا رکھی ان احکام مبنی علی النّسب میں چند یہ ہیں۔صلہ رحمی، قریبی رشتہ دار، محتاج عن الکسب کے نفقہ کا وجوب، میراث، حدّ قذف میں مطالبہ، حد کا حق اور والدین سے حسنِ سلوک۔"

ان ارشادات ربّانی ونبویہّ سے اس موضوع پر اب مزید دلائل کی ضرورت نہیں کیونکہ ان ارشادات ربّانی ونبویہّ سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ

* نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا بنایا ہے؛ اور جو شخص اپنا باپ تبدیل کرتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے نہیں ہے تو وہ شرعاً سخت حرام کا مرتکب اور واحب گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا ہے۔

* تحدیثِ نعمت کے طور پر اپنے نسب کی خوبیاں بیان کرنا اور اپنا نسب نامہ اکیس (21) پشتوں تک روایت کرنا سنّت مصطفیٰ ہے لیکن نسبی تفاخر کا اظہار مستحسن نہیں❸ جیسا کہ ترمذی کی ایک روایت کے مطابق حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے﴿ اَنَا سَيِّدُ وُلْد اٰدمَ وَّلَا فَخر ﴾❹ ترجمہ: "میں اولادِ آدم کا سردار ہوں مگر یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔" اور جو لوگ شجرہَ نسب کو فضول سمجھتے ہیں انہیں یہاں غور کرنا چاہیے۔

﴿ وَاللّٰهُ يَهْدِی مَنْ يَّشَآءُ اِلىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴾

❶ مشکوۃ شریف جلد دوم ❷ حدیقہ ندیہ، ص210، جلد دوم ❸ نسبتوں کا احترام جبکہ صاحب نسبت کو تقوی وطہارت کی عملی تصویر پیش کرنی چاہئے یہی﴿ وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ﴾ کا مفہوم ہے

❹ مشکوۃ شریف

لفظِ " قُرَیش" کی وجہ تسمیہ

لُغت کی کتابوں میں لفظ "قُرَیش" (Qurysh) کے بہت سے معانی لکھے ہیں چنانچہ بعض آئمہ نحو نے کہا ہے کہ "قُرَیش" حرم میں جمع ہوا کرتے تھے اِس لئے اُن کا یہ نام پڑ گیا اِسی سے تَقَرَّشَ الْقَوْمُ ہے، یعنی لوگ اکٹھے ہوئے۔ بعض نے کہا کہ وہ سامان تجارت کے خریدنے میں پہل کرتے تھے، اِس لئے "قُرَیش" کہلائے کیونکہ تَقَرَّشَ کے معنٰی سامان تجارت کو پہلے خریدنے کے ہیں۔

بعض نے کہا نصر بن کنانہ ("قُرَیش کے جدّ امجد) ایک دن کپڑے میں سمٹ گئے، اِس لئے اُن کا نام "قُرَیش" پڑ گیا۔ بعض نے کہا کہ " قریش" کو جمع کرنے والا "قُصَیّ بن کلاب" تھا اسی وجہ سے "قُصَیّ" کو مُجَمِّعٌ "جمع کرنے والا" کا لقب دیا گیا بعض نے کہا کہ "نَصرَ" کے پوتے "فِہر" اور اس کی اولاد عرب میں سب سے زیادہ طاقتور تھی طاقتور خاندان ہونے کی وجہ سے یہ خاندان بھی "قُرَیش" کہلانے لگا۔

بعض نے کہا کہ وہیل مچھلی کو بھی "قُرَیش" (Qurysh) کہتے ہیں کیونکہ وہ سمندر میں اللہ کی سب سے قوی مخلوق (مچھلی) ہے۔

الشیخ محقق حضرت "عبدالحق محدّث دہلوی" لفظ "قُرَیش" کے سلسلے میں لکھتے ہیں۔

"اور "قُرَیش" عرب کا ایک قبیلہ ہے دراصل یہ نصر بن کنانہ کے لڑکے کا نام تھا پھر اس کی وجہ سے خاندان کا نام پڑ گیا اور دراصل دریائی "مچھلی" میں سے ایک قوی ترین مچھلی کو "قُرَیش" کہا جاتا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ دریا میں ایک مچھلی ہوتی ہے، جو دوسری مچھلیوں کو کھا جاتی ہے اور کوئی مچھلی اُس پر غلبہ نہیں پا سکتی، اِس کے علاوہ بھی اِس کے معنٰی ہیں، مگر مشہور یہی ہے، جو کہا گیا۔" ❶

مولانا سید ابو اعلیٰ مودودی اپنی کتاب سیرت سرور عالم ﷺ میں لفظ "قُرَیش" کی تحقیق کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ

* "قُرَیش" سمندر کی ایک بڑی مچھلی کا نام ہے جو ہر چیز کھا جاتی ہے، گویا "قُرَیش" نے اپنے اندر تمام قبائل کو جذب کر لیا تھا۔

❶ اَشِعَّۃُ اللّمعات شرح مشکوٰۃ شریف (مؤلفہ شیخِ حضرت عبدالحق محدّث دہلوی)

* دوسرے معنی پراگندہ ہونے کے بعد جمع ہونے کے ہیں۔مگر اس معنی کے لحاظ سے "قُرَیش" "قُصَیّ بن کلاب" کا لقب ہوسکتا ہے کیونکہ اُسی کے زمانے میں "قُرَیش" کے تمام خاندان مکہّ مکرمہ میں جمع ہوئے تھے۔

* تیسرے معنی "تجارت" کے ہیں جو "قُرَیش" کا پیشہ تھا۔

** ایک اور قول یہ بھی ہے کہ "قُرَیش" نصر بن کنانہ میں سے ایک شخص تھا جو اپنے قبیلہ کے قافلوں کے لئے نگرانی اور رسد رسانی کا انتظام کرتا تھا۔اس لئے عرب اس قبیلہ کے قافلہ کو دیکھ کر کہتے تھے کہ "قُرَیش" کا قافلہ آ گیا ہے۔

* ایک اور معنی "دیکھ بھال" کے ہیں۔اس لحاظ سے "قُرَیش" نصر بن کنانہ کا لقب قرار پاتا ہے کیونکہ اس کے متعلق عرب روایات میں منقول ہے کہ وہ حاجت مندوں کی حاجات کا خیال رکھتا تھا اور ان کی مدد کرتا تھا۔[1]

بہر کیف ان پانچوں معانی کے اعتبار سے "قُرَیش" اسم بامُسَمّٰی ہیں اور یہ تمام خوبیاں اور خصائص "قُرَیش" خاندان میں موجود ہیں۔گویا ان تمام معانی کے لئے "قُرَیش" ایک جامع لفظ ہے۔

[1] سیرت سرور عالم ﷺ

"خاندانِ قُرَیش" قرآن واحادیث کی روشنی میں

حضرت اسماعیل علیہ اسلام نے " آل جرہم " کی ایک خاتون سے شادی کی اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں 12 بیٹے عطا فرمائے جن میں سے ایک کا نام "قیدار" تھا۔اسی "قیدار" کی اولاد میں سے "عدنان" تھا جن کے نام پر اولاد اسماعیل علیہ اسلام کی ایک شاخ "بنو عدنان" کہلاتی ہے اس "عدنان" کے بیٹے "معد" کی اولاد سے "نصر بن کنانہ" تھا جس کے لقب سے خاندانِ "قُرَیش" منسوب ہے۔

قریش کی نسل میں دس شخصوں نے اپنے زور لیاقت سے بڑاامتیاز حاصل کیا،اور ان کے انتساب سے دس جدنا مور خاندان بن گئے یعنی "ہاشم،اُمیہّ،نوفل،عبدالدّار،اسد،تمیم،مخزوم،عدی،جمح،سہم"

سیدنا عمر فارُوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ "قُرَیش بنوعدی" کی اولاد سے ہیں،"عدی" کے دوسرے بھائی" مرّۃ " تھے، جو رسول اللہ ﷺ کے اجداد سے ہیں اس لحاظ سے سیدّ ناعُمرَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نسب رسول اللہ ﷺ سے آٹھویں پشت میں جا کر ملتا ہے۔اور یہ بات قُرَیشیوں کے لئے باعث فخر تو ہے ہی کہ حضور ﷺ "قُرَیش "سے ہیں مگر آپ ﷺ کے لئے آپ ﷺ کا اپنا منصب ہی باعث اختصاص وامتیاز ہے آپ ﷺ کو کسی دوسرے سہارے اور انتسابی شرف کی حاجت نہیں۔

"قُرَیش" کو دیگر قبائل عرب میں علم و فضل، وفا شعاری، شرافت وشجاعت وتجارت اور اخلاقی اقدار کی وجہ سے دیگر اقوام پر جو شرف حاصل تھا اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن حکیم میں ایک پوری سورت "قُرَیش " کے بارے میں نازل ہوئی یعنی "سورۃ قُرَیش"۔

﴿لِاِ یلٰفِ قُرَیش﴾

بعض روایات میں " قُرَیش " کے فضائل کے دیگر اسباب میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ "قُرَیش" کے علاوہ سارے قرآن میں کوئی سورت کسی قبیلے یا خاندانی نام پر نہیں نازل ہوئی۔

مشہور فقیہ علامہ شہاب الدّین احمد بن محمد ابن حجرؒ فضائل قُرَیش کے سلسلے میں "طبرانی" کی ایک روایت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔"اور بنی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے "قُرَیش" کو اُن سات باتوں کی وجہ سے فضیلت بخشی جو اُن سے پہلے کسی کو عطا نہ کی گئی ہیں اور نہ ان کے بعد کسی کو عطا کی

جائیں گی۔ پہلی یہ کہ میں ان میں ہوُں دوسری یہ کہ نبوت ان میں ہے۔ تیسری یہ کہ کعبہ کی خدمت، ان میں ہے چوتھی یہ کہ زمزم کا پانی پلانا، ان میں ہے۔ پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہاتھیوں والے ابرہہ پر فتح بخشی[1] چھٹی یہ کہ انھوں نے دس سال اللہ کی عبادت کی حالانکہ اس عرصہ میں ان کے کسی غیر نے اللہ کی عبادت نہ کی اور ساتویں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شان میں قرآن حکیم میں ایک قرآنی سورت سورۃ القُرَیش نازل کی جس میں ان کے غیر کو ذکر نہ فرمایا یعنی سورۃ ﴿لِاِ یلفٰ قُرَیش﴾[2]

قرآن مجید میں قُرَیش کا جو مقام بیان کیا گیا اور اللہ ورسول کے نزدیک جو اُن کا مرتبہ ہے، اُس میں دنیا کا کوئی فردشریک نہیں اور یہ اُن پر محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا نتیجہ ہے۔

اس موضوع پر رسالت مآب ﷺ کے متعدّد ارشادات، کتب احادیث میں موجود ہیں۔ جس میں آپ ﷺ نے "خاندانِ قُرَیش" کی بعض خصوصیّات اور کارناموں کی بنا پر نہ صرف یہ کہ تعریف فرمائی، بلکہ اُن کے حق میں دُعائیہ کلمات بھی ارشاد فرمائے۔ چنانچہ "خاندانِ قُرَیش" کے متعلق صحاح ستّہ کے علاوہ دیگر کُتب احادیث میں "خاندانِ قُرَیش" کی تعریفی اور امتیازی فضائل کی تفاصیل کو دیکھا جاسکتا ہے یہاں خاندانِ قریش کی عظمت پر آپ ﷺ کی صرف چند احادیث بطور مثال پیش کی جارہی ہیں

* مسلم شریف کی ایک روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ﴿عن واثلةِ بن الاسقع قال سمعتُ رسولَ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یقول اِنّاللّٰہ اصطفیٰ کنانةَ من وُلدِ اسماعیلَ واصطفیٰ قُریشاً من کنانةَ واصطفیٰ من قُرَیشِ بنی ھاشمٍ واصطفانی مِنْ بَنِیْ ھـــاشـــمٍ﴾ ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ اسلام سے "کنانہ" کو چن لیا، اور پھر کنانہ میں سے "قُرَیش" کو اور قُرَیش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے چن لیا یعنی فضیلت دی[3]"۔

* "قُرَیش اللہ تعالیٰ کا منتخب خاندان ہے سو جو کوئی اس سے جنگ چھیڑے وہ شکست کھاتا ہے۔ اور جو کوئی انہیں تکلیف رسانی کا ارادہ کرے وہ دنیا اور آخرت میں ذلیل ہوتا ہے[4]"۔

* ﴿اَحِبّوْا قُرَیْشًا فَاِنَّہٗ مَنْ اَحَبَّھُمْ اَحَبَّہُ اللّٰہ﴾ ترجمہ: "قُرَیش" سے محبت رکھو کہ جو اُن سے محبت رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے[5]"

❶ واقعہ فیل ❷ الصّواعق المحرقہ ❸ مسلم شریف ❹ جامع صغیر ❺ مشکوٰۃ شریف

* عن سعدٍؓ عن النّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال منِ یَردُ ھوانَ قریشَ اھانہ اللّٰہ

ترجمہ:"حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص "قُریش" کی ذلت کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اُسے ذلیل کرے گا ❶"۔

* حضور ﷺ فرماتے ہیں۔"بلاشبہ قُریش امانت دار ہیں جو کوئی ان کی غلطیاں تلاش کرے اللہ تعالیٰ اسے نتھنوں کے بل گراتا ہے ❷"۔

* ﴿ حُبُّ قُرَیْشِ اِیْمَانُ وَّ بُغْضُھُمْ کُفُر ﴾ ترجمہ:"قُریش کی محبت ایمان اور اُن سے بُغض وعناد رکھنا کفر ہے ❸"۔

* ﴿ اَنَّ لِلْقَرْشِیّ مِثْل ُ قُوَّۃِ الرَّجُلَیْنِ مِنْ غَیْرِ قُرَیْشِ ﴾ ترجمہ:"بلاشبہ "قُریشی" شخص میں دو غیر "قُریشی" شخصوں جتنی قوت ہوتی ہے ❹"۔

* ﴿ قُرَیْشُ صَلَاحُ اُلنَّاسِ وَلَا تَصْلُحُ النَّا سُ اِلَّا بِھِمْ ﴾ ترجمہ:قُریش لوگوں کی درستی ہیں لوگ صرف انہی کی وجہ سے درست ہوں گئے "۔

حضرت عُمر فارُوق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاندانِ "قُریش بنوعدی" قُریش میں شامل ہے اس لئے ان کے لئے وہ تمام فضائل ثابت ہیں جو گزشتہ احادیث مبارکہ میں مذکور ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ قریش کو یہ شرف حضور ﷺ کے وجود اطہر کے طفیل ملا۔ بہرحال "قُریش" اِسے اپنی خوش بختی سمجھیں کہ غیب سے یہ سعادت وشرف اُن کے حصّے میں آ گئے۔

ان ارشادات ربانی و احادیث مبارکہ پر مسلمان غور کریں اور نسبتوں کا احترام رکھیں جبکہ صاحب نسبت "فارُوقی قُریشیوں" کو بھی ﴿ اِنّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتقٰکُمْ ﴾❺ کے پیش نظر صاحب کردار ہونا چاہئے۔

❶ مشکوٰۃ شریف جلداول ❷ جامع صغیر ❸ مشکوٰۃ شریف ❹ جامع صغیر ❺ سورۃ الحجرات، آیت 13

باب دوم

* مقامِ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مقامِ سَیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"اگر میرے بعد کسی کو نبوت ملتی تو عُمرؓ بن خطّاب کو ملتی"۔❶

"زندگی کی تمام نعمتیں امیر المؤمنین حضرت سَیّدنا فاروق اعظمؓ کے قدموں میں تھیں لیکن سَیّدنا فاروق اعظمؓ نے انہیں ٹھکرا دیا اور اپنے اسی استغناء کی وجہ سے عدل وانصاف کی ایک جیتی جاگتی تصویر بن گئے وہ صرف اللہ سے ڈرتے تھے اور اس کے سوا کسی کی خوشنودی نہ چاہتے تھے۔اللہ تعالیٰ کا یہ خوف اور اس کی رضا جوئی کا جذبہ ان میں بڑا شدید تھا وہ جانتے تھے کہ مسلمانوں کی خلافت وامامت کا ان سے محاسبہ کیا جائے گا❷

ولادت: مشہور روایات کے مطابق امیر المؤمنین سَیّدنا عُمرؓ فارُوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت نبوی سے 40 سال قبل پیدا ہوئے۔حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی روایت نقل کی ہے۔کہ ایک رات عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطّاب کے مکان کی روشنیاں سی نظر آئیں۔پوچھنے پر معلوم ہُوا کہ خطّاب کے گھر لڑکا پیدا ہُوا ہے یہی لڑکا عُمرؓ ابن الخطّاب تھا۔❸

نام ونسب: حضرت سَیّدنا فارُوق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عُمرؓ، کنیت ابوحفص اور لقب فارُوق تھا۔ والد کا نام خطّاب اور والدہ کا نام حَنتَمہ بنت ہاشم بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھا۔جو قُریش فوج کے سپہ سالار کی بیٹی تھیں"محمد بن سعد طبری"طبقات کبریٰ میں سَیّدنا فارُوق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پورا شجرۂ نسب اس طرح بیان کیا ہے:۔

"عُمرؓ بن خطّاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب"۔❹

حلیہ: مشہور سیرت نگار ابن سعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا کی روایت سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سیدنا فاروق اعظمؓ کا حلیہ شریف اس طرح بیان فرمایا کہ سَیّدنا فاروق اعظمؓ کا رنگ گورا سرخی مائل، سر کے بال سفید، سر کے اگلے حصے میں کچھ بال گرے ہوئے تھے اور بائیں ہاتھ سے کام کرنے والے تھے اور اپنی درازی قامت کی وجہ سے لوگوں میں کھڑے ممتاز اور نمایاں نظر آتے تھے۔بڑے ڈیل ڈول کے مرد تھے، رخسار ہلکے پھلکے تھے، زیادہ تر سنجیدہ وباوقار رہتے تھے۔آپ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے❺

❶ ترمذی شریف ❷ حضرت سَیّدنا عُمر فارُوق (محمد حسین ہیکل) ❸ تاریخ دمشق (حافظ ابن عساکر)❺۔❹ طبقات ابن سعد

مزاج: امیر المومنین سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزاج طبعاً تند وتیز تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پرست اور حق گو انسان تھے۔ سیّدنا فاروق اعظمؓ خود فرماتے ہیں کہ "اللہ کی قسم، میرا دل اللہ تعالیٰ کے بارے میں جب نرم ہوتا ہے تو جھاگ سے بھی زیادہ نرم ہو جاتا ہے اور جب سخت ہوتا ہے تو پھر پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتا ہے۔[1]"

ابتدائی زندگی: آپ کے بچپن اور لڑکپن کا دور قریش کے عام آدمیوں کی طرح گزرا۔ آغاز شباب ہوا تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرفائے عرب کے پسندیدہ مشاغل نسب دانی، سپہ گری، شہسواری، پہلوانی اور خطابت کو اپنایا اور سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان میں کمال حاصل کیا اسی زمانے میں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے لکھنا پڑھنا بھی سیکھ لیا تھا۔

علامہ بلاذری نے لکھا ہے " کہ رسول ﷺ مبعوث ہوئے تو قریش کے تمام قبیلے میں 17 آدمی تھے جو لکھنا جانتے تھے، ان میں سے ایک عُمَرَ بن خطّابؓ تھے۔[2]"

شعر و شاعری کی نسبت اگرچہ ان کی شہرت عام طور پر کم ہے لیکن عرب کے اکثر مشہور شعراء کا کلام کثرت سے یاد تھا اور تمام شعراء کے کلام پر ان کی خاص خاص آراء تھیں۔ اہل ادب کو عموماً تسلیم ہے کہ ان کے زمانے میں ان سے بڑھ کر کوئی شخص شعر پر کھنے والا نہ تھا۔

علامہ جاحظ مصری اپنی کتاب " کتاب البیان وَالتّبیین " میں لکھتے ہیں ﴿ **کان عمر بن الخطاب اعلم الناس بِا لشِعر** ﴾ ترجمہ: "عُمَرَ بن خطاب اپنے زمانہ میں سب سے بڑھ کر شعر شناسا تھے[3]

علوم وفنون سے فارغ ہو کر سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تجارت کا ذریعہ معاش اپنایا۔ اور تجارت کی غرض سے سیّدنا عُمَرَ فاروقؓ نے عراق، شام اور مصر کے متعدد سفر کئے، اور بڑے بڑے آدمیوں سے میل جول بڑھانے کا موقعہ ملا سفر کی اس کثرت کے باعث سیّدنا فاروق اعظمؓ میں خودداری، بلند حوصلگی، معاملہ فہمی اور تجربہ کاری کے قابل قدر اوصاف پیدا ہو گئے انہی اوصاف کی بنا پر "قُریش" نے سفارت کے منصب پر مامور کر دیا، چنانچہ "قُریش" اور دیگر قبائل کے مابین جب کوئی پُرخطر معاملہ پیش آتا تو وہ قُریش کی استعانت فرماتے اور جھگڑوں میں سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیصلہ قبول کر لیا جاتا۔[4]

[1] طبقات ابن سعد [2] فتوح البلدان [3] کتاب البیان والتبیین [4] طبقات ابن سعد

قبول اسلام: حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے اور وہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبوت کے چھٹے سال ماہ ذوالحجہ میں اسلام لائے اور اس وقت آپ کی عمر 26 برس کی تھی۔ حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اسلام لائے تو اسلام کو شان وشوکت حاصل ہوئی اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلانیہ تبلیغ اسلام کرنے لگے۔

بارگاہ محمد مصطفیٰ ﷺ سے حضرت عمرؓ کو "فارُوق" کا لقب عطا فرمانا!

بہت سی احادیث نبوی ملتی ہیں کہ امیر المومنین سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ لقب "فارُوق" محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے عطا فرمایا۔

روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین سیّدنا فارُوق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے اسلام لانے کے بعد سیّدنا فارُوق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے اصرار پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی معیت میں پہلی مرتبہ کعبۃ اللہ میں اعلانیہ نماز باجماعت ادا کی اور کفار ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ اس جرات پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "فارُوق" (حق و باطل میں امتیاز کرنے والا) کا لقب عطا فرمایا۔

ایوّب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ نے سیّدنا فارُوق اعظم کے بارے میں رسُول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کیا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے حق سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان اور دل پر جاری کر دیا ہے اور وہ "فارُوق" ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ذات کے باعث حق و باطل کو الگ الگ کر دیا ہے[1]"۔

حضرت ابوعمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام "الفارُوق" کس نے رکھا؟ تو اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یہ لقب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا ہے۔

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ سیّدنا عُمرَ رضی اللہ عنہ "فارُوق" تھے اس لئے سیّدنا عُمر رضی اللہ عنہ آج تک "فارُوق" کے لقب سے پوری دینا میں معروف ہیں۔ اور محشر تک معروف رہیں گے۔

[1] صحیح بخاری

ہجرت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسُوئے مدینہ: جب رسُول اللہ نے مسلمانوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا تو سَیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 20 آدمیوں کے ساتھ مدینے کا قصد کیا۔ اور اس شان کے ساتھ روانہ ہوئے کہ پہلے مسلح ہو کر مشرکین کے مجمع میں سے گزرتے ہوئے خانہ کعبہ پہنچے نہایت اطمینان سے طواف کیا، نماز پڑھی اور مشرکین سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں مکہ سے ہجرت کررہا ہوں "اگر کسی کی یہ خواہش ہو کہ اس کی ماں اس سے محروم ہو جائے، اس کی بیوی بیوہ ہو جائے اور اس کے بچے یتیم جائیں تو وہ اس وادی کے پار میرے مقابلے کو آئے"۔ لیکن کفار میں کسی کو الجھنے کی جسارت نہ ہوئی۔

غزوات نبوی میں شرکت: سَیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت قربت حاصل تھی۔ سَیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریباً تمام غزوات نبوی میں شرکت فرمائی، رسُول اللہ ﷺ نے کئی مرتبہ سَیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلامی افواج کا سپہ سالار مقرر کیا۔ ایک بار قبیلہ بنی ہوازن کے مقابلے میں تیس (30) آدمیوں کو سَیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں بھیجا تو وہ لوگ سَیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمد کی اطلاع پا کر فرار ہو گئے۔

فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں سے خود بعیت لی اور عورتوں سے بیعت کے لئے سَیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر کیا۔

حضرت سَیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موافقت میں آیات قرآن کا نزول:

سَیّدنا فاروق اعظمؓ کی رائے نہایت صائب ہوتی تھی۔ عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ سَیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی معاملہ میں یہ کہتے تھے کہ میرا اس کی نسبت یہ خیال ہے تو ہمیشہ وہی پیش آتا تھا جو ان کا گمان ہوتا تھا[1] سَیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس سے زیادہ اصابت رائے کی کیا دلیل ہوگی کہ ان کی بہت سی آراء کی موافقت میں آیات قرآن کا نزول ہوا۔ بعض محقق نے تلاش وجستجو کے بعد جن "موافقات سَیّدنا فاروق اعظم" رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمع کیا ہے ان کی تعداد 15 سے زیادہ ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:-

[1] سیدّنا عمر فاروقؓ محمد حسین ہیکل

* حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مقام ابراہیم کو ہم نماز پڑھنے کے لئے جگہ بنائیں تو بہتر ہے (یعنی طواف کعبہ کے بعد جو دو رکعت پڑھی جاتی ہیں) اگر مقام ابراہیمؑ کے پاس پڑھی جائیں تو بہتر رہے گا۔ پس یہ آیت کریمہ نازل ہوئی :-

﴿ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ﴾ ترجمہ : "اور بناؤ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ۔"[1]

* حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے غزوہ بدر میں مشرکین کو قیدی بنایا۔ تو اس موقعہ پر رسُول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے بارے میں مشورہ طلب فرمایا۔ تو سیّدنا ابوبکر صدیق رضہ اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔

"یا رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم یہ لوگ آپ صلی اللہ وآلہ وسلم کے برادر اور قبیلے کے افراد ہیں، انہیں فدیہ لے کر چھوڑ دیجئے۔ پھر رسُول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا۔

عُمرَ ابن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہاری کیا رائے ہے؟ تو سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رائے دی۔

یا رسُول ﷺ انہیں تہہ تیغ فرما دیجئے تاکہ اللہ تعالیٰ جان لیں کہ ہمارے دلوں میں مشرکوں کا کوئی لحاظ نہیں ہے لیکن رسُول اللہ ﷺ نے اہل کفار سے فدیہ لے کر رہا کرنا بہتر سمجھا۔ جب اگلا دن ہوا۔ سیّدنا عمرؓ صبح صبح نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسُول اللہ ﷺ اور سیّدنا ابوبکرؓ بیٹھے رو رہے تھے۔ تو سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسُول اللہ ﷺ! مجھے بتائیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں رو رہے ہیں۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب بھی روئے تو میں بھی رو پڑوں گا۔ اور اگر مجھے رونا بھی نہ آیا تو میں آپ حضرات کے رونے کی وجہ سے زبردستی رووٴں گا۔ تو رسُول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں اس عذاب کی وجہ سے رو رہا ہوں جو تمہارے دوستوں کے اتنا قریب آ گیا ہے کہ وہ عذاب اس قریبی درخت سے بھی زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیات کریمہ نازل فرمائی ہیں:-

﴿ مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَاۤ اَخَذْتُمْ

[1] سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 125

عَـذَابٌ عَـظِيْـمٌ ﴾❶ ترجمہ: "نبی کے لئے مناسب نہیں تھا کہ ان کے پاس قیدی باقی رہیں (بلکہ قتل کئے جائیں) جب تک کہ وہ نبی کفار کو تہہ تیغ نہ کرلیں۔تم لوگ دنیا کا مال واسباب چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ آخرت کا خواہاں ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست حکمت والا ہے اور اللہ تعالیٰ کا لکھا مقدر میں نہ ہوتا تو جو امر تم نے اختیار کیا ہے یعنی فدیہ لے لیا بڑا عذاب۔"

اس طرح بدر کے قیدیوں کے سلسلے میں سَیّدنا عمرؓ کی رائے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنا حکم نازل فرمایا اس سے رسُول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی نظر میں سَیّدنا عمرؓ کی حیثیت بلند اور آپ کی رائے وقیع ہوگئی۔

* حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب رئیس والمنافقین عبداللہ بن اُبی مر گیا تو رسُول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ فرمایا، لیکن سَیّد نا عمرؓ رسُول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہوگئے اور عبداللہ بن اُبی کی اسلام دشمنی کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ پڑھا:۔

﴿ اِسْتَـغْـفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ج اِنْ تَسْتَـغْـفِـرْ لَهُـمْ سَبْعِيْنَ مَرَّ ةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴾❷

ترجمہ:"ان کے لئے بخشش چاہو یا نہ چاہو، اگر تم ستر (70) بار بھی ان کے لئے بخشش چاہو گئے تو بھی اللہ تعالیٰ ان کی بخشش نہیں کرے گا۔"

رسُول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے پتہ چل جائے کہ 70 بار سے زیادہ بخشش چاہنے پر یہ بخشا جائے گا تو میں اس سے زیادہ اس کے لئے بخشش کی دعا کروں گا پھر رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس کی میت کے ساتھ ساتھ تشریف لے گئے اور اس کی قبر پر کھڑے ہوئے حتیٰ کہ اس کی تجہیز وتکفین کی۔زیادہ دیر نہیں لگی کہ یہ دو آیت نازل ہوگئی۔

﴿وَلاَ تُـصَـلِّ عَـلٰـی اَحَـدٍ مِّـنْهُـمْ مَّـاتَ اَبَـداً اَ وَّ لا تَـقُـمْ عَـلـٰی قَبْـرِ ہٖ ﴾❸

ترجمہ:"ان میں سے کوئی فوت ہوجائے تو کبھی نہ رسول اللہ ﷺ اُن میں سے کسی کی نماز جنازہ پڑھائیں اور نہ اُن میں سے کسی کی قبر پر کھڑے ہوں"۔

تو اس کے بعد رسُول اللہ ﷺ نے کبھی کسی منافق کی نمازہ جنازہ نہیں پڑھائی اور کسی منافق کی قبر پر دعا کے لئے کھڑے نہیں ہوئے یہاں تک کہ رسُول اللہ ﷺ اپنے مولا کریم سے جا ملے۔

❶ سورۃ الانفال،آیات 68-67 ❷ سورۃ توبہ،آیت 80،صحیح بخاری ❸ سورۃ توبہ ، آیت 84

* سیّدنا فاروق اعظمؓ سے ایک روایت ہے کہ سیّدنا عُمرؓ نے عرض کیا یا رسُول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ازواج مطہراتؓ کے ہوتے ہوئے آپ ﷺ کے پاس ہر قسم کے لوگ حاضر ہوں گئے بہتر ہے کہ آپ ﷺ ازواج مطہراتؓ کو پردہ کا حکم کریں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیت مبارکہ نازل فرمائی:-

﴿ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ؕ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴾ [1]

ترجمہ :"اے نبی اپنی بیویوں سے فرما دیجئے اور اپنی بیٹوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہ اپنے پردے کی بڑی چادریں سر پر اوڑھ کر رکھا کریں۔ اس سے وہ شناخت کی جائیں گی تا کہ ان کو کوئی نہ ستائے اور اللہ بڑا غفور رحیم ہے۔"

* جب ازوج مطہراتؓ نے متحد ہو کر رشک و رقابت کا مظاہرہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے علیحدگی کا ارداہ فرما لیا تو سیّدنا عمرؓ نے ازواج مطہراتؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا:-

"بہتر ہے کہ آپ سب باز آ جائیں ورنہ اللہ اپنے حبیب کو اس کے عوض بہتر عورتیں عطا فرمائے گا"

تو اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی تنبیہ کے لئے آیت مبارکہ نازل ہوئی:-

﴿عَسٰی رَبُّہٗٓ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗٓ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْکَارًا ﴾ [2] ترجمہ:"یہ دیکھ لو کہ اگر نبی تمہیں طلاق دے دیں تو عجب نہیں کہ ان کا رب تمہارے عوض انہیں بہتر بیویاں عنایت فرمائے۔ فرمانبردار، ایمان دار، نماز پڑھنے والیاں، توبہ کرنے والیاں عاجزی کرنے والیاں، بیوہ ہوئی اور کنواریاں۔"

وحی الٰہی کی تائید تھی جس کے سبب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ کہ

﴿اِنَّ اللّٰہ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ ﴾ [3] ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے حق کو عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان اور دل سے جاری فرما دیا ہے"

[1] سورۃ احزاب، آیت 59 [2] سورۃ تحریم، آیت نمبر 5 [3] ترمذی شریف

سَیّد ناعُمرَ فارُوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت شان نبی کریم ﷺ کی نگاہ اقدس میں!

* سَیّد نا فارُوق اعظمؓ کی عظمت شان کے متعلق بہت سی احادیث وارد ہیں حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا ﴿ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نبیاً لکَانَ عُمَرَبْنَ الْخَطّابِ ﴾[1] ترجمہ:" کہ اگر میرے بعدکوئی نبی ہوتا تو عُمرَ بن خطابؓ ہوتے"۔

* حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔" کہ ایک مرتبہ جبرئیل امین رسُول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ عُمرَ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کا سلام پہنچادو اور انہیں بتادو کہ عُمرَ بن الخطّابؓ کی تعظیم وتکریم کرنا عزت کا باعثُ ہے اور اُن کو ناراض کرنے سے عزت میں کمی آتی ہے[2] "۔

* حضرت ابو ہریرہ رضہ اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ پہلی امتوں میں اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی حاصل کرنے والے خاص لوگ ہوا کرتے تھے اُمّت محمدیہ میں اگر کسی کو یہ درجہ حاصل ہوتا تو وہ عُمرَ بن الخطاَّب کو حاصل ہوتا۔[3]

* حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ ﴿عُمَرُ بُن اُلخَطَّاب مَعِیَ حَیْثُ اُحَبُّ وَانَا مَعَه، حَیْثُ الُحَقُّ بَعُدِیْ مَعَ بُنِ الُخَطُّابِ حَیُثُ کَانَ﴾ ترجمہ:" کہ عمر بن خطَّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہیں ہوتا ہے جہاں میں پسند کروں اور میں بھی وہیں ہوتا ہوں جہاں عمر پسند کرے۔اور میرے بعد حق عُمر بن خطاّب کے ساتھ رہے گا[4] "۔

* حضرات ابوذر غفاریؓ، حضرت ابو ہریرہؓ،اور حضرت نافع حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت فرمائی ہے کہ رسُول اللہ ﷺ نے فرمایا:- ﴿ اِنَّ اللّٰـہ جَعَلَ الُحَقَّ عَلیٰ لَسِان عُمَرَوَقَلُبَہ ﴾ ترجمہ:" کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان اور دل پر جاری کردیا ہے[5]"۔

* حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جناب جبریل امین نے مجھ سے فرمایا کہ دین اسلام حضرت سَیّد ناعُمر کی وفات پر روئے گا۔[6]

(1) ترمذی شریف (2) ترمذی شریف (3) بخاری شریف (4) مشکوۃ شریف (5) ترمذی شریف (6) حضرت عُمرَ فارُوقؓ (امام ابوالفراج عبدالرحمٰن

خلافت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد سیّد نا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عہد صدیقی میں ہمیشہ سیّد نا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشیر اعلیٰ رہے۔ جب سیّد نا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو اپنی وفات سے قبل چند جید صحابہ کے مشورے کے بعد سیّد نا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسلمانوں کا خلیفہ نامزد کرنے کی وصیت کی۔ تو بعض لوگوں نے ان کی سخت مزاجی کی شکایت کی تو سیّد نا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ "یہ سختی اس لئے ہے کہ وہ مجھے نرم پاتے ہیں لیکن جب ان پر ذمہ داری آپڑے گی، وہ بہت نرمی اختیار کریں گے۔"

سیّد نا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت کے بعد جمادی الثانی **13** ھجری بمطابق اگست **634**ء سیّد نا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند آرائے خلافت ہوئے تو اپنے پہلے خطبۂ خلافت میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، رسول اللہ پر درود بھیجا اور پھر سیّد نا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب کا ذکر کر کے یہ فرمایا:-

"اے لوگو! تمہارے معاملات کی ذمہ داری میرے شانوں پر رکھ دی گئی ہے۔ تمہیں جاننا چاہئے کہ وہ سختی اب نرمی سے تبدیل ہوگئی ہے، لیکن ان لوگوں کے لئے اسی طرح قائم ہے جو مسلمانوں پر ظلم وزیادتی کرتے رہے وہ لوگ جو امن وسلامتی سے رہتے اور ایمان رکھتے ہیں، سو ان کے لئے سب سے زیادہ نرم ہوں۔ اگر کوئی کسی پر ظلم یا زیادتی کرے گا تو میں اس وقت تک اسے نہیں چھوڑوں گا جب تک اس کا ایک رخسار زمین پر نہ لگا دوں اور دوسرے رخسار پر اپنا پاؤں نہ رکھ دوں جب تک کہ وہ راہ راست پر نہ آجائے۔" ❶

عدل فارُوقی: شخصی برابری اور قانون کی بالا دستی کی تو بے شمار مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں ایک مثال باعث دلچسپی ہوگی۔ انسانی مساوات کا ایسا نمونہ تاریخ کی چشم بینا نے شاید کبھی نہ دیکھا ہو:-

"امیر المُومنین سیّد نا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کے عیسائیوں کے ساتھ گفتگو کے لئے شام جا رہے تھے آپ کے ساتھ ایک ساربان تھا۔ سفر کی ترتیب یہ تھی کہ آپ اور ساربان (غلام) باری باری اونٹ پر سواری کرتے تھے (یہ شاہی قافلہ ان دو ہی افراد پر مشتمل تھا) جب آپ بیت المقدس پہنچے تو اتفاق سے سواری کی باری غلام کی تھی۔ کہتے ہیں کہ شام والوں نے ساربان ہی کو خلیفہ سمجھا۔" ❷

❶ حضرت سیّد نا عمر فاروقؓ (محمد حسین ہیکل) ❷ حضرت سیّد نا عمر فاروقؓ (محمد حسین ہیکل)

اجتماعی نظام عدل اور اجتماعی ذمہ داری کے سلسلے میں متفقہ روایات کے حوالے سے مندرجہ ذیل دو واقعات کسی بھی ترقی یافتہ معاشرے کے لئے ایک چیلنج کا درجہ رکھتے ہیں:-

1- ایک بستی والوں نے ایک پیاسے کو پانی فراہم نہیں کیا (اس دور میں ہی نہیں بلکہ اب بھی عرب کے بعض علاقوں میں پانی نعمت عظمیٰ ہے) اور وہ پیاس سے مر گیا امیر المومنین سیّد نا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا خون بہا خود ادا کیا اور پھر بستی والوں سے وصول کیا۔

2- کچھ غلاموں نے ایک شخص کا اونٹ ذبح کر لیا اور کھا گئے۔ان کے خلاف چوری کا الزام ثابت ہو گیا۔تو امیر المومنین سیّد نا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حد جاری کرنے سے پہلے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ انہوں نے کہ کہا کہ ان کا مالک، کام تو بہت لیتا ہے لیکن کھانے کو اتنا کم دیتا ہے جس سے ہمارا پیٹ نہیں بھرتا۔ یہ سن کر آپ نے غلاموں کو تو بری کر دیا۔اور مالک کو بلا کر کہا کہ چاہئے تو یہ تھا کہ اس چوری کے جرم کی سزا میں تمہارا ہاتھ کاٹ دیا جائے کہ اس جرم کے مرتکب دراصل تم ہو، غلام نہیں۔لیکن میں تم سے نرمی برتتا ہوں اور اس مرتبہ اتنی سزا کافی سمجھتا ہوں کہ تم اونٹ کی قیمت اس کے مالک کو ادا کر دو۔اگر تمہارے غلاموں سے پھر کوئی جرم سرزد ہوا (مذکور حالات میں) تو پھر تمہارے لئے کسی سخت سزا کے متعلق سوچا جائے گا۔"

یہ روایت جرم و سزا کے موضوع پر مہذب معاشرے کے لئے ایک درخشندہ اور قابل تقلید مثال رکھتی ہیں اس سے معاشرتی اصلاح کے بنیادی اصول وتصورات واضح ہوتے ہیں کہ اسلام علت مرض کے تدارک پر زور دیتا ہے نہ کہ سزا کو کوئی کلیدی مقام دیتا ہے ساتھ ہی یہ بھی وضاحت ہوتی ہے کہ اس دور میں حدود کو کوئی مذہبی رسم کی حیثیت دیکر، حالات وواقعات سے قطع نظر کرتے ہوئے، نا قابل تغیر ہرگز نہیں سمجھا گیا بلکہ جرم وسزا کو معاشرتی حالات سے مشروط گردانا گیا۔

امیر المومنین سیّد نا فاروق اعظمؓ کے دور میں شام کی ایک بڑھیا کا واقعہ بھی اپنی اہمیت کے لحاظ سے قابل ذکر ہے جس سے ظاہر ہو گا کہ حکومت کو کس حد تک تمام امور میں ذمہ دار ہونا چاہئے

" امیر المومنین سیّد نا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام سے واپس آ رہے تھے کہ کسی ویرانے میں ایک خیمہ دکھائی دیا۔آپ قریب گئے تو دیکھا کہ ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی ہے۔آپ نے بڑھیا سے پوچھا کہ امیر المومنین سیّد نا عُمرؓ کی بھی کچھ خبر ہے؟ بڑھیا نے کہا، سنا ہے۔کہ شام سے واپس چل پڑا ہے۔اس سے

زیادہ نہ مجھے اس کے متعلق کچھ علم ہے نہ اس کی ضرورت۔آپ نے پوچھا ایسا کیوں؟ اس نے جواب دیا جس نے آج تک یہ معلوم نہیں کیا کہ مجھ پر کیا گزر رہی ہے، میں اس کے حالات معلوم کر کے کیا کروں گی۔ پوچھا کیا تم نے امیر المومنین سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اپنے حالات کی اطلاع پہنچائی ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ یہ میرا نہیں اس کا کام ہے۔ آپؓ نے کہا امیر المومنین سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اتنے دور کا حال کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ بڑھیا نے کہا۔ اگر امیر المومنین سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی رعایا کے ہر فرد کے حالات کا علم نہیں رکھ سکتا تو اسے خدائے علیم وخبیر کے نام پر حکومت کرنے کا کیا حق ہے۔"

امیر المومنین سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اس واقعہ کو یاد کرتے تو ان کی آنکھوں میں آنسو آجایا کرتے اور فرماتے کہ خلافت کا مفہوم مجھے شام کی اس بڑھیا نے سمجھایا۔"

مذہبی برابری اور قانون کی بالادستی کی تو بے شمار مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں لیکن اس سلسلے میں ایک مثال مفید مطلب ہوگی:۔

جبلّہ بن ایہم [1] جو شام کا ایک بڑا رئیس تھا حلقۂ اسلام میں داخل ہونے کے بعد کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ اس کی چادر کا کونا ایک عام آدمی کے پاؤں کے نیچے آگیا۔ جبلّہ نے اس شخص کے منہ پر تھپڑ مار دیا اور اس نے بھی برابر جواب دیا۔ جبلّہ غصہ سے بیتاب ہو گیا اور امیر المومنین عمرؓ سے شکایت کی آپ نے کہا کہ اس میں شکایت کی کیا بات ہے جو کچھ تم نے کیا اس کی سزا پائی۔ جبلّہ جو مراعات یافتہ طبقہ کا فرد تھا اس فیصلے پر حیرت زدہ رہ گیا اور کہا کہ ہم اس مرتبے کے لوگ ہیں کہ جو کوئی ہم سے گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے وہ قتل کا مستوجب ٹھہرتا ہے۔ اس پر امیر المومنین سیّدنا عمرؓ نے کہا کہ قبل از اسلام ایسا ہی ہوتا تھا لیکن اسلام نے پست و بلند کو ایک کر دیا ہے چنانچہ جبلّہ ناراض ہو کر واپس اپنے علاقے میں چلا گیا اور یہ کہتے ہوئے دوبارہ عیسائی ہو گیا کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو شریف اور ذلیل میں فرق نہیں کرتا تو میں اس سے باز آیا۔

امیر المومنین سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انسانی برابری کے اصول کو تحفظ دیا کہ وہ اسلام کا اساسی اصول ہے۔ اور جبلّہ کے ارتداد کی پرواہ نہ کی۔ یہ واقعہ آزادی مذہب کے حق کی بھی نشاندہی کرتا ہے چنانچہ جو شخص بہ رضا و رغبت اسلام کے دائرے میں نہ رہنا چاہے اسے آزادی ہے کہ وہ اس سے

[1] شام کا رئیس تھا جب مدینہ داخل ہوا تو مدینہ کے لوگ اس کی شان و شوکت دیکھ کر حیرت میں ڈوب گئے۔ حضرت سیّدنا عمرؓ محمد حسین ہیکل

الگ ہو جائے اور جب چاہے اس مذہب کو بغیر باز پرس کے خوف کے چھوڑ دے۔ مذہب کے معاملے میں کوئی جبر نہیں بلکہ یہ انسان کی مرضی ومنشاء پر منحصر ہے یہی " لا اکراہ فی الدین " کا منشاء ومقصود ہے۔

سیّدنا عمر فاروق اعظمؓ نے ذمیوں کو جو حقوق دیئے اور محکوم قوموں سے جو معاہدے کئے ان کی تفصیل تو خاصی طویل ہو گی تاہم مشتے از خروارے کے طور پر "عہد فاروقی " کی سب سے اہم فتح، فتح بیت المقدس کے موقع پر جو معاہدہ وہاں کے عیسائیوں کے ساتھ ہوا اس کا اقتباس پیش کیا جاتا ہے:-

" یہ امان ہے جو خدا کے بندے امیر المومنین سیّدنا عُمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایلیا کے لوگوں کو دی۔۔۔۔۔ یہ امان ان کی جان، مال، گرجا، صلیب، تندرست، بیمار اور ان کے تمام مذہب کے لئے ہے۔ ان کے گرجوں میں نہ سکونت اختیار کی جائے گی، اور نہ وہ گرائے جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔ نہ مذہب کے معاملے میں ان پر جبر کیا جائے گا۔ نہ ان میں سے کسی کو نقصان پہنچایا جائے گا۔"

یہی نہیں بلکہ معاہدوں کی پابندی کے سلسلے میں حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بذات خود صوبوں کے گورنروں کو وقتاً فوقتاً احکام بھیجتے رہتے تھے۔ اس طرح کا ایک حکم فاتح شام حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ہے جس کا تذکرہ امام "ابو یوسف یعقوب " رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف " کتاب الخراج " میں اس طرح کیا ہے:-

" مسلمانوں کو روکو کہ ذمیوں پر ظلم نہ کرنے پائیں❶۔ نہ ان کو کوئی نقصان پہنچائیں نہ ناجائز طور پر ان کا کوئی مال کھائیں۔ ان سے جو شرطیں طے کی گئی ہیں اور ان سے جو وعدے کئے گئے ہیں ان کو پورا کیا جائے " ❷

اس بحث سے بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذمیوں کے ساتھ انتہائی منصفانہ برتاؤ کیا اور ان پر کوئی ایسا جبر روا نہ رکھا جس کے باعث یہ کہا جاسکے کہ ان میں اور مسلمانوں میں امتیاز برتا گیا۔ مذہب کے معاملے میں بالخصوص انہیں مکمل آزادی دی گئی تھی۔

اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ امیر المومنین سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عہد خلافت دراصل اسلامی طرز حکومت اور نظام حیات کا ایک صحیح معاشرتی خاکہ ہے۔

❶ ذمی سے وہ قومیں مراد ہیں، جو مسلمان نہ تھیں لیکن ممالک اسلامیہ میں سکونت رکھتی تھیں۔ ❷ کتاب الخراج

عہد فارُوقی کی فتوحات: امیر المومنین سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانشینی کے وقت شام وعراق میں جنگ چھڑی ہوئی تھی۔آپؓ نے ابوعبیدہ ثقفیؓ کو چند ہزار سپاہ کے ساتھ ایران کی مہم پر روانہ کیا اس وقت ایران میں "ملکہ پوران دخت" حکمران تھی اور ملکہ نے فوجوں کا سپہ سالار خراسان کے نامور مدبر اور مشہور بہادر "رستم" کو عربوں کے مقابلے کے لئے مامور کیا۔ایران کے دو نامور بہادر "نرسی" اور "جابان" بھی "رستم" کی امداد پر مامور تھے۔مقام "نمازق" میں "جابان" کے ساتھ مقابلہ ہوا اور مسلمان سپاہ فتح یاب ہوئی۔"رستم" نے ایران کا مقدس علم "درفش کاویائی" دے کر مردان شاہ کو تازہ دم فوج کے ساتھ روانہ کیا۔دریائے فرات کے کنارے جنگ ہوئی۔ابوعبیدہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ہاتھی نے سونڈ میں لپیٹ کر پیروں کے نیچے مسل ڈالا۔حضرت ابوعبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد مثنیٰؓ بن حارثؓ بڑی مشکل سے تین ہزار جانیں بچا کر پسپا ہوئے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے غالب بن عبداللہ کی کمان میں تازہ دم فوج روانہ کی۔ایران کی جانب سے "مہران بن مہرویہ" بارہ ہزار سپاہ کے ساتھ آگے بڑھا دریائے فرات کے قریب "بویہ" کے مقام پر جنگ ہوئی مہران قتل ہوا اور اس کی فوجیں شکست سے دوچار ہوئیں۔ایرانیوں نے جوش انتقام میں "پوران دخت" کو تخت سے اتار کر سترہ سالہ "یزدگرد" کو تخت نشین کیا اور زبردست جنگ کی تیاریاں کرنے لگے۔اس کے ساتھ ہی تمام مفقوحہ علاقوں میں بغاوت پھیلا دی۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ہوئی تو آپؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو سپہ سالار اعظم مقرر کر کے بیس ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا پونے دو لاکھ ایرانی لشکر رستم کی کمان میں جنگ کے لئے آگے بڑھا۔محرم 16 ہجری میں جنگ قادسیہ کا واقعہ پیش آیا۔تین روز تک جنگ ہوتی رہی بالآخر ایرانی شکست سے دوچار ہوئے۔"رستم" میدان جنگ میں قتل ہوا۔قادسیہ کی فتح کے بعد سعد بن ابی وقاصؓ بابل،کوثی اور بہرہ شیر کو فتح کرتے ہوئے ایران کے پایہ تخت "مدائن" کے قریب پہنچ گئے۔"مدائن" باقاعدہ جنگ کے بغیر فتح ہوگیا۔"یزدگرد" پایہ تخت چھوڑ کر بھاگ گیا اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ صفر 16 ہجری میں "مدائن" میں داخل ہوگئے مدائن سے نکلنے کے بعد ایرانیوں نے "جلولا" کو مرکز بنایا۔مسلم سپاہ نے کئی مہینوں کی لڑائیوں کے بعد "جلولا" فتح کیا۔"جلولا" عراق کا آخری

مقام ہے اس کے آگے عراق کی سرحد ختم ہو جاتی ہے۔ یزدگرد "حلوان" میں تھا۔ اسے خبر ہوئی تو "حلوان" چھوڑ کر "رَے" بھاگ گیا قعقاع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "حلوان" پر قبضہ کر لیا اس کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے عبداللہ بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "جزیرہ اور تکریت" کی مہم پر روانہ کیا۔ 16 ھجری میں "تکریت" میں قبضہ کے بعد 17 ھجری میں اسلامی لشکر نے جزیرہ کا پورا علاقہ فتح کر لیا عراق کا سرحدی علاقہ "خوزستان" ایرن کے قبضہ میں تھا 16 ھجری میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ نے "خوزستان" فتح کیا۔ خوزستان کی فتح کی خبر سن کر "یزدگرد" کو خطرہ محسوس ہوا کہ مسلمان پورے ایران پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس نے کافی تگ ودو کے بعد ڈیڑھ لاکھ فوج مسلمانوں کے مقابلے کے لئے "نہاوند" روانہ کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار بنا کر "نہاوند" روانہ کیا۔ اس جنگ میں تیس ہزار ایرانی سپاہ کام آئی۔ میدان جنگ میں سپہ سالار نعمان بن مقرن زخمی ہو کر شہید ہوئے سیّدنا فاروق اعظمؓ نے صحابہ کرام کے مشورے کے بعد مختلف مہمیں ایران کی فتح کے لئے روانہ کیں۔ اسلامی لشکر نے اصہفانی، ہمدان، رَے، طبرستان، اذربائیجان، ارمینیا، فارس، کرمان، سیستان اور مکران (بلوچستان) کو فتح کر لیا۔ "یزدگرد" خراسان چھوڑ کر چلا گیا۔ ایرانیوں نے سارا خزانہ مسلمانوں کے حوالے کر کے صلح کر لی۔ دمشق، حمص اور اردن بھی عہد فاروقی میں فتح ہوئے۔ جنگ یرموک میں مسلمانوں نے رومیوں کو شکست دی۔ 16 ھجری میں بیت المقدس فتح ہوا۔ 19 ھجری میں حضرت امیر معاویہؓ نے "قیساریہ" فتح کیا۔ 21 ھجری میں عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے "مصر" فتح کیا۔ 23 ھجری عَمرو بن العاص نے فتوحات کے دائرے کو وسیع کرتے ہوئے "برقہ" اور "طرابلس" پر حملہ کر کے "طرابلس" کا سارا ساحلی علاقہ اسلامی مملکت میں شامل کر لیا۔

فارُوقی فتوحات کی سب سے نمایاں خصوصیت ان کی وسعت اور سُرعت ہے۔ صرف دس سال کی مختصر مدت میں اسلامی حکومت کی حدود مشرق میں چین، مغرب میں افریقہ، شمال میں بحیرہ قزوین اور جنوب میں سوڈان تک پھیل گئی تھیں۔ بے شک یہ صورت حال ایک معجزے کی حیثیت رکھتی ہے۔ بدیں وجہ ہم سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا شبہ دنیا کا سب سے بڑا فاتح کہہ سکتے ہیں۔

شہادت: 26 ذوالحجہ 23 ہجری بروز بدھ کو فجر کی نماز کی امامت کے لئے کھڑے ہوئے۔ فروز نامی پارسی ابُو لُولُو نے دفعتہً پیچھے سے نکل کر سیّد نا عمر فاروق ؓ پر پے در پے خنجر کے چھ وار کئے اور حضرت عمر فاروق ؓ نڈھال ہو کر گر پڑے ہوش میں آئے، بچنے کی اُمید نہ تھی لہذا خلافت کے لئے چھ افراد کو نامزد فرمایا اور کہا، ان میں جس پر کثرت ہو جائے، میری وفات کے تین دن بعد اسے خلفیہ بنانا۔

زخمی ہونے کے تین دن بعد 29 ذوالحجہ بروز ہفتہ کے دن وفات پائی، انتقال کے وقت عمر مبارک 63 سال سے زائد تھی اور مدت خلافت دس سال چھ ماہ چار دن تھی۔ اور یکم محرم 24 ہجری بمطابق 4 نومبر 644ء کو اتوار کے دن، اپنی خواہش کے مطابق سرور کائنات ﷺ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

ازواج واولاد: سیّد نا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زندگی میں متعدد عورتوں سے نکاح کیا۔ جن سے 12 بچے تولد ہوئے۔ 8 لڑکے اور 4 لڑکیاں تھیں۔

زینب بنت مظعون سے عبداللہ[1] اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا[2] (آپ کے والد عثمان بن مظعون ؓ کی وفات پر رسُول اللہ کو اس قدر صدمہ ہوا کہ آپ ان کی میت کو بوسے دیتے تھے اور بے اختیار روتے جاتے تھے)، قریبہ بنت ابی امیہ المخزومی (6 ھجری میں ان کو طلاق دے دی)، جمیلہ بنت عاصم سے عاصم (ان کو طلاق دے دی[3])، اُمّ کلثوم بنت جرول بن مالک سے زید اصغر اور عبید اللہ، (طلاق دے دی)، سیّدہ اُمّ کلثوم بنت علی ابن ابی طالب سے زید اکبر اور رقیہ (آنحضور ﷺ کی صاحبزادی فاطمۃ الزہرا ؓ کی بیٹی تھیں)، اُمّ حکیم بنت حارث سے فاطمہ، عاتکہ بنت زید بن عمرو سے عیاض (سیّد نا حضرت عُمر ؓ کی چچیری بہن تھیں ان کا پہلے نکاح سیّد نا ابو بکر ؓ کے فرزند عبداللہ ؓ سے ہوا تھا غزوہ طائف میں شہید ہو گئے تو سیّد نا فاروق اعظم ؓ نے ان سے 12 ھجری میں نکاح کیا)، لہیتہ اُمّ ولد سے عبدالرّحمٰن الاوسط، فکیہتہ اُمّ ولد سے زنیب اور عبدالرّحمٰن الاصغر۔

1. علم وفضل کے علاوہ حق گوئی میں نہایت بیباک تھے۔ بخاری ومسلم میں کثرت سے روایتیں مذکور ہیں۔ سیّد نا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ازواج واولاد کا حال اسد الغابہ، کتاب العارف ابن خلکان میں موجود ہے۔
3. تاریخ طبری، جلد سوم
2. سیّد نا عمر فارُوق اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ کی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ازواج مطہرات میں داخل ہیں اور ان کا نکاح پہلے خنیس بن حذافہ کے ساتھ ہوا تھا خنیس جب غزوہ احد میں شہید ہوئے تو 3 ھجری شعبان میں حضور ﷺ کے عقد میں آئیں۔

باب سوم

* پس منظر نام ونسب " قریشی فاروقی "
* شجرۂ نسب قوم قریش وحضرت سَیّد نا فارُوق اعظم رضی اللہ عنہ خلفیہ راشدہ دوم
* شجرۂ نسب " قریشی فاروقی " کوپرہ، شاہدرہ شریف, راجوری، بدرہامہ، شوپیّاں, جموں وکشمیر، ترا اڑکھل، فارورڈ کہوٹہ آزاد جموں وکشمیر، اسلام آباد، کہوٹہ (پاکستان)
* " قریشی فاروقی " خاندان کی عظیم خواتین کا تعارف
* بیٹیوں کے ذریعے جڑے ہوئے خاندان، خاندانی شجرے میں شامل صاحبزادیاں
* " قریشی فاروقی " خاندان میں کون کس کی بیٹی ہے؟
* " قریشی فاروقی " بعض احباب کی تصاویر
* ایڈریس برائے رابطہ شجرۂ ھذا بشمول احباب

پس منظر

نام ونسب "قریشی فاروقی"

کوپرہ، شاہدرہ شریف، راجوری، بدرہامہ، شوپیاں، جموں وکشمیر

تراڑکھل، فارورڈ کہوٹہ آزاد جموں وکشمیر، اسلام آباد، کہوٹہ (پاکستان)

یہ شجرۂ نسب نویں پشت میں آخر سے "اول کی طرف" سترھویں صدی کے وسط میں ہمارے ایک جدامجد "الشیخ قاضی محمد عالم قریشیؒ" نے "پیر حسام الدین شاہؒ" کی معاونت سے تحقیق وکاوش کے بعد مرتب فرمایا اور 1947ء میں مقبوضہ کشمیر رہ جانے والے ہمارے اعزّاواقرباء کے ایک بزرگ "قاضی فیروزالدین قریشیؒ" کوپرہ، راجوری، مقبوضہ کشمیر" کے پاس یہ "قلمی نسخہ" موجود تھا۔ مذکورہ شجرۂ نسب ہمارے ایک بزرگ "محمد اقبال فاروقیؒ" کے بے حد اصرار پر ان کے بڑے بھائی قاضی محمد ریاض شہید جو مقبوضہ کشمیر میں رہائش پزیر تھے جب 1976ء میں حج کی سعادت حاصل کرنے بیت اللہ شریف گئے تو مذکورہ شجرہ نسب بھی اپنے ساتھ لے گئے اس طرح یہ شجرۂ نسب مکّہ مکرمہ، سعودی عرب میں محمد اقبال فاروقی کے بھانجوں محمد ایوب قریشی اور محمد یوسف فاروقی کے پاس پہنچا اور ان سے محمد اقبال فاروقی تک پہنچا جنہوں نے خاندان کے بزرگوں کے مرتب کردہ غیر مطبوعہ شجرۂ نسب کو انیسویں صدی کے ساتویں عشرے میں از سرِ نو مرتب کر کے اسے "قاضیان فاروقیہ (کوپرہ، راجوری حال کہوٹہ، اسلام آباد) پمفلٹ کی شکل میں زیورِ طباعت سے آراستہ کر کے خاندان کے افراد کو ایک دوسرے سے متعارف کرایا۔

راجوری کا قدیم نام راج پوری تھا اور اسے ایک راجواڑہ کی حیثیت حاصل تھی یہ علاقہ ماضی میں ہمیشہ ریاست جموں کشمیر پر غیر ملکی حملوں کے خلاف دفاعی حصار کا کام دیتا رہا 1814ء میں کشمیر پر رنجیت سنگھ کے پہلے حملے کے وقت راجوری، بھمبر اور پونچھ کے راجاؤں نے باہمی مشورے سے غیر ملکی حملہ آور افواج کو غلط راستوں پر ڈال کر شکست سے ہم کنار کیا تھا دوسرے حملے کے وقت رنجیت سنگھ نے گلاب سنگھ کو جموں کا راجہ نامزد کر کے اس کی رسم تاجپوشی راجوری میں ہی ادا کی تھی یہاں ایک تاریخی قبرستان ہے جس میں راجوری کے حکمرانوں کے 20 مقبرے ہیں۔ قریشی فاروقی خاندان کے چند گھرانے، کوپرہ، شاہدرہ شریف، ضلع راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔ قریشی فاروقی خاندان کی پونچھ آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر میں دیگر قبائل سے رشتہ داریاں ہیں۔

مذکورہ شجرۂ نسب پر میں نے مزید تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ یہی شجرۂ نسب سیّدنا عُمر فارُوق رضی اللہ سے "الشّیخ حبیب اللہؒ " ہمارے جدّ امجد اور "الشّیخ احمد سرہندی مجدّد الف ثانی فاروقی رحمتہ اللہ" تک "مکتُوبات امامِ رَبّانیؒ " تالیف الشّیخ احمد سرہندی مجدّد الف ثانیؒ ، اردو ترجمہ مولانا قاضی محمد عالم الدّینؒ حصّہ اوّل، طابع مطبع عربیہ، لیک روڈ، لاہور، باب جوہر اوّل، صفحہ نمبر **10** پر اور یہی شجرۂ نسب کتاب "حضرات القدس" مطبوعہ "محکمہ اوقاف پنجاب، لاہور، صفحہ نمبر **28** میں بھی درج ہے۔

اس کتاب میں دیا گیا "شجرۂ نسب" بھی اُنہیں کے "شجرہ نسب" کے تعارف کی ایک جھلک ہے میں نے پہلے "شجرۂ نسب" کے نسخے کو ہی آگے بڑھاتے ہوئے اُسے نہایت اِمعانِ نظر اور کاوش سے دیکھا اور ضروری تصحیح کے بعد موجودہ "شجرۂ نسب" کی ترتیب جدید اور تزئین و آرائش کے ساتھ بیسویں صدی کے شروع میں آپ کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے۔

- اس شجرۂ نسب کے مطابق ہمارا سلسلہ نسب حضرت سَیّدنا عُمرؓ فارُوق اعظم رضی اللہ تعالیٰ کے فرزند ارجمند حضرت "عبداللہ بن عُمر رضی اللہ تعالیٰ" سے ملتا ہے۔
- اس شجرۂ نسب کے مطابق تیرہویں پشت میں "اوّل تا آخر کی طرف "ہمارۓ آباؤاجدّ اد میں سے ایک جدامجدّ "سلطان شہاب الدین علی ملقبّ بہ فرّخ شاہ" رحمتہ اللہ ہیں جو سلاطینِ کابل کے بڑے امراء و زراء میں سے تھے۔ شّیخ ممدوح پہلے مسلمان بادشاہ ہیں جنھوں نے غزنی و کابل سے ہندوستان میں آکر دین اسلام کو رواج دیا۔ آخر عمر میں آپ نے بادشاہت ترک فرما کے درّہ میں جو شہر کابل سے **60** میل کی مسافت پر تھا عزلت اختیار فرمائی۔ اب یہ درّہ "فرّخ شاہ" کے نام سے مشہور ہے۔❶

قارئین کرام کے ذوق علمی کی خاطر یہ بات بھی ضبط تحریر میں لائی جارہی ہے کہ "حضرت الشّیخ احمد سرہندی مجدّد الف ثانی" رحمتہ اللہ اور "حضرت الشّیخ فرید الدّین گنج شکر رحمتہ اللہ" کا نسب بھی موصوف سلطان شہاب الدین علی سے ملتا ہے۔ الشّیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ کے بارے

❶ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ (علامہ نور بخش توکلّی، ایم اے)

میں ان کے مرشد خواجہ باقی اللہؒ نے فرمایا تھا کہ الشیخ[1] احمد سرہندی ایسا چراغ ہے جس سے ایک جہاں روشن ہوگا[2]

* ان کی اولاد امجاد میں الشیخ سلطان یوسف اپنے والد بزرگوار حضرت سلطان شہاب الدّین علی ملقبؒ بہ فرّخ شاہ کے بعد جانشین ہوئے اور آخر میں اُنہوں نے بھی سب جاہ وجلال دُنیاوی ترک کر دیا اور گوشہ نشین ہو گئے۔[3]

* اس شجرۂ نسب کے مطابق سولہویں پشت میں "اوّل تا آخر کی طرف" ہمارے آباؤاجدّاد میں سے ایک جدامجد "الشیخ قاضی شعیب" رحمتہ اللہ "چنگیز خان" کے حملہ کے دوران کابل سے ہجرت کر کے برصغیر ہندوستان کے بادشاہ "فیروز شاہ تغلق" کے عہد حکومت میں وارِد" قصور "لاہور پنجاب ہوئے یہ حضرت فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ کے دادا محترم تھے ان کے ایک بیٹے" جمال الدین سلیمان"، فریدالدین گنج شکر کے والدمحترم ہیں اور ایک دوسرے بیٹے" عبداللہ رحمتہ اللہ" سے ہمارا سلسلہ نسب چلتا ہے۔"عبداللہ رحمتہ اللہ" نے حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ سے بھی خلافت پائی تھی۔[4]

* ہمارے اجدّاد میں سے بائیسویں پشت کے "اوّل تا آخر کی طرف" ہمارے ایک جدامجد "الشیخ امام رفیع الدینؒ" ہیں آپ جامع علوم ظاہر و باطن تھے آپ نے اپنے مرشد سید جلال الدین بخاریؒ ملقبؒ مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے حکم پر نویں صدی ہجری کے ابتدا میں کابل سے ہندوستان آکر لاہور اور دہلی کے درمیان ایک مقام" سرہند" کی بنیاد رکھی۔ 1077ھجری تک شہر کی آبادی اور ترقی رہی جب "سُلطان اورنگ زیب عالمگیر" تسخیر ممالک دکن مصروف ہوگئے تو یہاں سکھوں نے موقع پا کر شہر کو لوٹ مار کر اُجاڑ دیا۔اب کچھ کچھ آبادی باقی ہے۔[5]

* ہمارے اجدّاد میں سے الشیخ محمد یعقوب صرفیؒ (908ھ بمطابق 1521ء) کشمیر میں پیدا ہوئے مجددالف ثانیؒ کے استاد تھے تین واسطوں سے ان کے عم زاد بھی زینہ کدل سری نگر میں آپ کا مزار ہے

[1] عُلماءِ شریعت کے نزدیک" شَیخ" اُسے کہتے ہیں ،جو بدعات کو ختم کر کے سُنّت زندہ کرنے کا اہتمام کرے، اوراس کے علاوہ یہ لفظ اُستاد اور عالم دین اور" مرشدِ کامل" کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

[2] تذکرہ مشائخ نقشبندی [3] مکتُوباتِ امامِ ربّانیؒ (مولانا قاضی عالم الدّین) [4] اسلامی انسائیکو پیڈیا

[5] مکتُوباتِ امامِ ربّانی

* جسٹس محمد صدّیق فاروقی صاحب سابق سیکریٹری قانون و چیف الیکشن کمشنر آزاد کشمیر کی تحقیق کے مطابق ہمارے اجدّاد میں سے آٹھویں پشت میں " آخر سے اوّل کی طرف " ہمارے ایک جدامجد " قاضی غلام احمد[1] " نے " دلہنہ قاضیاں " ضلع بارہ مولا، مقبوضہ کشمیر کو چھوڑ کر کوپرہ، شاہدرہ شریف، راجوری مقبوضہ کشمیر کی سرزمین کو ہجرت کے لئے منتخب کیا اور اپنے مرشد " باباغلام شاہ بادشاہ " شاہدرہ شریف راجوری مقبوضہ کشمیر کی خانقاہ کو اسلامی تعلیمات کا مرکز بنایا آپ خانقاہ/زیارت " باباغلام شاہ بادشاہ " شاہدرہ شریف راجوری مقبوضہ کشمیر کے " متولّی " رہے اور خانقاہ شاہدرہ شریف راجوری مقبوضہ کشمیر کے احاطہ میں مدفون ہیں

* ہمارے اسلاف کے ایک بزرگ " قاضی شہاب الدّین[2] ولد قاضی عزیز الدّین " سارے خاندان کے لئے سرمایہ افتخار اور ایک روشن چراغ کی مانند تھے ان کی وفات پر اُس وقت محمد امین قریشی سابقہ ای ڈی او ایجوکیشن جو اُس وقت دسویں جماعت میں زیر تعلیم تھے، مرثیہ لکھا تھا جس کے چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

ع اے چراغ خاندان اور اے میرے پیش نظر　　تیرے بجھنے سے ہوا جاتا ہے گھر تاریک تر

مشعلِ راہ تھی، سراپا آپ کی ساری حیات　　آپ کی موجودگی ہی خاندان کی تھی برات

اس مرحلے پر اس بات کا ذکر ہم سب کے لئے باعث برکت اور باعث فخر ہے کہ قاضی شہاب الدّین (تاریخ وفات 31 مارچ 1959ء بمطابق 23 رمضان المبارک) کے فرزندِان ارجمند کے تذکرے کا شرف حاصل ہو رہا ہے آپ کے ایک صاحبزادے قاضی ضیاء الدّین، مقیم تراڑکھل، دوسرے فرزند ارجمند " قاضی محمد ریاض " (جنھوں نے جہاد کشمیر 2002ء میں بھارتی غنڈوں کی بہیمت کا شکار ہو کر جام شہادت نوش فرمایا انکے فرزندِ ان ارجمند میں " قاضی عبد الرّحیم فاروقی " نامور جرنلسٹ اور سابق ممبر پریس مشاورتی کونسل وزیر اعظم آزاد کشمیر، بشارت حسین، محمود احمد، طارق احمد اور فاروق احمد ہیں) قاضی شہاب الدّین کے تیسرے فرزند ارجمند " محمد اقبال فاروقی " ہیں جو ماشاءاللہ علمی ذوق کے مالک تھے، 4 رمضان المبارک بمطابق 25 جولائی 2012 کو اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ ان لله و انا اليه راجعون

[1] باباغلام شاہ بادشاہ کی زیارت شاہدرہ شریف، راجوری مقبوضہ کشمیر میں ہے اور اس زیارت کے احاطہ میں ہمارے جدامجد " قاضی غلام احمد قریشی " مدفون ہیں باباغلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی راجوری کا قیام 2002ء میں ہوا یونیورسٹی کا قیام باباغلام شاہ کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔　[2] میری نانی جان کے سگے بھائی قاضی شہاب الدّین

* ہمارے اِنتسابی قابلِ قدر بزرگ "حاجی بشیر احمد" مرحوم ایک قابل احترام تہذیب کی آخری علامت تھے آپ کے وصال پر کن الفاظ میں افسوس کیا جائے ہمارا انتہائی محدود علم اس سے عاجز ہے۔" آپ کے فرزندِان ارجمند "محمد ایوّب قریشی، محمد یونس فاروقی، محمد یوسف فاروقی اور محمد ادریس فاروقی" ہیں

* ہمارے "قریشی فاروقی "اسلاف میں سے ایک بزرگ قاضی شمس الدّین کے فرزندِان ارجمند میں قاضی حسام الدّین، دوسرے "قاضی نذیر حسین❶" (راقم ہذا کے حقیقی نانا جان) 1947ء کے دوران "تھانہ سانبہ، کھٹوعہ ،ضلع جموں ،مقبوضہ کشمیر "کے بڑے تھانیدار (SHO) کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی نہایت بہادری سے ادا کررہے تھے کہ بھارتی غنڈوں کی بہیمت کا شکار ہو کر "شہید" ہو گئے۔

جب کہ قاضی شمس الدّین کے تیسرے فرزند ارجمند " قاضی سیف الدّین "جنہوں نے 1947ء میں جام شہادت نوش فرمایا آپ کے فرزندِان ارجمند میں "جسٹس محمد صدّیق فاروقی "سابق جسٹس ہائی کورٹ، آزاد کشمیر،سابق سیکریٹری قانون وچیف الیکشن کمشنر آزاد کشمیر(اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے) ، نسیم احمد فاروقی (سابق تحصیلدار)اور طارق حسن فاروقی،الحمداللہ بقیدحیات ہیں۔

ہمارے اسلاف کے ایک قابل قدر بزرگ قاضی ہدایت اللہ ولد قاضی محمد بخش (راقم کے داد قاضی غلام حسین اور قاضی محمد حسین کے بڑے بھائی قاضی محمد بخش برٹش گورنمنٹ میں تحصیلدار تھے) کے فرزندِان ارجمند میں قاضی مشتاق احمد، قاضی گلزار احمد اور قاضی نثار احمد ہیں آپ راجوری میں رہائش پذیر ہیں

* ہمارے اِنتسابی قابلِ قدر بزرگ جناب "حاجی قاضی امیر حسین❷"بن "قاضی محمد حسین "کے فرزندِان ارجمند ماہر تعلیم "محمد امین قریشی "ریٹائرڈ ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسرایجوکیشن اٹک ڈویژن ، "حاجی محمد یٰسین قُریشی"، قاضی عبدالقیوم "سابق وائس چیئر مین بلدیہ کہوٹہ "اور "احمد ندیم قاضی" ہیں۔

❶ ڈاکٹر ارشد، ڈاکٹر امجد، عامر محمود اور ڈاکٹر منصور کے حقیقی نانا جان

❷ قاضی امیر حسین صاحب نے 1947ء کی ہجرت سے پہلے جب وہ مقبوضہ کشمیر میں استاد تھے۔ تو انہوں نے اپنے مبارک ہاتھوں سے "فاروقی قریشی "برادری کا ایک عظیم الشان "قلمی نسخہ " کو ترتیب دیا جو آج بھی قاضی امیر حسین صاحب کے پاس موجود ہے قارئین کرام اِس فنی وتحقیقی نکتے کو پیش نظر رکھیں کہ قاضی صاحب کا مذکورہ" قلمی نسخہ "اور حضرت "شیخ محمد عالم" اور" قاضی فیروزالدین قریشی" کا ترتیب دیا ہوا قلمی نسخہ یہ تینوں قلمی نسخے آپس میں تاریخی، تحقیقی اور فنی اعتبار سے ایک دوسرے کے ساتھ مکمّل مطابقت رکھتے ہیں (الحمداللہ علیٰ ذالک)

* بزرگوارم جناب "قاضی خادم حسین" ولد "قاضی غلام حسین" کے فرزندان ارجمند "ڈاکٹر ارشد محمود، پروفیسر ڈاکٹر امجد محمود، عامر محمود (مُرَتّب کتاب وشجرۂ ہٰذا)، راشد محموداورڈاکٹر منصور محمود (ڈاکٹر منصور محمود کی شادی پاکستان کے نامور ومشہور ISI کے سربراہ جنرل احمد شجاع پاشا کے سگے بڑے بھائی بریگیڈیئر تاج اقبال کی بیٹی سے ہوئی ہے) ہیں۔آپ کہوٹہ،اسلام آباد میں سکونت پذیر ہیں۔

* ہمارے انتسابی قابل قدر بزرگ قاضی فضل حسین بن قاضی غلام حسین (مدفون کہوٹہ) کے فرزندِان ارجمند قاضی طارق محمود پرنسپل لائبریری آفیسراورقاضی اظہر محمود لائبریرین،FM یونیورسٹی ہیں۔

* قاضی غلام حسین کے دیگر فرزندان ارجمند میں منظور حسین (اسلام آباد)،گلزار حسین (کراچی) اور مختار احمد قریشی ہیں مختار احمد قریشی اوران کے بیٹے ذیشان احمداوروقار احمد کہوٹہ میں مقیم ہیں۔

* ہمارے قریشی فاروقی اسلاف میں سے ایک بزرگ قاضی عبدالحمید کے فرزندِان ارجمند میں قاضی سلیم احمد،ایڈیشنل سیکرٹری جموں وکشمیر، جاوید احمد اوراعجاز احمد بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں جبکہ قاضی سلیم احمد کے بیٹے قاضی ثاقب سلیم تحصیلدار ریونیو، گورنمنٹ جموں کشمیر ہیں آپ راجوری،مقبوضہ کشمیر میں سکونت پذیر ہیں

* قاضی نیاز احمد بن قاضی حسام الدین کے فرزندان ارجمند میں فیاض احمد،ایاز احمد اورامتیاز احمد ہیں اورراجوری،مقبوضہ کشمیر میں سکونت پذیر ہیں۔ایاز احمد بسلسلہ روزگار آج کل دوبئی میں سکونت پذیر ہیں۔

* ہمارے انتسابی قابل قدر بزرگ عبدالرشید بن قاضی نجم الدین کے فرزندان ارجمند عبدالوکیل، عبدالحق (شہید جہاد آزادی کشمیر 1989ء)، مختار احمد (شہید جہاد آزادی کشمیر بمقام تھنہ منڈی پونچھ)، قاضی عبدالحمیداورڈاکٹر قاضی عبدالحیٰ ہیں آپ بمقام بدرہامہ شوپیاں،مقبوضہ کشمیر میں سکونت پذیر ہیں۔

* ہمارے قریشی فاروقی اسلاف میں سے ایک بزرگ قاضی غلام رسول راقم کے حقیقی پھوپھاجان بن غلام محیّ الدین کے فرزند قاضی ظہوراحمد قریشی بمقام بدرہامہ،شوپیاں[1]،مقبوضہ کشمیر میں رہائش پذیر ہیں۔

[1] مغل دور میں شوپیاں شہر "شہرشاہراہ" کہلاتا تھا اوراہم ترین شاہراہ پر واقع ہونے کی وجہ سے ایک بڑا تجارتی مرکز تھا۔ چارلس ایلی سن کے مطابق مغل عہد میں یہ قصبہ تین ہزار مکانات اورایک ہزار دکانوں پر مشتمل تھا اوردرَہ پیر پنجال،درہ بدھل اورگلاب گڑھ،تینوں کے راستے یہاں آکر ملتے تھے ان تینوں درَوں سے وادی کشمیر میں داخل ہونے پر پہلا بڑا شہر شوپیاں ہی آتا ہے۔شوپیاں شہر کے عقب میں ایک پہاڑی کی 350 فٹ بلند چوٹی سے 90 میل لمبی وادی کشمیر کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔ قریشی فاروقی خاندان کے چندگھرانے،بدرہامہ،شوپیاں،مقبوضہ کشمیر میں بھی آباد ہیں۔

- ہمارے قریشی فاروقی اسلاف میں سے ایک بزرگ " قاضی جلال الدین " بن قاضی عبداللہ کے فرزندِان ارجمند میں قاضی نجم الدین (لاولد)، دوسرے فرزند ارجمند " قاضی فضل حسین " جنہوں نے 1947ء میں بمقام شاہدرہ، راجوری میں جام شہادت نوش فرمایا ہیں۔
- ہمارے انتسابی قابل قدر بزرگ " مولانا قاضی سراج الدین ولد قاضی عبد اللہ " کے فرزندِان ارجمند میں قاضی امیر الدین (لاولد)، قاضی نظیر احمد اور محمد لطیف (لاولد) ہیں قاضی نظیر احمد کے فرزندان ارجمند میں خورشید احمد اور شفیق احمد بمقام گھوڑا مجہور، راجوری میں آباد ہیں۔
- ہمارے قریشی فاروقی اسلاف میں سے ایک بزرگ " قاضی ثناللہ " بن " قاضی اسداللہ " کے فرزندِان ارجمند میں قاضی محمد حسین (مدفون کہوٹہ) ، قاضی عبداللہ، قاضی عبدالرشید اور قاضی محمد حفیظ ہیں۔ قاضی محمد حسین کے فرزندِان ارجمند قاضی محمد حنیف اور محمد عزیز اختر بمقام کہوٹہ (پاکستان) اور قاضی عبداللہ، قاضی عبدالرشید اور قاضی محمد حفیظ بمقام جھبڑ، مجہور، راجوری، مقبوضہ کشمیر میں سکونت پذیر ہیں۔
- ہمارے قریشی فاروقی اسلاف میں سے ایک بزرگ قاضی فیروز الدینؒ بن قاضی اسد اللہؒ (آپ کے پاس سترھویں صدی کے وسط میں جو شجرہ نسب ہمارے ایک جدامجد الشیخ قاضی محمد عالم قریشیؒ نے پیر حسام الدین شاہؒ کی معاونت سے تحقیق وکاوش کے بعد مرتب کیا تھا ان کے پاس موجود ہے / تھا) کے فرزندِان ارجمند میں قاضی محمد عالم، قاضی عبدالرّحمٰن اور قاضی محمد بشیر ہیں۔ آپ بمقام جھبڑ، مجہور، راجوری مقبوضہ کشمیر میں رہائش پذیر ہیں۔
- ہمارے انتسابی قابل قدر بزرگ قاضی عبدالرّحمٰن بن قاضی فیروز الدین کے فرزندِان ارجمند میں قاضی قدیر الرحمٰن "اسٹنٹ ڈائریکٹر، گورنمنٹ جموں و کشمیر" اور دوسرے بیٹے قاضی ضیاء الرحمٰن فنانشیل ایڈوائزر، گورنمنٹ جموں وکشمیر ہیں آپ بمقام جھبڑ، مجہور، راجوری، مقبوضہ کشمیر میں رہائش پذیر ہیں۔

ہمارا خاندان صدیوں تک نسلاً بعد نسل علم کا گہوارہ رہا ہے اس وجہ سے ہمارے آباؤ اجداد کے اسمائے گرامی کے ساتھ ان کے ارادت مند وعقیدت کیش اور تلمیذان رشید " شیخ " کا اعزازی لفظ لکھتے بولتے رہے نیز حاکمِ وقت ان کے علم وفضل اور تقویٰ پر اعتماد کرتے ہوئے ان کو قاضی (جج) کے عہدہ ہائے جلیلہ پر متمکن کرتے رہے۔ اس طرح عوام اپنے باہمی تنازعات میں ان کے فیصلوں پر اعتماد کرتے رہے اسی وجہ

سے " قاضی " کا سابقہ / لاحقہ " آج تک ان کی اولاد کے ناموں کا حصہ بن گیا۔

خاندان کے کچھ احباب " قاضی " کچھ " قُریشی " اور کچھ " فارُوقی " لکھتے اور کہلاتے ہیں اس میں کوئی تناقض وتعارض نہیں ہے رسول اللہ ﷺ " قُریش بنو ہاشم " سمیت چاروں خلفائے راشدین، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ " قریش بنو تمیم " ، حضرت عُمر فارُوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ " قُریش بنو عدی " ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ " قریش بنو اُمیّہ " اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ " قریش بنو ہاشم، " قُریشی " تھے جو لوگ حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہونے کے دعویدار ہیں وہ " صدیقی " لکھتے ہیں۔ حضرت سیّدنا عُمر فارُوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہونے کے دعویدار " فارُوقی " اور حضرت عثمان غنیؓ کی اولاد " عثمانی " اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیر فاطمی اولاد " علوی " حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد " عباسی " اور بنو ہاشم " ہاشمی " اور " سیدَ " تو حضرت فاطمہؓ کی اولاد کا محض لقب ہے لیکن اصلاً ونسلاً سب کے سب " قُریشی " ہیں اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ہمارے آباؤاجداد " قُریشی " ہونے کے حوالے سے خطہ عرب سے دیگر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے تشریف لائے اور اُنہیں ممالک میں آباد ہو گئے۔ ہمارے ان مذکورہ تمام قُریشی آباؤاجداد نے ہزار ہا غیر مسلموں کو اسلام کی دولت سے سرفراز کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرۂ نسب قوم "قُریش"[1] و حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت آدم علیہ السلام ← حضرت شیثؑ ← آنوش ← قینان ← مہائیل ← یارد

↓

ارفخشد ← سام ← حضرت نوحؑ ← لامک ← متوشلخ ← حضرت ادریسؑ

↓

عابر ← فالج ← رعو ← سروج ← نامور ← تارخ

↓

مزی ← عوض ← عرام ← قیدار ← حضرت اسماعیلؑ ← حضرت ابراہیمؑ

↓

سمی ← زارح ← ناحث ← مقصر ← ایہم ← اتاد

↓

مجزن ← یلحن ← ارعوے ← عیضی ← ذیشان ← عیصر

↓

یثربی ← عنبر ← حمدان ← الدعا ← عبید ← عبقر

↓

یدلاف ← طابخ ← جام ← ناخش ← ماخی ← عیفی

↓

حزا ← ناشد ← غوام ← ابی ← قموال ← بوز

↓

معد ← عدنان[2] ← ادو ← ہمیع ← سلامان ← عوص

↓

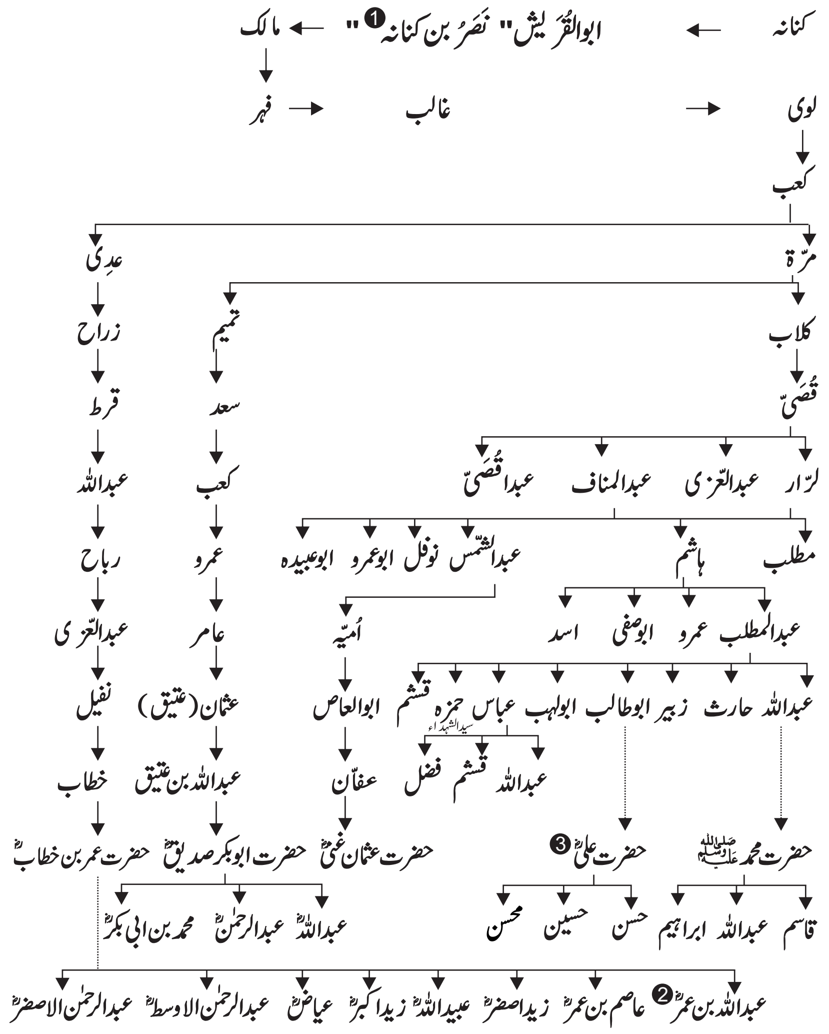
نزار ← مضر ← الیاس ← مدرکہ ← خزیمہ ← کنانہ

↓

اگلے Page پر

[1] پرانے قلمی شجرۂ نسب قوم قُریش سے منقول ہے (مرتب شجرۂ ہذا)۔

[2] نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کا شجرۂ "عدنان" تک احادیث صحیح میں مذکور ہے۔



❶ بعض روایات میں " فہر بن مالک " کو ابوالقُریش قرار دیا گیا ہے۔ مگر راجح یہ ہے کہ " نَضرُ بن کنانہ " ابوالقُریش ہیں۔ تفسیر جلالین

❷ حضرت عبداللہؓ فقہ و حدیث کے بڑے رکن مانے جاتے ہیں۔ ابن خلکان نے " وفیات الاعیان " میں ان کا حال تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اس کے علاوہ ابن قتیبہ نے کتاب " المعارف " میں سیّدنا عمر فارُوقؓ کے بیٹوں، پوتوں، پڑپوتوں اور نواسوں کا حال تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔

❸ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے 9 شادیاں کیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے 18 بیٹے تھے۔

شجرہ نسب "قریشی فاروقی"

کوپرہ، شاہدرہ شریف، راجوری، بدرہامہ، شوپیاں، جموں وکشمیر

تراڑکھل، فارورڈ کہوٹہ آزاد جموں وکشمیر، اسلام آباد، کہوٹہ (پاکستان)

حضرت سیّدنا فارُوق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ   خلیفہ راشد دوم

↓ حضرت عبداللہ بن عُمرؓ 1
↓ شیخ ناصر
↓ شیخ ابراہیم
↓ شیخ اسحٰق
↓ ابوالفتح
↓ الشیخ عبداللہ واعظ اکبر
↓ الشیخ عبداللہ واعظ اصغر
↓ مسعود
↓ سلیمان
↓ محمود
↓ الشیخ نصیرالدین
← سلطان شہاب الدّین علیؒ
↑ سلطان یوسف
↑ الشیخ سلطان احمد
↑ الشیخ قاضی شعیب
↑ شیخ عبداللہ
↑ اسحاق
↑ شیخ یوسف
↑ شیخ سلیمان
↑ نصیرالدین
↑ الشیخ امام رفیع الدین
↑ الشیخ حبیب اللہ
← شیخ بایزید
↓ امیر علی
↓ الشیخ محمد علی
↓ شیخ محمد حسن
↓ الشیخ محمد یعقوب صرفیؒ
↓ شریف الدین
↓ رشید الدین
↓ الشیخ عبدالوہّاب نوی
↓ عبدالرّحیم
↓ ابراہیم
↓ الشیخ قاضی محمد عالم قریشیؒ
(اوّلین مرتب شجرۂ نسب قریشی فاروقی)

1 ہمارا سلسلہ نسب سیّدنا فارُوق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ارجمند حضرت "عبداللہ بن عمرؓ" سے جاملتا ہے۔ سیّدنا عُمر فارُوقؓ سے "شیخ حبیب اللہ" ہمارے جدّ امجد اور "شیخ احمد سرہندی مجدّد الف ثانیؒ تک "مکتُوبات امامِ ربّانیؒ" تالیف شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ اردو ترجمہ "مولانا قاضی محمد عالم الدّینؒ" حصّہ اوّل طابع "مطبع عربیہ، لیک روڈ، لاہور، صفحہ نمبر 10 پر اور یہی شجرۂ کتاب "حضرات القدس" مطبوعہ "محکمہ اوقاف پنجاب لاہور، صفحہ نمبر 28 میں بھی درج ہے

شجرہ نسب "قریشی فاروقی"

کوپرہ، شاہدرہ شریف، راجوری، بدرہامہ، شوپیاں، جموں وکشمیر

تراڑکھل، فارورڈ کہوٹہ آزاد جموں وکشمیر، اسلام آباد، کہوٹہ (پاکستان)

حضرت الشیخ قاضی محمد عالم قریشیؒ ❶

قاضی غلام احمدؒ ❷ — قاضی ثناء اللہ (لاولد)

① قاضی غلام مجتبےٰ (جدامجد قاضیاں کوپرہ والے) — ② قاضی غلام مصطفےٰ (جدامجد قاضیاں بلیاں والے) — ③ قاضی عبداللہ (جدامجد قاضیاں گھوڑا والے) — ④ قاضی اسداللہ (جدامجد قاضیاں جھبڑ والے)

① قاضی غلام مجتبےٰ ولد قاضی غلام احمدؒ (کوپرہ والے) مدفون راجوری

1 قاضی شمس الدّین — 2 قاضی نظام الدّین — 3 قاضی عزیز الدّین — 4 قاضی غلام محیّ الدّین — 5 قاضی فیروز الدّین

شجرہ Page No. 59 پر

قاضی حسّام الدّین مدفون راجوری — ❹ قاضی نذیر حسین راقم کے حقیقی ناناجان (شہید جہاد کشمیر 1947ء، نرینہ اولاد نہیں ہوئی) — ❸ قاضی سیف الدّین (شہید جہاد کشمیر 1947ء)

جسٹس محمد صدّیق فاروقی ❺ مدفون اسلام آباد (نرینہ اولاد نہیں ہوئی) — نسیم احمد فاروقی اسلام آباد — طارق حسن فاروقی اسلام آباد

ظہور احمد فاروقی یوکے — نوید احمد فاروقی — زین احمد فاروقی اسلام آباد — جرجیس فاروقی — سعد فاروقی (کینیڈا)

عمر ظہور یوکے — احمد ظہور — عبداللہ احمد فاروقی — حسن فاروقی — شایان — ہشام — فہد

حاجی بشیر احمد مدفون اسلام آباد — عبدالحمید (کوپرہ راجوری) — محمد سعید (کوپرہ راجوری) — عبدالعزیز (کوپرہ راجوری) — عبدالمجید — محمد رفیق — نیاز احمد (کوپرہ راجوری)

محمد ایّوب قریشی مدفون پلندری — محمد یونس فاروقی مدفون پلندری — محمد یوسف اسلام آباد — محمد ادریس فاروقی مدفون نیول انیکریج (اسلام آباد)

آصف ایّوب قریشی — عثمان ایّوب — عمر ایّوب — وقاص یوسف — علی یوسف

علی آصف — سعد آصف — احمد عمر قریشی — موسیٰ وقاص — احمد ادریس (کینیڈا) — ارسلان ادریس

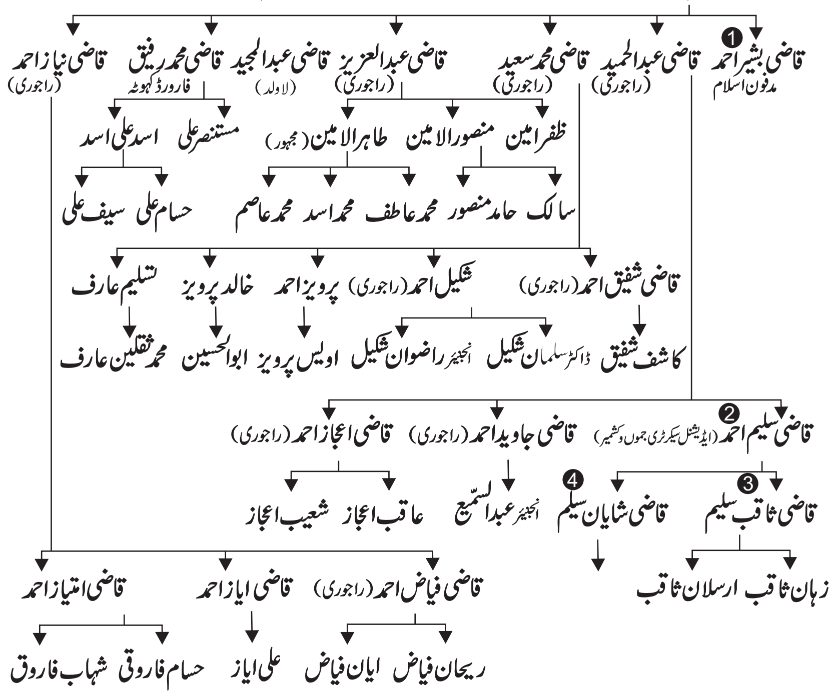
فضائل یونس — بلال یونس یوکے — حمزہ یونس — ابراہیم احمد — موسیٰ احمد فاروقی

محمد حاشر فضائل

❶ اوّلین مرتب شجرۂ نسب "فاروقی قریشی" ❷ مدفون خانقاہ "باباغلام شاہ بادشاہ" شاہدرہ شریف، راجوری۔ مقبوضہ کشمیر۔ ❸ ہیڈ ماسٹر (راجوری)

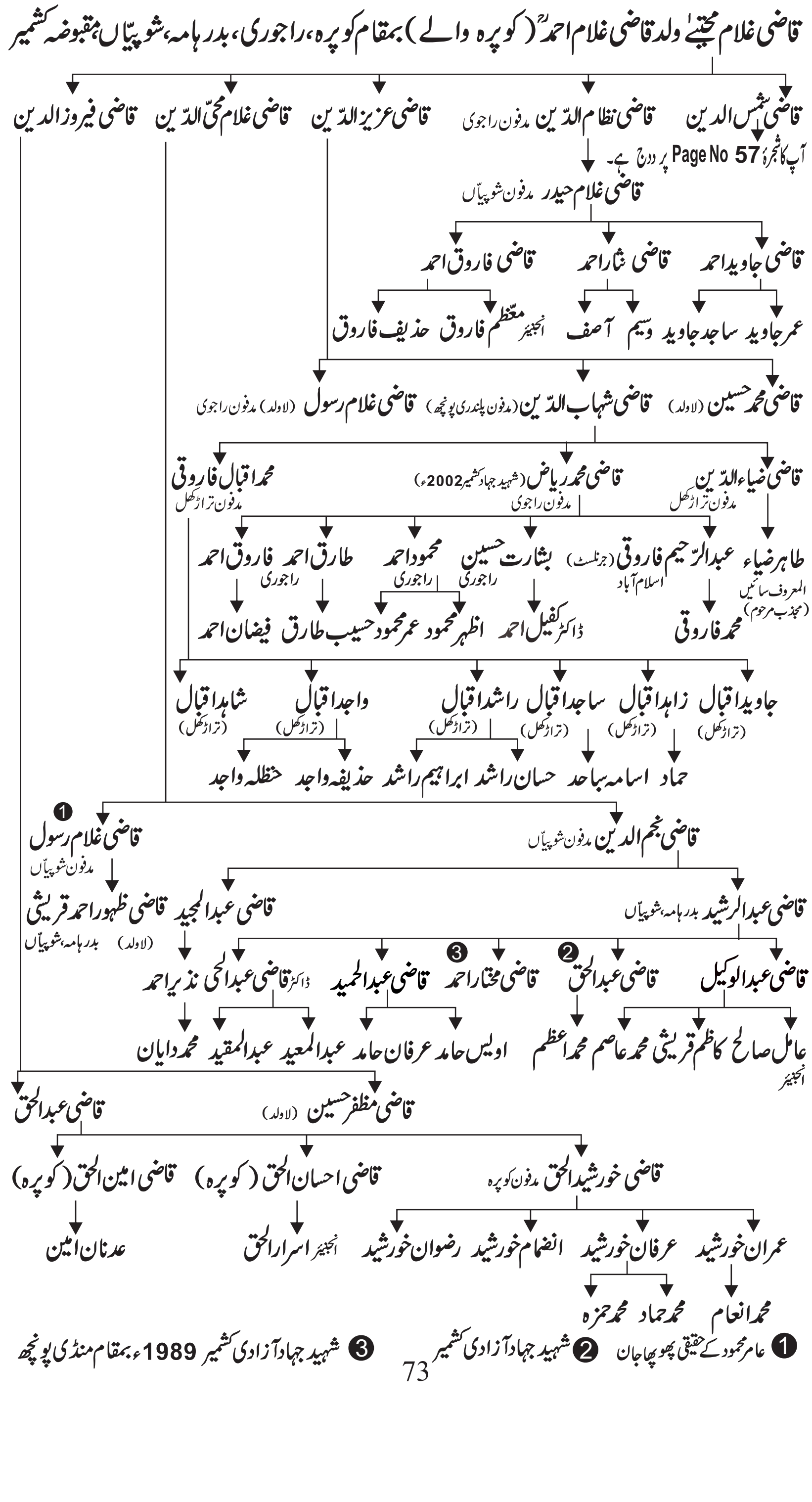
❹ SHO تھانہ سانبہ، مقبوضہ کشمیر، راقم کے حقیقی ناناجان۔ ❺ سابق جسٹس ہائی کورٹ آزاد کشمیر، سابق سیکرٹری قانون وچیف الیکشن کمشنر آزاد کشمیر۔

قاضی حسام الدین ولد قاضی شمس الدین (کوپرہ والے) بمقام کوپرہ، راجوری، مقبوضہ کشمیر



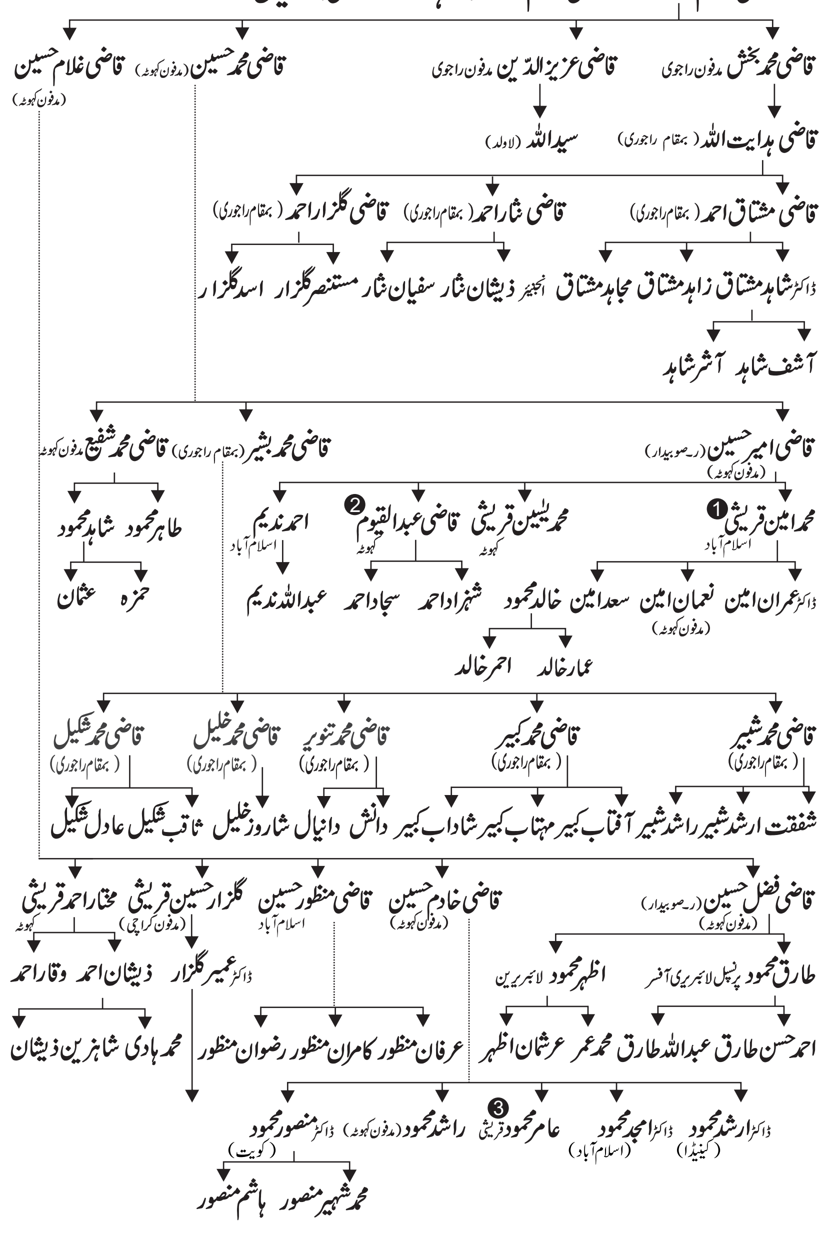
❶ آپ کا شجرہ Page No.57 پر درج ہے ❷ ایڈیشنل سیکرٹری جموں وکشمیر

❸ تحصیلدار ریونیو گورنمنٹ جموں وکشمیر ❹ ایکسائز انسپکٹر



1 عامر محمود کے حقیقی پھوپھا جان
2 شہید جہاد آزادی کشمیر
3 شہید جہاد آزادی کشمیر 1989ء بمقام منڈی پونچھ

② قاضی غلام مصطفےٰ ولد قاضی غلام احمدؒ (شاہدرہ، راجوری) بلیاں والے



❶ ریٹائرڈ ڈائیگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر ایجوکیشن اٹک ڈویژن ❷ سابق وائس چیئر مین بلدیہ کہوٹہ ❸ محقق و مرتبّ شجرۂ و کتاب ھذا

③ قاضی عبداللہ ولد قاضی غلام احمدؒ (بمقام گھوڑا، مجہور، راجوری) گھوڑا والے

- قاضی جلال الدین مدفون راجوی
  - نجم الدین (لاولد)
  - فضل حسین (شہید 1947ء بمقام شاہدرہ، راجوری)
- مولانا قاضی سراج الدین مدفون راجوی
  - امیر الدین (لاولد)
  - قاضی نظیر احمد مدفون راجوی
    - قاضی خورشید احمد (بمقام مجہور)
      - رمیز احمد
        - ریحان احمد
      - ارشمید احمد
        - سلطان احمد
        - نظارت حسین
    - قاضی شفیق احمد (بمقام مجہور)
      - فیضان شفیق
      - مہران شفیق
      - سفیان شفیق
  - محمد لطیف (لاولد)

④ قاضی اسد اللہ ولد قاضی غلام احمدؒ (بمقام جھبڑ، مجہور، راجوری) جھبڑ والے

- قاضی ثناءاللہ مدفون راجوی
  - قاضی محمد حسین (مدفون کوٹہ)
    - قاضی محمد حنیف قمر (کوٹہ)
      - عدنان حنیف
        - احمد عدنان
        - شہیر عدنان
      - احتشام حنیف
        - حذیفہ احتشام
    - محمد عزیز اختر (آسٹریلیا)
  - قاضی عبداللہ (بمقام مجہور)
    - قاضی کبیر احمد (بمقام مجہور)
      - اسرار کبیر
      - ابرار کبیر
    - قاضی نذیر (لاولد)
  - قاضی عبدالرشید (بمقام جھبڑ)
    - قاضی نسیم احمد (بمقام جھبڑ)
      - وسیم
      - توصیف نسیم
    - قاضی امین احمد (بمقام جھبڑ)
      - انعام امین
    - قاضی یاسین احمد (بمقام جھبڑ)
      - مدثر یاسین
      - سجاد یاسین
    - قاضی رفیق احمد (بمقام جھبڑ)
      - حسین رفیق
  - قاضی محمد حفیظ مدفون راجوی
    - قاضی محمد اقبال (بمقام مجہور)
      - ماہر اقبال
      - ماجد اقبال
    - قاضی محمد مشتاق (بمقام مجہور)
      - شاہد
      - قائد
    - قاضی اشتیاق احمد (بمقام مجہور)
      - شایان
      - رضوان
- قاضی فیروز الدین ❶ مدفون راجوی
  - قاضی محمد عالم (راجوری)
    - قاضی محمد افضل
      - ریحان افضل
    - قاضی محمد غیاث
      - عامر غیاث
  - قاضی عبدالرحمٰن (راجوری)
    - قاضی قدیر الرحمٰن ❷
      - محبوب الرحمٰن
    - قاضی ضیاء الرحمٰن ❸
      - زکی الرحمٰن
  - قاضی محمد بشیر (راجوری)
    - قاضی عتیق
    - قاضی حبیب
      - اعزاز سحر
      - شایان علی

❶ آپ کے پاس سترھواں صدی کے وسط میں جو شجرہ نسب ہمارے ایک جدامجد الشیخ قاضی محمد عالم قریشی نے پیر حسام الدین شاہ کی معاونت سے تحقیق و کاوش کے بعد مرتب کیا تھا ان کے پاس موجود ہے / تھا

❷ اسٹنٹ ڈائریکٹر گورنمنٹ جموں وکشمیر ❸ فنانشل ایڈوائیزر گورنمنٹ جموں وکشمیر

باب چہارم

* "قریشی فاروقی" خاندان کی عظیم خواتین کا تعارف
* بیٹیوں کے ذریعے جڑے ہوئے خاندان، خاندانی شجرے میں شامل صاحبزادیاں
* "قریشی فاروقی" خاندان میں کون کس کی بیٹی ہے؟

قریشی فاروقی خاندان کی عظیم خواتین کا تعارف بشکریہ: عبدالرحیم فاروقی

میرے خالہ زاد بھائی "عامر محمود" نے قریشی فاروقی نسبت سے تعلق رکھنے والی ان خواتین کے نام تلاش کرنے کی ذمہ داری مجھے سونپی جنھوں نے اس عظیم خاندان کو جنم دیا تا کہ نئی نسل کو اُن سے متعارف کروایا جائے۔

یہ کام انتہائی دشوار تھا اور میرے لئے چیلنج بھی، چنانچہ خاندان کی بزرگ خواتین اور حضرات جو ابھی حیات ہیں کی یادداشتوں سے معلومات حاصل کیں لیکن اپنی ان عظیم خواتین جنہوں نے ہمارے خاندان کو جنم دیا کہ نام مکمل معلوم نہ کر سکا۔ ان عظیم خواتین جن کے بارے میں معلومات مل سکیں اس کی ایک جھلک درج ذیل ہے جبکہ تفصیل الگ چارٹ میں درج ہے۔

حرمت بی: آپ نسباً فاروقی ہیں قاضی عبد اللہ ولد قاضی غلام احمد کی بیٹی اور قاضی شمس الدین ولد قاضی غلام مجتبےٰ کی اہلیہ ہیں آپ کے تین بیٹے قاضی حسام الدین، قاضی سیف الدین شہید (مدفون راجوری) قاضی نذیر حسین شہید (مرتب کتاب عامر محمود کے نانا جان) پیدا ہوئے جبکہ دوسری بیوی جن کا نام معلوم نہ ہو سکا اُنہیں بڑی اماں کے نام سے پکارا جاتا تھا ان کے بطن سے ایک بیٹی سرور بیگم، درہال والی پھوپھی ہیں۔

صاحب دے دی: آپ کا تعلق ٹنگ مرگ کے کشمیری خاندان سے ہے آپ قاضی نظام الدین ولد قاضی غلام مجتبےٰ کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے ایک بیٹا قاضی غلام حیدر اور تین بیٹیاں ہاجرہ، زینہ بیگم اور سید بیگم پیدا ہوئے۔ آپ بدر ہامہ، شوپیاں، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

عزیز بی بی: آپ قاضی عزیز الدین ولد قاضی غلام مجتبےٰ کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے تین بیٹے قاضی محمد حسین (آباد مقبوضہ کشمیر)، قاضی شہاب الدین (مدفون پلندری)، قاضی غلام رسول (لاولد) اور ایک بیٹی زبیدہ بیگم پیدا ہوئے۔ زبیدہ بیگم مرتب زیر نظر کتاب، عامر محمود کی حقیقی نانی جان ہیں۔

فاطمہ: آپ نسباً صدیقی ہیں (پورا درست نام معلوم نہیں ہو سکا) قاضی بقا محمد ولد قاضی پیر بخش کی بہن اور قاضی غلام مصطفےٰ ولد قاضی غلام احمدؒ کی اہلیہ ہیں آپ کے 4 بیٹے قاضی محمد بخش (مدفون راجوری)، قاضی عزیز الدین (مدفون راجوری)، قاضی محمد حسین (مدفون کہوٹہ، قاضی عبدالقیوم کے دادا جان۔۔۔)، قاضی غلام حسین (مدفون کہوٹہ، عامر محمود کے دادا جان ...) اور ایک بیٹی زینب بیگم (زوجہ قاضی غلام محی الدین، حقیقی دادی جان قاضی ظہور احمد، شوپیاں، مقبوضہ کشمیر کی) ہیں۔ قارئین کرام کی دلچسپی کی خاطر یہ بات

ضبط تحریر میں لائی جا رہی ہے کہ قاضی غلام مصطفٰے ولد قاضی غلام احمدؒ کی اہلیہ قاضی بقا محمد کی بہن اور میجر قاضی محمد دین، قاضی قمر الدین (مشتاق احمد قریشی، سانگھر، کے والد جان) قاضی شمس الدین اور قاضی عزیز الدین کی پھوپھی جان ہیں۔

زینب بیگم: آپ نسبًا فاروقی ہیں قاضی غلام مصطفٰے ولد غلام احمد کی بیٹی اور قاضی غلام محی الدین ولد قاضی مجتبٰے کی بیوی ہیں آپ کا ایک بیٹا قاضی غلام رسول اور ایک بیٹی ہاجرہ بیگم (ہاجرہ بیگم کی شادی غلام محمد شاہ سے ہوئی تھی آپ مقبوضہ کشمیر کے وزیر محکمہ جنگلات بھی رہے عم شاہ کے نام سے مشہور تھے آپ کا ایک بیٹا نذیر احمد شاہ اور ایک بیٹی نسمیہ ہیں آپ کے فرزندان ارجمند میں ارشد نذیر شاہ (ComputerEng.) اور دوسرے بیٹے انس نذیر شاہ (بزنس مین) ہیں جو کہ آجکل دوبئی میں سیٹل ہیں جبکہ قاضی غلام محی الدین کی دوسری بیوی سے قاضی نجم الدین پیدا ہوئے آپ بدر ہامہ، شوپیاں، مقبوضہ کشمیر میں سکونت پذیر ہیں۔

برکت بی: آپ بے کے نام مشہور ہیں آپ کی پہلی شادی قاضی محمد بخش ولد قاضی غلام مصطفٰے سے ہوئی جن سے ان کا ایک بیٹا قاضی ہدایت اللہ اور ایک بیٹی زینتو بی ہے۔ (قاضی محمد بخش مرتب زیرِ نظر کتاب، عامر محمود کے حقیقی دادا جان قاضی غلام حسین کے بڑے بھائی ہیں)۔ قاضی محمد بخش کی وفات کے بعد برکت بی کی دوسری شادی قاضی فیروز الدین ولد قاضی غلام مجتبٰے سے ہوئی جس سے آپ کے دو بیٹے قاضی مظفر حسین (لاولد)، قاضی عبدالحق اور دو بیٹیاں ظہرہ بیگم اور خورشید بیگم ہیں آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

مصاب بی: آپ نسبًا فاروقی ہیں قاضی اسد اللہ ولد قاضی غلام احمد کی بیٹی ہیں اور قاضی جلال الدین ولد قاضی عبداللہ کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے نجم الدین (لاولد)، فضل حسین (شہید 1947ء بمقام شاہدرہ، راجوری) ایک بیٹی ارشہ بیگم ہیں آپ ضلع راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

حسن بی: آپ نسبًا فاروقی ہیں قاضی اسد اللہ ولد قاضی غلام احمد کی بیٹی ہیں اور قاضی سراج الدین ولد قاضی عبداللہ کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے تین بیٹے امیر الدین (لاولد)، نظیر احمد، محمد لطیف (لاولد) اور تین بیٹیاں فاطمہ (والدہ رضیہ اختر، گلشن آباد)، ہاجرہ (والدہ گلزار، لاہور) اور حمیدہ ہیں۔ آپ بمقام مجہور، ضلع راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

خورشید بیگم: آپ قاضی فیروز الدین ولد قاضی اسد اللہ کی اہلیہ ہیں آپ کے تین بیٹے محمد عالم، عبدالرحمٰن، محمد بشیر اور دو بیٹیاں منزہ بیگم اور نذیر بیگم ہیں آپ بمقام مجہور، راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

زینب بیگم عرف زیبو بیگم: آپ قاضی ثنا اللہ ولد قاضی اسد اللہ کی اہلیہ ہیں آپ کے چار بیٹے قاضی محمد حسین (مدفون کہوٹہ، پاکستان)، قاضی عبداللہ، قاضی عبدالرّشید، قاضی محمد حفیظ (آباد مقبوضہ کشمیر) اور چار بیٹیاں مبارک بیگم (زوجہ خادم حسین ، والد بشیر احمد ، بھروٹ ، مقبوضہ کشمیر) ، زینب بیگم (زوجہ قاضی صوبیدار لال حسین ، والدہ قاضی اختر ، رسول نگر، پاکستان)، سید بیگم (زوجہ قاضی محمد حسین ، والد قدوس، درہال، مقبوضہ کشمیر) اور تاج بیگم (زوجہ محمد عالم، والدہ محمد صادق قریشی، لاہور، پاکستان) ہیں۔

منیرہ بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی فیروز الدین کی بیٹی اور قاضی عبداللہ ولد قاضی ثنا اللہ کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے کبیر احمد، نزیر احمد 5 بیٹیاں غلام فاطمہ، سکینہ، آسیہ، ممتاز، سعیدیہ بیگم ہیں راجوری میں مقیم ہیں

نذیر بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی فیروز الدین کی بیٹی اور قاضی عبدالرشید ولد ثنا اللہ کی بیوی ہیں آپ کے چار بیٹے اور 5 بیٹیاں رقیہ بیگم، قمر بیگم، خزینہ بیگم، رضیہ بیگم اور سفینہ کوثر ہیں۔ راجوری میں مقیم ہیں۔

حاجرہ بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں اور قاضی محمد حفیظ ولد قاضی ثنا اللہ کی اہلیہ ہیں آپ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی شبیہ کوثر ہے آپ بمقام جھبڑ، مجھور، راجوری، مقبوضہ کشمیر میں سکونت پذیر ہیں۔

زینہ بیگم: "زین آپا" نسبً فاروقی ہیں آپ قاضی نظام الدین، شوپیاں، مقبوضہ کشمیر کی دختر ہیں اور قاضی غلام حیدر کی ہمشیرہ ہیں آپ کی دو ہمشیرگان ہاجرہ اور سید بیگم (سیدو) ہیں آپ قاضی حسام الدین ولد شمس الدین کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے ایک بیٹا حاجی بشیر احمد قریشی پردسی (پاکستان) پیدا ہوئے۔

غلام فاطمہ: آپ ریاست پونچھ، کشمیر کے ہاشمی خاندان سے اور محمد منظور ہاشمی (فارورڈ کہوٹہ) کی ہمشیرہ اور قاضی حسام الدین کی دوسری بیوی ہیں آپ کے چھ بیٹے قاضی عبدالحمید، قاضی محمد سعید، عبدالعزیز، قاضی محمد رفیق، قاضی عبدالمجید، قاضی نیاز احمد، اور ایک بیٹی اقبال بانو پیدا ہوئے آپ راجوری میں مقیم ہیں۔

ممتاز بیگم: آپ کا تعلق ریاست پونچھ، تتہ پانی، آزاد کشمیر کے قاضی خاندان سے ہے آپ ریاست پونچھ پولیس کے سربراہ قاضی فقر احمد کے بیٹے، ممتاز علمی، ادبی شخصیت اور نامور شاعر قاضی سید احمد کی بیٹی ہیں آپ سابق ممبر ضلع کونسل پونچھ قاضی بشیر احمد، میجر خورشید احمد ستارہ جرات اور حکومت آزاد جموں وکشمیر کے سابق سیکرٹری (ر) قاضی محمد لطیف کی ہمشیرہ ہیں آپ قاضی سیف الدین (شہید جہاد کشمیر 1947) کی اہلیہ ہیں آپ کے تین بیٹے جسٹس (ر) محمد صدیق فاروقی، نسیم احمد فاروقی، طارق حسن فاروقی اور ایک بیٹی قمر نساء زوجہ قاضی اختر (تتہ پانی، کشمیر) پیدا ہوئے راجوری کے لوگ آج بھی قاضی سیف الدین کو ایک ولی مانتے ہیں۔

زبیدہ بیگم : آپ نسبً فاروقی ہیں آپ قاضی عزیز الدین ولد قاضی غلام مجتبےٰ کی بیٹی اور قاضی شہاب الدین کی بہن ہیں آپ قاضی نذیر حسین شہید،SHO تھانہ سانبہ،ضلع جموں،مقبوضہ کشمیر، ولدقاضی شمس الدین کی اہلیہ ہیں آپ کی 7 بیٹیاں منور بیگم زوجہ قاضی ضیاء الدین ولدقاضی شہاب الدین ، خورشیدہ بیگم زوجہ قاضی محمد ریاض الدین[1] ولد قاضی محمد عزیز الدین ، وزیر بیگم زوجہ قاضی محمد ریاض شہید ولدقاضی شہاب الدین،رضیہ بیگم زوجہ منظور حسین شہید، رسول نگر ،سکینہ بیگم زوجہ قاضی فضل حسین ، نسیمہ بیگم (اللہ ان کے درجات مزید بلند کرے) زوجہ قاضی خادم حسین اور خزینہ بیگم زوجہ قاضی محمد حنیف ہیں زبیدہ بیگم زوجہ نذیر حسین شہید،راقم زیرنظر کتاب عامر محمود قریشی کی حقیقی نانی جان اور نا نا جان ہیں آپ 3رمضان المبارک 13 جنوری 1997 کو وفات پا گئیں۔

گلزار بیگم : آپ نسبً فاروقی ہیں آپ قاضی محمد حسین ولد قاضی عزیز الدین کی اکلوتی بیٹی ہیں اور بشیر احمد قریشی ولد قاضی حسام الدین کی اہلیہ ہیں۔آپ کے بطن سے چار بیٹے محمد ایوب قریشی،محمد یونس فاروقی، محمد یوسف فاروقی،محمد ادریس فاروقی اور ایک بیٹی شمس انساء زوجہ عبدالرّحیم فاروقی پیدا ہوئے۔

ظہرہ بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں آپ قاضی فروز الدین ولد غلام مجتبےٰ کی بیٹی ہیں اور قاضی عبدالحمید ولد قاضی حسام الدین کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے تین بیٹے سلیم احمد (اڈیشنل سیکرٹری جموں وکشمیر)،جاوید احمد، اعجاز احمد اور تین بیٹیاں پروین،زاہدہ اور نگینہ ہیں۔آپ کوپرہ،ضلع راجوری،مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

عظمت قریشی : آپ نسبً صدیقی ہیں اور میجر (ر) قاضی محمد دین کی بیٹی ،آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری ،وائس چانسلر مظفر آباد یونیورسٹی،آزاد کشمیر،خلیل احمد قریشی کی ہمشیرہ اور عدالت عالیہ آزاد جموں وکشمیر،جسٹس (ر) محمد صدیق فاروقی کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے 5 بیٹیاں ڈاکٹر ثوبیہ،مصباح فاروقی ،ڈاکٹر نائلہ،کنول فاروقی اور ثناء فاروقی ہیں آپ اسلام آباد، پاکستان میں مقیم ہیں

عظمت بیگم: آپ ریاست پونچھ، تتہ پانی کے قاضی خاندان سے ہیں آپ نسیم احمد فاروقی کی اہلیہ ہیں آپ کے تین بیٹے ظہور احمد فاروقی ،نوید احمد فاروقی ،زین احمد فاروقی اور ایک بیٹی صباء نسیم فاروقی ( ) ہے۔

البنیس طارق: آپ کشمیر کے وانی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور طارق حسن فاروقی کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے جرجیس فاروقی اور سعد فاروقی پیدا ہوئے آپ اسلام آباد میں سٹیل ہیں۔

[1] قاضی محمد ریاض الدین کے دو بیٹے اخلاق احمد قریشی ، اشفاق احمد قریشی اور 5 بیٹیاں صفیہ بیگم، رفیہ امین زوجہ محمد امین قریشی ، عابدہ بیگم زوجہ محمود احمد قریشی ،نسرین زوجہ جمیل احمد، شیم زوجہ ریاض احمد ہیں۔

انور بی: آپ نسبً صدیقی ہیں قاضی عبدالرحمٰن (مدفون کہوٹہ) ولد قاضی غلام مصطفیٰ (بھنگائی، راجوری) کی ہمشیرہ ہیں آپ کی پہلی شادی قاضی محمد حسین ولد قاضی عزیز الدین (کوپرہ، راجوری) سے ہوئی آپ کے بطن سے ایک بیٹی گلزار بیگم کی پیدائش کے بعد قاضی محمد حسین وفات پا گئے جن کے بعد ان کے چھوٹے بھائی قاضی شہاب الدین (اللہ تعالیٰ ان کے درجات مزید بلند کرے) کی انور بی سے شادی ہوئی جہاں آپ کے بطن سے تین بیٹے قاضی ضیاء الدین، قاضی ریاض الدین شہید، قاضی محمد اقبال فاروقی اور تین بیٹیاں صفیہ بیگم (زوجہ قاضی امیر حسین، مدفون کہوٹہ) رقیہ بیگم (زوجہ قاضی بشیر احمد، راولاکوٹ، آزاد کشمیر) اور نذیر بیگم (زوجہ قاضی عبدالحق، راجوری) ہیں۔

منور بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی نذیر حسین شہید ولد قاضی عزیز الدین کی بیٹی ہیں اور قاضی ضیاء الدین ولد قاضی شہاب الدین کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے سات بیٹیاں محمودہ بیگم، زبیدہ بیگم، جمیلہ بیگم (زوجہ قاضی محمد فاروق، راالاکوٹ)، بلقس بیگم، رضوانہ بیگم (زوجہ ظفر محمود، تراڑکھل)، شاہدہ بیگم (زوجہ محمد عالم،)، رخسانہ بیگم (محمد امین ہاشمی، فاروڈ کہوٹہ) اور ایک بیٹا طاہر ضیاء فاروقی پیدا ہوئے آپ تراڑکھل میں مقیم ہیں۔

وزیر بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی نذیر حسین شہید ولد قاضی عزیز الدین کی بیٹی ہیں اور قاضی محمد ریاض شہید ولد قاضی شہاب الدین کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے ایک بیٹا عبدالرحیم فاروقی ہے۔

زینب بیگم: آپ قاضی عزیز الدین (بھروٹ، راجوری) کی بیٹی ہیں اور قاضی محمد ریاض شہید ولد قاضی شہاب الدین کی دوسری اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے چار بیٹے بشارت حسین، محمود احمد، طارق احمد، فاروق احمد اور تین بیٹیاں ثریا، رفیہ اور شاہین ہیں آپ کوپرہ، راجوری، مقبوضہ کشمیر میں رہائش پذیر ہیں۔

سکینہ بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی نذیر حسین شہید ولد قاضی عزیز الدین کی بیٹی اور قاضی فضل حسین ولد قاضی غلام حسین کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے طارق محمود، اظہر محمود اور دو بیٹیاں روبینہ اور ثمینہ ہیں۔

نسیمہ بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی نذیر حسین شہید (SHO) ولد قاضی عزیز الدین کی بیٹی اور قاضی خادم حسین ولد قاضی غلام حسین کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے 5 بیٹے ڈاکٹر ارشد محمود، ڈاکٹر امجد محمود، عامر محمود، راشد محمود، ڈاکٹر منصور محمواور چار بیٹیاں انجم (زوجہ اشفاق احمد قریشی) عاصمہ (زوجہ قاضی ذوالفقار علی)، صائمہ (زوجہ قاضی طارق منظور) اور صاعقہ (زوجہ آصف) ہیں آپ کہوٹہ، اسلام آباد میں سکونت پزیر ہیں۔ آپ 27 فروری 1996ء بروز منگل کو 46 سال کی عمر میں انتقال کر گئیں آپ کہوٹہ میں مدفون ہیں۔

خزینہ بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی نذیر حسین شہید ولد قاضی عزیز الدین کی بیٹی ہیں اور قاضی محمد حنیف ولد قاضی محمد حسین (مدفون کہوٹہ) کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے عدنان حنیف، احتشام حنیف اور دو بیٹیاں آصفہ (زوجہ قاضی مبشر حمید قریشی، گلشن آباد، راولپنڈی) اور ارم (زوجہ طارق محمود قاضی ولد قاضی مظفر حسین، گوجرانوالہ) ہیں آپ کہوٹہ، پاکستان میں آباد ہیں۔

ظہورہ بیگم: آپ نسبً صدیقی اور نصیر احمد قریشی کی بیٹی ہیں آپ کا تعلق پونچھ سے ہے آپ محمد اقبال فاروقی ولد قاضی شہاب الدین کی اہلیہ ہیں۔ آپ کے بطن سے ایک بیٹا جاوید اقبال اور ایک بیٹی نصرت عالیہ ہیں۔

نثار بیگم: آپ نور حسین (بھروٹ، راجوری) کی بیٹی قاضی محمد زمان، لاہور کی بہن اور محمد اقبال فاروقی کی دوسری بیوی ہیں آپکے 5 بیٹے زاہد اقبال، ساجد اقبال، راشد اقبال، واجد اقبال، شاہد اقبال اور ایک بیٹی صائمہ اقبال ہیں آپ تراڑکھل، آزاد کشمیر میں آباد ہیں۔

اقبال بانو: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی حسام الدین کی بیٹی ہیں اور قاضی غلام حیدر کی اہلیہ ہیں آپ کے تین بیٹے جاوید احمد، نثار احمد، فاروق احمد اور ایک بیٹی قمر نساء ہے۔ آپ بدر ہامہ، شوپیاں میں آباد ہیں۔

عائشہ بیگم: آپ قاضی عزیز الدین، بھروٹ، راجوری کی بیٹی اور قاضی ہدایت اللہ ولد قاضی محمد بخش کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے تین بیٹے قاضی مشتاق احمد، قاضی نثار احمد، قاضی گلزار احمد اور دو بیٹیاں مختار بیگم اور سعیدہ بیگم ہیں۔ آپ بمقام راجوری، مقبوضہ کشمیر میں رہائش پذیر ہیں۔

شاہ مالی بیگم: آپ کا درست نام معلوم نہ ہوسکا آپ کو شاہ مالی کے نام سے پکارا جاتا تھا آپ قاضی محمد حسین ولد قاضی غلام مصطفٰے کی پہلی بیوی ہیں آپ کے بطن سے تین بیٹے قاضی امیر حسین (کہوٹہ)، قاضی محمد بشیر (راجوری) قاضی محمد شفیع (کہوٹہ) اور دو بیٹیاں رحمت بیگم (زوجہ قاضی محمد حسین، اللہ تعالٰی ان کے درجات مزید بلند کرے) اور زنیب بیگم (زوجہ قاضی نذیر حسین، والدہ اشتیاق، لاہور) ہیں۔

فرخندہ بیگم: آپ کشمیر کے میر خاندان سے اور قاضی محمد حسین کی دوسری بیوی تھیں آپ کہوٹہ میں مدفون ہیں

صاحب جان: آپ قاضی غلام حسین ولد قاضی غلام مصطفٰے کی اہلیہ ہیں آپ کے 5 بیٹے قاضی فضل حسین، قاضی خادم حسین، قاضی منظور حسین، گلزار حسین قریشی، مختار احمد قریشی اور دو بیٹیاں فاطمہ بیگم (زوجہ قاضی غلام رسول، والدہ قاضی ظہور احمد، بدر ہامہ شوپیاں) اور کلیماں بیگم (زوجہ قاضی محمد شفیع ولد قاضی محمد حسین کہوٹہ) ہیں۔ صاحب جان، عامر محمود مرتب کتاب ھذا کی حقیقی دادی جان ہیں۔

قارئین کرام کی دلچسپی کی خاطر یہ بات ضبط تحریر میں لائی جارہی ہے شاہ مالی زوجہ قاضی محمد حسین، صاحب جان زوجہ قاضی غلام حسین ،زنیب زوجہ قاضی ثنا اللہ اور خورشید بیگم زوجہ قاضی فروز الدین ، چاروں خواتین کشمیر کے مشہور و معروف مذہبی وسیاسی خاندان" میر "سے اور آپس میں سگی بہنیں تھیں۔

صفیہ بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی شہاب الدین کی بیٹی ہیں اور قاضی امیر حسین ولد قاضی محمد حسین کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے چار بیٹے محمد امین قریشی، محمد یٰسین قریشی، قاضی عبدالقیوم، احمد ندیم قاضی اور دو بیٹیاں سکندر(زوجہ محمد ایوب قریشی، اسلام آباد)، مسرت(زوجہ محمد ادریس فاروقی، اسلام آباد) ہیں۔

فاطمہ بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی غلام حسین کی بیٹی اور قاضی غلام رسول ولد قاضی غلام محی الدین کی اہلیہ ہیں آپ کا ایک بیٹا ظہور احمد قریشی اور تین بیٹیاں محمودہ، مقصودہ اور شمس انساء ہیں قاضی غلام رسول بطور ٹیچر کہوٹہ سکول(پاکستان) میں خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ان کے فرزند قاضی ظہور احمد قریشی بدرہامہ شوپیاں، سری نگر، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔فاطمہ بیگم، عامر محمود کی حقیقی پھوپھی جان ہیں

کلیماں بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی غلام حسین کی بیٹی اور قاضی محمد شفیع ولد قاضی محمد حسین کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے طاہر محمود، شاہد محمود اور دو بیٹیاں فوزیہ اور شازیہ ہیں آپ کہوٹہ میں مقیم ہیں۔

پروین گلزار: آپ قاضی منظور حسین شہید(بھروٹ) کی بیٹی اور قاضی گلزار حسین ولد قاضی غلام حسین کی اہلیہ ہیں آپ کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں سمیرا ( )اورحمیرہ ( ) ہیں۔آپ کراچی میں مقیم ہیں۔

محمودہ بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی ضیاء الدین ولد قاضی شہاب الدین کی بیٹی ہیں اور منظور حسین ولد قاضی غلام حسین ،مدفون کہوٹہ، کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے تین بیٹے عرفان منظور، کامران منظور، رضوان منظور اور تیں بیٹیاں عنبرین، مہرین( )اور عظمیٰ منظور ہیں آپ اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں۔

بلقیس بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی ضیاءالدین ولد قاضی شہاب الدین کی بیٹی ہیں اور مختار احمد قریشی ولد قاضی غلام حسین (کہوٹہ) کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے ذیشان احمد، وقار احمد اور تین بیٹیاں ثوبیہ مختار، صباء عدنان زوجہ عدنان حنیف(یوکے) اوثانیہ زوجہ یاسر ندیم ہیں آپ کہوٹہ میں رہائش پذیر ہیں۔

زاہدہ بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی ضیاء الدین ولد قاضی شہاب الدین کی بیٹی ہیں اور محمد یونس فاروقی ولد حاجی بشیر احمد، مدفون پلندری، کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے تین بیٹے فضائل یونس، بلال یونس، حمزہ یونس اور دو بیٹیاں کلثوم(زوجہ بدر)اوراسما(زوجہ راشد) ہیں آپ اسلام آباد میں مقیم ہیں

رحمت بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں آپ قاضی محمد حسین کی بیٹی، قاضی امیر حسین کی بہن اور قاضی محمد حسین ولد قاضی ثناءاللہ (جھبڑ، راجوری) کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے قاضی محمد حنیف، قاضی عزیز اختر اور دو بیٹیاں شریف بیگم (زوجہ قاضی مظفر حسین، گوجرانوالہ) اور رضیہ بیگم (زوجہ قاضی محمد یسینٰ، کہوٹہ) ہیں۔

مختار بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی ہدایت اللہ ولد قاضی محمد بخش کی بیٹی اور مولانا قاضی عبدالرحمٰن کی بیوی ہیں آپ کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں مبینہ کوثر، سلیمہ کوثر، حسینہ کوثر، سمینہ کوثر ہیں آپ جھبڑ، راجوری مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

فوزیہ تبسم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی بشارت حسین ولد قاضی محمد ریاض کی بیٹی اور قاضی ضیاء الرحمٰن ولد عبدالرحمٰن کی اہلیہ ہیں آپ کا ایک بیٹا ذکی الرحمان و ایک بیٹی زارا الرحمان ہیں آپ راجوری میں آباد ہیں۔

رفیہ امین قریشی: آپ نسبً صدیقی ہیں، قاضی محمد ریاض الدین (راولپنڈی) کی بیٹی اور محمد امین قریشی ولد قاضی امیر حسین کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے تین بیٹے ڈاکٹر عمران امین، نعمان امین، سعد امین اور ایک بیٹی فرح (زوجہ ہارون، اسلام آباد) ہیں آپ اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں۔

پروین ندیم: آپ کا تعلق بروٹ، راجوری حال گوجرانوالہ کے قاضی خاندان سے ہے آپ قاضی عبداللطیف کی بیٹی اور احمد ندیم قاضی ولد قاضی امیر حسین قریشی کی اہلیہ ہیں۔ آپ کہوٹہ میں آباد ہیں۔

لبنیٰ ندیم: آپ قاضی عبدالروف کی بیٹی اور قاضی اسحاق (کہوٹہ) کی بہن ہیں اور احمد ندیم قاضی کی دوسری بیوی ہیں آپ کا ایک بیٹا عبداللہ ندیم اور دو بیٹیاں مریم ندیم اور آمنہ ندیم ہیں آپ اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

رضیہ بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی محمد حسین (مدفون کہوٹہ) ولد قاضی ثنااللہ کی بیٹی اور محمد یاسین قریشیؒ ولد امیر حسین قریشی کی اہلیہ ہیں آپ کا ایک بیٹا خالد محمود اور دو بیٹیاں نورین (زوجہ زید محمود قاضی، گوجرانوالہ) اور حنا یاسین زوجہ محمد وسیم عباسی ہیں آپ کہوٹہ میں آباد ہیں۔

نسیم بیگم: آپ نسبً صدیقی ہیں حاجی بشیر احمد صدیقی (راولاکوٹ، آزاد کشمیر) کی بیٹی اور قاضی عبدالقیوم (سابق وائس چیرمین بلدیہ کہوٹہ) ولد قاضی امیر حسین قریشی کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے شہزاد احمد، سجاد احمد اور دو بیٹیاں مہوش عبدالقیوم اور حرا عبدالقیوم ہیں آپ کہوٹہ میں آباد ہیں۔

تازیب بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی مظفر حسین ولد قاضی فیروز الدین کی بیٹی اور قاضی عبدالعزیز ولد قاضی حسام الدین کی اہلیہ ہیں آپ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی جمیلہ بیگم ہے آپ راجوری میں مقیم ہیں۔

نسیم بیگم: آپ کا تعلق ریاست پونچھ کے ہاشمی خاندان سے ہے آپ غلام غوث ہاشمی کی بیٹی ہیں اور قاضی محمد رفیق ولد قاضی حسام الدین کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے مستنصر علی، اسد علی اسد اور ایک بیٹی بشرہ بتول ہیں آپ فاروڈز کہوٹہ، آزاد کشمیر میں آباد ہیں۔

نعیمہ بیگم: آپ کا تعلق پونچھ کے قریشی خاندان سے ہے آپ قاضی محمد رفیق کی دوسری بیوی ہیں۔

ثریا بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی محمد ریاض شہید کی بیٹی اور قاضی نیاز احمد ولد قاضی حسام الدین کی اہلیہ ہیں آپ کے تین بیٹے قاضی فیاض احمد، قاضی ایاز احمد اور قاضی امتیاز احمد ہیں آپ راجوری میں آباد ہیں۔

رفیہ بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی محمد ریاض شہید ولد قاضی شہاب الدین کی بیٹی اور قاضی مشتاق احمد ولد قاضی ہدایت اللہ کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے تین بیٹے ڈاکٹر شاہد مشتاق، زاہد مشتاق، مجاہد مشتاق اور ایک بیٹی ڈاکٹر صبا مشتاق ہیں آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

شاہین قریشی: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی محمد ریاض شہید کی بیٹی اور قاضی گلزار احمد کی اہلیہ ہے آپ کے دو بیٹے مستنصر گلزار، اسد گلزار اور تین بیٹیاں صومیہ گلزار، تانیہ گلزار، ثانیہ گلزار ہیں آپ راجوری میں مقیم ہیں۔

زاہدہ بیگم: آپ کا تعلق بروٹ کے قاضی خاندان سے ہے آپ قاضی نثار احمد ولد قاضی ہدایت اللہ کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے ذیشان، سفیان اور ایک بیٹی طیبہ نثار ہیں آپ بلیاں، راجوری میں آباد ہیں۔

ڈاکٹر نبیلہ فاروقی: آپ نسبً فاروقی ہیں محمد ایوب قریشی ولد حاجی بشیر احمد کی بیٹی اور ظہور احمد فاروقی ولد نسیم احمد فاروقی کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے عمر ظہور، احمد ظہور اور ایک بیٹی عایشہ ہیں آپ لنڈن میں مقیم ہیں

حمیرہ قریشی: آپ نسبً فاروقی ہیں محمد ایوب قریشی ولد حاجی بشیر احمد کی بیٹی اور خالد محمود قریشی ولد محمد یاسین قریشی کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے عمار خالد، احمر خالد اور ایک بیٹی جنّا ہے آپ لنڈن میں مقیم ہیں۔

ثمینہ فاروقی: آپ قاضی محمد اختر، ہجرہ، آزاد کشمیر کی بیٹی اور نوید احمد فاروقی ولد نسیم احمد فاروقی، اسلام آباد کی بیوی ہیں آپ کے دو بیٹے عبداللہ احمد فاروقی، حسن احمد فاروقی اور ایک بیٹی فاطمہ فاروقی ہیں۔

سکندر بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی امیر حسین کی بیٹی اور محمد ایوب قریشی کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے تین بیٹے آصف، عثمان، عمر ایوب اور دو بیٹیاں ل نبیلہ اور حمیرہ ہیں آپ اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

مسرت بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی امیر حسین کی بیٹی اور محمد ادریس فاروقی کی بیوی ہیں آپ کے دو بیٹے احمد ادریس، ارسلان ادریس اور ایک بیٹی سعدیہ زوجہ جنید خان ہیں آپ اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

شاہدہ بیگم: آپ نسبً صدیقی ہیں حاجی بشیر احمد صدیقی، راولاکوٹ، کی بیٹی اور محمد یوسف ولد حاجی بشیر احمد کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے وقاص، علی یوسف اور ایک بیٹی سارہ یوسف ہیں آپ اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

نورین آصف : آپ کا تعلق مغل خاندان سے ہے آپ آصف ایوب قریشی ولد محمد ایوب قریشی کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے علی آصف اور سعد آصف ہیں آپ اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

قراۃ العین قریشی : آپ نسبً صدیقی ہیں ظفر قریشی کی بیٹی اور فضائل یونس فاروقی کی اہلیہ ہیں آپ کو عینی کے نام سے پکارا جاتا ہے آپ کا ایک بیٹا محمد حاشر اور دو بیٹیاں اریبا فضائل اور ایلیہ فضائل ہیں آپ اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

قراۃ العین : آپ ریاسی، جموں کے ملک خاندان سے تعلق رکھتی ہیں آپ بریسٹر ڈاکٹر اکبر علی ملک کی بیٹی ہیں اور عمر ایوب قریشی ولد محمد ایوب قریشی کی اہلیہ ہیں آپ کا ایک بیٹا احمد عمر اور ایک بیٹی امل عمر قریشی ہے۔

شگفتہ خان: آپ نسبً سدوزئی ہیں سردار محمد اسلم تھوراڑ، پونچھ آزاد کشمیر کی بیٹی ہیں اور احمد ادریس فاروقی کی اہلیہ ہیں۔ آپ کے دو بیٹے ابراہیم احمد، موسیٰ احمد اور ایک بیٹی زارا احمد ہے آپ کینیڈا میں مقیم ہیں۔

سعدیہ قریشی: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی ہدایت اللہ کی بیٹی اور قاضی سلیم احمد، ایڈیشنل سیکرٹری جموں وکشمیر ولد قاضی عبدالحمید کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے ثاقب سلیم، شایان سلیم اور دو بیٹیاں شازیہ اور شافیہ ہیں۔

زاہدہ بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی عبدالحمید ولد قاضی حسام الدین کی بیٹی اور جاوید احمد ولد قاضی غلام حیدر کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے ہیں آپ شوپیاں، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

کنیزہ بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی عبدالحق کی بیٹی اور قاضی جاوید ولد قاضی عبدالحمید کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے ایک بیٹا اور تین بیٹیاں رابعہ، رُبّیہ اور عالیہ ہیں آپ کوپرہ، راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

بشرہ قریشی : آپ نسبً قریشی ہیں، مولانا غلام حیدر، عباس پور آزاد کشمیر کے خاندان سے اور اسد علی ولد قاضی محمد رفیق کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے حسام علی، سیف علی اور دو بیٹیاں عائشہ اسد اور فاطمہ اسد ہیں آپ فارورڈ کہوٹہ اور نیول انیکریج اسلام آباد میں رہائش پزیر ہیں۔

شازیہ قریشی : آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی سلیم احمد، ایڈیشنل سیکرٹری جموں وکشمیر کی بیٹی اور قاضی ایاز احمد کی اہلیہ ہیں آپ کا ایک بیٹا علی ایاز اور ایک بیٹی اُمامہ ایاز ہے آپ راجوری میں آباد ہیں۔

ڈاکٹر شافیہ قریشی : آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی سلیم احمد، ایڈیشنل سیکرٹری جموں و کشمیر کی بیٹی اور قاضی ڈاکٹر شاہد مشتاق ولد قاضی مشتاق احمد کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے ہیں آپ راجوری میں آباد ہیں۔

نذیر بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی شہاب الدین کی بیٹی اور قاضی عبد الحق ولد قاضی فروز الدین کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے تین بیٹے خورشید الحق، احسان الحق، امین الحق اور چار بیٹیاں منزہ بیگم زوجہ قاضی ظہور احمد قریشی، کنیز بیگم، سلیمہ کوثر اور سفینہ کوثر ہیں آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

خزنیہ قریشی: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی مظفر حسین کی بیٹی اور قاضی خورشید الحق کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے چار بیٹے اور ایک بیٹی صائمہ خورشید ہے آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

نگینہ قریشی: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی عبد الحمید کی بیٹی اور احسان الحق کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے ایک بیٹا اسرار الحق اور ایک بیٹی اسما احسان ہے آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

شمس النساء فاروقی : آپ نسبً فاروقی ہیں حاجی بشیر احمد قریشی کی بیٹی اور عبدالرّحیم فاروقی ولد قاضی محمد ریاض شہید کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے ایک بیٹا محمد فاروقی اور ایک بیٹی ماریہ فاروقی ہے۔ آپ نیول انکریج، اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

ارشاد بیگم: آپ نسبً میر خاندان سے ہیں شمس الدین میر کی بیٹی، حافظ اعجاز میر درہال، راجوری کی ہمشیرہ اور قاضی بشارت حسین ولد قاضی محمد ریاض شہید کی اہلیہ ہیں آپ کا ایک بیٹا قاضی ڈاکٹر کفیل بشارت اور تین بیٹیاں نادیہ بشارت، فوزیہ تبسم اور روضیہ تبسم ہیں آپ راجوری، مقبوضیہ کشمیر میں آباد ہیں۔

منیزہ بیگم: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی عبد الحق کی بیٹی اور قاضی ظہور احمد قریشی ولد قاضی غلام رسول کی اہلیہ ہیں آپ کی چار بیٹیاں ڈاکٹر نصرت قریشی، ڈاکٹر مسرت قریشی، شگفتہ قریشی اور شائستہ قریشی ہیں آپ بدر ہامہ، شوپیاں، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔ قاضی غلام رسول، عامر محمود کے حقیقی پھوپھا جان ہیں۔

جبین قاضی : آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی کبیر احمد ولد قاضی بشیر احمد کی بیٹی اور قاضی ثاقب سلیم ولد قاضی سلیم احمد کی بیوی ہیں آپ کے دو بیٹے اذان ثاقب اور اذلان ثاقب ہے۔ آپ راجوری میں آباد ہیں۔

ثوبیہ قریشی: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی مختار احمد کی بیٹی اور قاضی رضوان منظور ولد قاضی منظور حسین کی اہلیہ ہیں۔آپ کی ایک بیٹی ایمان رضوان ہے آپ اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں۔

صباء قریشی: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی مختار احمد کی بیٹی اور عدنان حنیف فاروقی ولد قاضی محمد حنیف کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے احمد عدنان، محمد شہیر اور ایک بیٹی فاطمہ عدنان ہے آپ لنڈن میں رہائش پذیر ہیں۔

جمشید بیگم: آپ قاضی مقبول حسین (بروٹ) کی بیٹی ہیں اور قاضی محمد سعید ولد قاضی حسام الدین کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے تین بیٹے ہیں۔آپ کوپرہ، راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

خورشید بیگم: آپ نسبً صدیقی ہیں حکیم محمد شفیع کی بیٹی اور قاضی محمد سعید ولد قاضی حسام الدین کی دوسری بیوی ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے ہیں آپ کوپرہ، راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

حسینہ کوثر: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی عبدالرحمٰن کی بیٹی اور قاضی محمود ولد قاضی ریاض شہید کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے اور ایک بیٹی شمینہ محمود ہے۔آپ کوپرہ، راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

سلیمہ کوثر: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی عبدالرحمٰن کی بیٹی اور قاضی شفیق احمد ولد قاضی محمد سعید کی بیوی ہیں آپ کا ایک بیٹا کاشف اور دو بیٹیاں عادلہ شفیق اور عظمیٰ ہیں آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

مبینہ کوثر: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی عبدالرحمٰن کی بیٹی اور قاضی طارق احمد ولد قاضی محمد ریاض شہید کی بیوی ہیں آپ کا ایک بیٹا حسیب طارق اور ایک بیٹی روحینہ طارق ہے آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں

سمینہ کوثر: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی عبدالرحمان کی بیٹی اور قاضی فیاض احمد ولد قاضی نیاز احمد کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے ریحان فیاض اور ایان فیاض ہیں آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

قمرالنساء : آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی غلام حیدر کی بیٹی اور قاضی شکیل احمد ولد قاضی محمد سعید کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے ہیں۔آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

سلیمہ کوثر: آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی عبدالحق کی بیٹی اور قاضی فاروق احمد ولد قاضی محمد ریاض شہید کی اہلیہ ہیں آپ کا دو بیٹے اور دو بیٹیاں سعدیہ اور نادیہ ہیں آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

زرینہ بیگم: آپ کا تعلق میر خاندان سے ہے عبدالطیف میر کی بیٹی اور قاضی محمد کبیر ولد قاضی محمد بشیر کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے تین بیٹے اور ایک بیٹی جبین کبیر ہے آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

نعیمہ بیگم: آپ کا تعلق میر خاندان سے ہے عبدالطیف میر کی بیٹی اور قاضی خلیل احمد ولد قاضی محمد بشیر کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں سحرش اور شرین خلیل ہیں آپ راجوری میں آباد ہیں۔

روبینہ بیگم: آپ کا تعلق میر خاندان سے ہے محمد شفیع میر کی بیٹی اور قاضی تنویر احمد ولد قاضی محمد بشیر کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے اور ایک بیٹی صائمہ ہیں آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

تصویر اختر: آپ کا تعلق مغل خاندان سے ہے حمید مغل کی بیٹی ہیں اور قاضی اعجاز احمد ولد قاضی عبدالحمید کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے اور ایک بیٹی ثوبیہ ہے آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

انجم کوثر: آپ قاضی محمد سعید ولد قاضی حسام الدین راجوری کے بیٹے قاضی پرویز احمد کی اہلیہ اور مشتاق قریشی ولد قاضی محمد اعظم کی بیٹی ہیں آپ شاہدرہ شریف کے قاضی خاندان سے ہیں آپ کا ایک بیٹا اویس احمد اور ایک بیٹی مصباح پرویز ہے آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں رہائش پذیر ہیں۔

نازیہ: آپ قاضی محمد سعید ولد قاضی حسام الدین راجوری کے بیٹے قاضی تسلیم عارف پٹواری کی اہلیہ اور عبدالمجید فتح پوری کی بیٹی ہیں آپ کا ایک بیٹا ابوالحسن اور ایک بیٹی سیرت فاطمہ ہے آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں رہائش پذیر ہیں

شبینہ کوثر: آپ کا تعلق درہال کے قریشی خاندان سے ہے قاضی ذاکر کی بیٹی ہیں درہال والی پھوپھی کی پوتی اور قاضی خالد پرویز ولد قاضی محمد سعید کی اہلیہ ہیں آپ کا ایک بیٹا ہے آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

زرینہ بیگم: آپ کا تعلق درہال کے قریشی خاندان سے ہے قاضی ذاکر کی بیٹی اور قاضی منصور الامین ولد قاضی عبدالعزیز کی اہلیہ ہیں آپ کا 3 بیٹے 3 بیٹیاں فہمیدہ، توحیدہ اور آمنہ کوثر ہیں آپ راجوری میں آباد ہیں

شمیم اختر: آپ کا تعلق نوشہرہ کے قاضی خاندان سے ہے قاضی اللہ دتہ کی بیٹی اور قاضی طاہر الامین کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے تین بیٹے اور ایک بیٹی سدرہ قریشی ہے آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

شریف بیگم: آپ بروٹ کے قاضی خاندان سے اور آپ قاضی محمد بشیر ولد قاضی محمد حسین (قاضی امیر حسین کے بھائی، مدفون کہوٹہ، قاضی عبدالقیوم کے حقیقی چچا) کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے 5 بیٹے قاضی شبیر احمد، قاضی کبیر احمد، تنویر احمد، خلیل احمد، شکیل احمد اور ایک بیٹی سلیمہ کوثر ہے راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

رضوانہ کوثر: آپ قاضی عبدالحمید بروٹ کی بیٹی اور زاہد اقبال فاروقی ولد قاضی محمد اقبال فاروقی کی اہلیہ ہیں آپ کی ایک بیٹی مومنہ زاہد فاروقی ہے۔ آپ تراڑکھل، آزاد کشمیر میں رہائش پذیر ہیں۔

ساجدہ بیگم: آپ قاضی گلزار حسین بروٹ (حال رسول نگر) کی بیٹی اور ساجد اقبال فاروقی کی اہلیہ ہیں آپ کی دو بیٹیاں مینہ ساجد اور ہادیہ ساجد ہیں آپ تراڑکھل، آزاد کشمیر میں رہائش پذیر ہیں۔

نادیہ راشد: آپ سدوزئی خاندان اور راشد اقبال فاروقی کی بیوی ہیں آپ کا ایک بیٹا، ایک بیٹی المارنور ہے

جمیلہ: آپ کا تعلق مظفر آباد، آزاد کشمیر سے ہے آپ ڈاکٹر امجد محمود کی بیوی ہیں اور اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

جبین اختر: آپ راجوری کے بٹ خاندان سے ثنا اللہ بٹ کی بیٹی اور قاضی قدیر الرحمٰن ولد قاضی عبدالرحمٰن کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی معین الرحمٰن ہے آپ راجوری میں آباد ہیں

سکینہ بیگم: آپ نسبًا فاروقی ہیں قاضی نجم الدین کی بیٹی اور قاضی محمد بشیر ولد قاضی فروز الدین، جھبڑ والے کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں روبینہ کوثر، صنم کوثر اور تسلیمہ کوثر ہیں آپ راجوری میں آباد ہیں۔

تبسم کوثر: آپ نسبًا فاروقی ہیں قاضی محمد بشیر ولد قاضی فروز الدین کی بیٹی اور قاضی محمد غیاث ولد قاضی محمد عالم، جھبڑ والے کی اہلیہ ہیں آپ راجوری میں آباد ہیں۔

شریف بیگم: آپ کا تعلق میر خاندان سے ہے آپ قاضی محمد عالم ولد قاضی فروز الدین کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے اور تین بیٹیاں نسرین، عائشہ اور شاھین ہیں۔ راجوری میں مقیم ہیں۔

رقیب بیگم: آپ نسبًا فاروقی ہیں قاضی عبد الرشید ولد نجم الدین کی بیٹی اور قاضی فاروق احمد ولد قاضی غلام حیدر کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے معظم فاروق اور حذیف فاروق ہیں، شوپیاں میں آباد ہیں۔

جمیلہ بیگم: آپ کشمیر کے بٹ خاندان سے ہیں۔ قاضی نثار احمد ولد قاضی غلام حیدر کی بیوی ہیں اور آپ

کے بطن سے دو بیٹے اور تین بیٹیاں صائمہ نثار، عاصمہ نثار اور ارم نثار ہیں آپ شوپیاں میں آباد ہیں۔

حفیظ بیگم: آپ غلام احمد منگو کی بیٹی اور عبدالحق شہید ولد قاضی عبدالرشید کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے ایک بیٹی NAYENAN اور ایک بیٹا اعظم قریشی ہے آپ بدرہامہ، شوپیاں، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

ساجدہ: آپ کشمیر کے منگو خاندان سے ہیں، قاضی عبدالرشید ولد نجم الدین کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے 5 بیٹے وکیل احمد عبدالحق (شہید جہاد آزادی کشمیر 1999, مختار احمد شہید، عبدالمجید، ڈاکٹر عبدالحی اور 3 بیٹیاں رقیب بیگم، تسلیمہ اور یاسمین ہیں آپ بدرہامہ، شوپیاں، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

مسرہ بانو: آپ کا تعلق مقبوضہ کشمیر سے ہے آپ قاضی عبدالمجید قریشی ولد قاضی نجم الدین کی بیوی ہیں۔ آپ کا ایک بیٹا نذیر احمد ہے۔ آپ شوپیاں مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

پروین بانو: آپ راجوری کے میر خاندان سے محمد بشیر میر کی بیٹی ہیں اور قاضی امین الحق ولد قاضی عبدالحق کی بیوی ہیں آپ کا ایک بیٹا عدنان اور دو بیٹیاں علشبہ امین۔ عرلشیہ امین ہیں آپ راجوری میں مقیم ہیں۔

موبیلہ کوثر: قاضی محمد افصل ولد قاضی محمد عالم کی بیوی ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹیاں عقبہ افصل، اقرء افصل اور ایک بیٹا ریحان افصل ہیں آپ راجوری میں آباد ہیں۔

صومیہ شاہد: آپ کوٹلی آزاد کشمیر کے منہاس خاندان سے ہیں آپ اختر منہاس کی بیٹی اور قاضی شاہد محمود کی بیوی ہیں آپ کے دو بیٹے حمزہ شاہد اور عثمان شاہد اور تین بیٹیاں فضہ شاہد، غازیہ شاہد اور افرئین شاہد ہیں۔

صائمہ طارق: آپ بروٹ (حال رسول نگر) کے قریشی خاندان سے ہیں آپ قاضی منظور حسین شہید کی بیٹی اور قاضی طارق محمود ولد فضل حسین کی بیوی ہیں آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہمنہ طارق اور عائشہ طارق ہیں۔

عابدہ اظہر: آپ قاضی محمد اختر قریشی (رسول نگر) کی بیٹی اور قاضی اظہر محمود ولد فضل حسین کی اہلیہ ہیں آپ کے بطن سے دو بیٹے محمد عمر، عرشان اظہر اور ایک بیٹی زنیب نور ہے آپ کھوڑہ میں رہائش پذیر ہیں۔

عفت عزیز: آپ قاضی محمد اقبال (گوجرانوالہ) کی بیٹی اور قاضی عزیز اختر ولد قاضی محمد حسین کی اہلیہ ہیں آپ کی تین بیٹیاں سمیرہ عزیز، ریدہ عزیز اور سارہ عزیز ہیں آپ آسٹریلیا میں سکونت پذیر ہیں۔

ڈاکٹر شیما منصور: آپ قریشی خاندان اور پاکستان کے نامور ومشہور ISI کے سربراہ جنرل احمد شجاع پاشا کے حقیقی بڑے بھائی بریگیڈئیر تاج اقبال کی بیٹی اور ڈاکٹر منصور محمود ولد قاضی خادم حسین (کہوٹہ) کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے "محمد شہیر منصور" اور "ہاشم منصور" ہیں آپ کویت میں رہائش پذیر ہیں۔

صفیہ خالد: آپ کا تعلق کوہ مری کے عباسی خاندان سے ہے آپ کرنل خالد عباسی کی بیٹی اور زین احمد فاروقی ولد نسیم احمد فاروقی کی بیوی ہیں آپ کی دو بیٹیاں زینب فاروقی اور زویا فاروقی ہیں آپ اسلام آباد میں سکونت پذیر ہیں۔

فریحہ احتشام: آپ کا تعلق مغل خاندان ضلع باغ آزاد کشمیر حال ماڈل ٹاؤن ہمک، اسلام آباد سے آپ محمد سلیم خان کی بیٹی، احتشام حنیف ولد قاضی محمد حنیف کی بیوی ہیں آپ کا ایک بیٹا، ایک بیٹی عیشل احتشام ہے

کیری بلال یونس: آپ کا تعلق انگلستان سے ہے آپ بلال یونس فاروقی ولد محمد یونس فاروقی کی بیوی ہیں اور آپ کی ایک بیٹی عائشہ بلال فاروقی ہے۔ آپ لنڈن میں مقیم ہیں۔

نادیہ عمران: آپ ڈاکٹر عمران امین ولد محمد امین قریشی کی اہلیہ ہیں آپ کی ایک بیٹی انابیہ عمران ہے آپ کورنگ ٹاؤن، اسلام آباد میں سکونت پذیر ہیں۔

روبینہ جاوید قریشی: آپ نسبً فاروقی ہیں جاوید احمد قریشی کی بیٹی اور قاضی محمد ادریس ولد قاضی ذاکر حسین درہال والے کی اہلیہ ہیں آپ درہال، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

معدیہ جرجیس فاروقی: آپ نسبً قزلباش ہیں جرجیس فاروقی ولد طارق حسن فاروقی (دوبئ) کی اہلیہ ہیں۔

ثناء سعد فاروقی: آپ سعد فاروقی ولد طارق حسن فاروقی کی اہلیہ ہیں آپ کنیڈا میں مقیم ہیں۔

روضیہ تبسم : آپ نسبً فاروقی ہیں قاضی بشارت حسین ولد قاضی محمد ریاض شہید کی بیٹی ہیں آپ قاضی امتیاز احمد ولد قاضی نیاز احمد کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے حسام فاروقی اور شہاب فاروقی ہیں۔ آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

سحرش ذیشان: آپ نسبً صدیقی ہیں قاضی محمود احمد (کہوٹہ) ولد قاضی عبدالرحمٰن کی بیٹی اور ذیشان احمد قریشی ولد مختار احمد قریشی کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے محمد ہادی اور شاہزین ذیشان ہے آپ کہوٹہ میں مقیم ہیں۔

ڈاکٹر صبا مشتاق : آپ قاضی مشتاق احمد(راجوری) کی بیٹی ہیں اور قاضی شایان سلیم ولد قاضی سلیم احمد(راجوری،مقبوضہ کشمیر) کی بیوی ہیں آپ کا ایک بیٹا ہے۔

ماریہ عمر فاروقی : آپ نومسلم ہیں ۔عمر فاروقی ولد ظہور احمد فاروقی کی اہلیہ ہیں۔آپ کی ایک بیٹی صفیہ عمر فاروقی ہے آپ لنڈن میں رہائش پزیر ہیں۔

نادیہ وقاص: آپ وقاص یوسف ولد محمد یوسف (اسلام آباد) کی اہلیہ ہیں آپ کا ایک بیٹا موسیٰ وقاص ہے آپ اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

اقرا فاروق: آپ ذیشان نثار ولد قاضی نثار احمد کی اہلیہ ہیں ان کی دو بیٹیاں حریم فاطمہ اور زائسہ فاطمہ ہیں آپ راجوری مقبوضہ کشمیر میں مقم ہیں۔

نورینا: آپ واجد اقبال فاروقی ولد قاضی محمد اقبال فاروقی کی اہلیہ ہیں آپ کے دو بیٹے حذیفہ واجد اور حنظلہ واجد ہیں آپ تڑارکھل،آزاد کشمیر میں مقم ہیں

سائرہ : آپ قاضی زاہد مشتاق ولد قاضی مشتاق احمد کی اہلیہ ہیں آپ کی دو بیٹیاں عائشہ زید اور حمیرہ زید ہیں آپ راجوری،مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

ماروی : آپ کا تعلق تھنہ منڈی کے شال خاندان سے ہے آپ محمد فاروق شال کی بیٹی ہیں اور مجاہد مشتاق ولد قاضی مشتاق احمد کی بیوی ہیں۔آپ راجوری،مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

سدرہ: آپ قاضی محمد اقبال منصور والی کی بیٹی اور شاہد اقبال فاروقی ولد محمد اقبال فاروقی مرحوم کی اہلیہ ہیں آپ کی دو بیٹیاں عائشہ شاہد اور حفظہ شاہد ہیں۔آپ تڑارکھل،آزاد کشمیر میں رہائش پزیر ہیں۔

ہادیہ عمیر : آپ قاضی تنویر احمد(لاہور)ولد قاضی بشیر اللہ کی بیٹی ہیں اور عمیر گلزار قریشی ولد گلزار حسین قریشی (حال کراچی) کی اہلیہ ہیں۔آپ کا ایک بیٹا ہے۔آپ لاہور میں رہائش پزیر ہیں۔

ہمنہ طارق: آپ قاضی طارق محمود ولد قاضی فضل حسین کہوٹہ کی بیٹی ہیں۔آپ کی شادی قاضی محمد آمین قریشی کے بیٹے سعد آمین قریشی سے ہوئی۔آپ لنڈن میں رہائش پزیر ہیں۔

بشکریہ :عبدالرّحیم فاروقی

بیٹیوں کے ذریعے جڑے ہوئے خاندان، خاندانی شجرے میں شامل صاحبزادیاں

قریشی فاروقی خاندان کی چند بچیاں حسب روایت اور خاندانی اقدار کے مطابق دوسرے معزز اور باوقار خاندانوں میں بیاہی گئی ہیں اُن شادیوں میں، دین، اخلاق، باہمی احترام اور خاندانی روایات کو خصوصی اہمیت دی گئی۔ یہ رشتے نہ صرف دو خاندانوں کے درمیان، محبت، اعتماد، اور تعلق کو مضبوط کرنے کا ذریعہ بنے بلکہ خیر و برکت، سماجی ہم آہنگی اور ایک باوقار اضافہ کا سبب بھی ثابت ہوئے۔

الحمداللہ، یہ بچیاں اپنے سسرالی خاندان میں عزت، وقار اور خوش اسلوبی کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہیں اور دونوں خاندانوں کے درمیان حسن تعلق کا باعث ہیں۔ ذیل میں مذکور یہ خواتین اس معزز شجرہ نسب کا نہایت اہم حصہ ہے جن کے ذریعے مختلف خاندانوں کے درمیان خونی و ازدواجی رشتے قائم ہوئے۔

زینب بی بی: آپ نسب فاروقی ہیں آپ قاضی محمد حسین کی بیٹی اور قاضی امیر حسین (کہوٹہ) کی بہن ہیں آپ کی شادی بھروٹ کے قاضی خاندان میں قاضی نذیر حسین حال مقیم گوجرانوالہ پاکستان سے ہوئی۔ آپ کا ایک بیٹا قاضی محمد اشتیاق (لندن) اور دو بیٹیاں خالدہ (لندن) اور حمیدہ، لاہور مقیم ہیں۔

رضیہ بیگم: آپ نسب فاروقی خاندان سے ہیں آپ قاضی نزیر حسین شہید کی بیٹی ہیں آپ کی شادی بھروٹ کے قاضی خاندان میں قاضی منظور حسین حال مقیم رسول نگر پاکستان سے ہوئی۔ آپ کے تین بیٹے ظفر اقبال، شاہد منظور، طارق منظور اور تین بیٹیاں ہیں۔

شریف بیگم: آپ نسب فاروقی ہیں آپ قاضی محمد حسین (کہوٹہ) کی بیٹی قاضی محمد حنیف (کہوٹہ) کی بہن ہیں آپ کی شادی بھروٹ کے قاضی خاندان میں قاضی مظفر حسین حال مقیم گوجرانوالہ پاکستان سے ہوئی۔ آپ کے چار بیٹے ظفر، زاہد، طارق اور طاہر اور دو بیٹیاں ہیں۔

روبینہ شاہد: آپ نسب فاروقی خاندان سے ہیں آپ قاضی فضل حسین (کہوٹہ) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی بھروٹ کے قاضی خاندان میں قاضی شاہد منظور مقیم رسول نگر پاکستان سے ہوئی۔

جمیلہ فاروقی: آپ نسبَ فاروقی خاندان سے ہیں۔ قاضی ضیاء الدین فاروقی (تراڑکھل) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی قریشی صدیقی خاندان میں قاضی محمد فاروق سے ہوئی آپ راولاکوٹ میں مقیم ہیں۔

شاہدہ فاروقی: آپ نسبَ فاروقی خاندان سے ہیں۔ قاضی ضیاء الدین فاروقی (تراڑکھل) کی بیٹی ہیں

اور چوہدری حافظ محمد عالم دین کی اہلیہ ہیں۔ آپ میر پور، آزاد کشمیر میں مقیم ہیں۔

رخسانہ امین: آپ نسبَ فاروقی ہیں اور قاضی ضیاء الدین (تراڑکھل) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی فارڈ کہوٹہ، آزاد کشمیر حویلی کے ہاشمی خاندان امین ہاشمی سے ہوئی۔ آپ فارڈ کہوٹہ، آزاد کشمیر میں مقیم ہیں

رضوانہ فاروقی: آپ نسبَ فاروقی خاندان سے ہیں۔ قاضی ضیاء الدین فاروقی (تراڑکھل) کی بیٹی ہیں اور ظفر اقبال قریشی صدیقی کی اہلیہ ہیں۔ آپ تراڑکھل، آزاد کشمیر میں مقیم ہیں۔

نصرت فاروقی: آپ نسبَ فاروقی ہیں آپ قاضی محمد اقبال فاروقی (تراڑکھل) کی بیٹی اور قاری محمد سعید کی اہلیہ ہیں۔ آپ اسلام آباد میں رہائش پزیر ہیں۔

صائمہ فاروقی: آپ نسبَ فاروقی خاندان سے ہیں، قاضی محمد اقبال فاروقی (تراڑکھل) کی بیٹی ہیں اور چوہدری محمد امتیاز کی اہلیہ ہیں۔ آپ پلندری، آزاد کشمیر میں مقیم ہیں۔

پروین فاروقی: آپ نسبَ فاروقی ہیں، قاضی عبدالحمید کی بیٹی ہیں اور ذاکر حسین کی بیوی ہیں آپ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔

انجم اشفاق: آپ نسبَ فاروقی ہیں آپ قاضی خادم حسین (کہوٹہ) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی قریشی صدیقی خاندان میں اشفاق احمد قریشی ولد قاضی ریاض الدین (اسلام آباد) سے ہوئی۔ آپ کا ایک بیٹا زوہیب اشفاق قریشی اور ایک بیٹی انشراح اشفاق قریشی ہے آپ اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

صائمہ طارق: آپ نسبَ فاروقی ہیں آپ قاضی خادم حسین (کہوٹہ) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی بھروٹ کے قاضی خاندان قاضی منظور حسین شہید (رسول نگر) کے بیٹے قاضی طارق منظور سے ہوئی آپ کی ایک بیٹی ہے آپ کہوٹہ میں رہائش پزیر ہیں۔

عاصمہ ذوالفقار: آپ نسبَ فاروقی ہیں آپ قاضی خادم حسین (کہوٹہ) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی بھروٹ کے قاضی خاندان قاضی ذوالفقار علی ولد قاضی گلزار حسین حال مقیم لاہور سے ہوئی۔ آپ کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ آپ لاہور میں رہائش پزیر ہیں۔

صاعقہ آصف: آپ نسب فاروقی ہیں آپ قاضی خادم حسین (کہوٹہ) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی آصف کامران سے ہوئی۔ آپ دوبئی میں رہائش پزیر ہیں۔ آپ کے دو بیٹے ہیں۔

آصفہ مبشر: آپ نسبَ فاروقی ہیں آپ قاضی محمد حنیف (کہوٹہ) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی قریشی صدیقی خاندان میں مبشر حمید (راولپنڈی) سے ہوئی۔آپ کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔

ارم طارق: آپ نسبَ فاروقی خاندان سے ہیں آپ قاضی محمد حنیف (کہوٹہ) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی بھروٹ کے قاضی خاندان میں قاضی طارق محمود ولد قاضی مظفر حسین حال مقیم گوجرانوالہ پاکستان سے ہوئی۔آپ کا ایک بیٹا حماد طارق اور ایک بیٹی ہے،

نورین زاہد: آپ نسبَ فاروقی خاندان سے ہیں آپ قاضی محمد یاسین (کہوٹہ) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی بھروٹ کے قاضی خاندان میں قاضی زاہد محمود ولد قاضی مظفر حسین حال مقیم گوجرانوالہ پاکستان سے ہوئی۔آپ کے دو بیٹے زیان زاہد، آذان زاہد اور دو بیٹیاں ہیں۔

حنا یاسین: آپ نسبَ فاروقی ہیں آپ حاجی محمد یاسین (کہوٹہ) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی محمد وسیم عباسی سے ہوئی۔آپ کی تین بیٹیاں ہیں۔آپ کہوٹہ میں رہائش پزیر ہیں۔

فرح آمین: آپ نسبَ فاروقی ہیں آپ محمد آمین قریشی (اسلام آباد) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی محمد ہارون سے ہوئی۔آپ کینیڈا میں رہائش پزیر ہیں۔

ثانیہ قریشی: آپ نسبَ فاروقی ہیں آپ مختار احمد قریشی (کہوٹہ) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی یاسر ندیم سے ہوئی۔آپ کے تین بیٹے عفان، عمار اور زرون ہیں۔آپ راولپنڈی میں مقیم ہیں۔

عظمیٰ منظور: آپ نسبَ فاروقی ہیں آپ منظور حسین قریشی (اسلام آباد) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی عدنان سے ہوئی۔آپ لنڈن میں مقیم ہیں۔

بشرہ بتول: آپ نسبَ فاروقی خاندان سے ہیں آپ قاضی محمد رفیق کی بیٹی اور عبدالرحمٰن آصف بٹ کی اہلیہ ہیں۔آپ کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔اسلام آباد میں رہائش پزیر ہیں۔

حرا عبدالقیوم: آپ نسبَ فاروقی ہیں آپ قاضی عبدالقیوم قریشی (کہوٹہ) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی صبیح حیدر سے ہوئی۔آپ کی ایک بیٹی ہے۔آپ اسلام آباد میں رہائش پزیر ہیں۔

مہوش عبدالقیوم: آپ نسبَ فاروقی ہیں آپ قاضی عبدالقیوم قریشی (کہوٹہ) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی شازب صبور سے ہوئی۔آپ گوجرانوالہ میں رہائش پزیر ہیں۔

ڈاکٹر ثوبیہ فاروقی: آپ سابق جسٹس ہائی کورٹ و چیف الیکشن کمشنر آزاد کشمیر محمد صدیق فاروقی (اسلام آباد) کی سب سے بڑی بیٹی ہیں۔ظفر مگسی کے ساتھ شادی کے بندھن میں بندھیں اور اپنے والد کی اقدار کی عملی تصویر بنیں۔آپ کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔

مصباح فاروقی: آپ سابق جسٹس ہائی کورٹ و چیف الیکشن کمشنر آزاد کشمیر محمد صدیق فاروقی (اسلام آباد) کی بیٹی ہیں۔آپ کی شادی قاضی عمران سعید سے ہوئی۔آپ کی دو بیٹیاں ہیں۔

ڈاکٹر نائلہ فاروقی: آپ سابق جسٹس ہائی کورٹ و چیف الیکشن کمشنر آزاد کشمیر محمد صدیق فاروقی (اسلام آباد) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی نبیل احمد سے ہوئی۔آپ کا ایک بیٹا ہے۔

کنول فاروقی: آپ سابق جسٹس ہائی کورٹ و چیف الیکشن کمشنر آزاد کشمیر محمد صدیق فاروقی (اسلام آباد) کی بیٹی ہیں۔آپ کی شادی جمیل الرحمان سے ہوئی۔آپ کا ایک بیٹا ہے۔

ثناء فاروقی: آپ سابق جسٹس ہائی کورٹ و چیف الیکشن کمشنر آزاد کشمیر محمد صدیق فاروقی (اسلام آباد) کی بیٹی ہیں آپ کا عقد قاضی ھشام احمد (تتہ پانی آزاد کشمیر) کے ساتھ ہوا۔ایک بیٹی ہے

صباء فاروقی: آپ نسبَ فاروقی ہیں اور محمد نسیم فاروقی (اسلام آباد) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی محمد خاور پیمان سے ہوئی۔آپ کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔اور آپ اسلام آباد میں رہائش پزیر ہیں۔

جمیلہ بیگم: آپ نسبَ فاروقی ہیں اور قاضی عبدالعزیز (راجوری) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی بھروٹ کے قاضی خاندان میں محمد شبیر سے ہوئی۔آپ بھروٹ راجوری، مقبوضہ کشمیر میں مقیم ہیں۔

کلثوم یونس: آپ نسبَ فاروقی خاندان سے ہیں محمد یونس فاروقی (اسلام آباد) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی طلع البدر سے ہوئی۔آپ کا تعلق فصیل آباد سے ہے آپ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ آپ اسلام آباد میں رہائش پزیر ہیں۔

اسما یونس: آپ نسبَ فاروقی خاندان سے ہیں محمد یونس فاروقی (اسلام آباد) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی راشد اعجاز ولد قاضی محمد اختر (ہجرہ) آزاد کشمیر سے ہوئی۔آپ کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔

سعدیہ ادریس: آپ نسبَ فاروقی خاندان سے ہیں محمد ادریس فاروقی (اسلام آباد) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی جنید خان سے ہوئی۔آپ کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔آپ دوبئی میں رہائش پزیر ہیں۔

ماریہ فاروقی: آپ نسبَ فاروقی خاندان سے ہیں عبدالرحیم فاروقی (اسلام آباد) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی سردار قمر فاروقی سے ہوئی۔آپ کے تین بیٹے حذیفہ قمر، داود قمر اور مصطفیٰ قمر ہیں۔

سمیرہ عزیز اختر: آپ نسبَ فاروقی ہیں آپ قاضی عزیز اختر (آسٹریلیا) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی محمد حارث سے ہوئی۔آپ آسٹریلیا میں مقیم ہیں۔

حمیرہ گلزار: آپ نسبَ فاروقی ہیں آپ گلزار حسین قریشی (کراچی) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی وسیم عباس سے ہوئی۔آپ سعودی عرب میں رہائش پزیر ہیں۔

زینب نور: آپ نسبَ فاروقی ہیں آپ قاضی اظہر محمود (کھوٹہ) کی بیٹی ہیں آپ کی شادی قریشی صدیقی خاندان میں طیب اخلاق قریشی ولد اخلاق احمد قریشی (اسلام آباد) سے ہوئی۔

بشکریہ: عبدالرحیم فاروقی

قریشی فاروقی خاندان میں کون کس کی بیٹی ہے؟

حضرت الشیخ قاضی محمد عالم قریشیؒ

قاضی غلام احمدؒ (مدفون خانقاہ شاہدرہ شریف راجوری) — **قاضی ثنا اللہ (لاولد)** — **ہمشیرگان**

① قاضی غلام مجتبےٰ	② قاضی غلام مصطفےٰ	③ قاضی عبداللہ	④ قاضی اسداللہ	ـ

1 شمس الدین	2 نظام الدین راجوری	3 عزیز الدین راجوری	4 غلام محیّ الدین راجوری	5 فروز الدین
سرور بیگم	ہاجر۔،زینہ آپا۔سیدو بیگم	زبیدہ بیگم مدفون کھوٹہ نانی جان	ہاجرہ بیگم	ظہرہ بیگم۔خورشید بیگم

1 قاضی حسام الدین	قاضی غلام حیدر راجوری	I قاضی محمد حسین راجوری لاولد	1 قاضی نجم الدین شوپیاں	I قاضی مظفر حسین کوپرہ
اقبال بانو	قمر النساء	گلزار بیگم (مدفون پلندری)	آمنہ۔سکینہ۔عائشہ۔ممتاز	تازیب۔خزینہ
I بشیر احمد قریشی اسلام آباد	قاضی جاوید احمد راجوری	II قاضی شہاب الدین مدفون پلندری	I قاضی عبدالرشید شوپیاں	II قاضی عبدالحق کوپرہ
شمس النساء	ـ	صفیہ۔رقیہ۔نذیر بیگم	رقیب۔تسلیمہ۔یاسمین	منیزہ۔کنیز۔سلیمہ۔سفینہ
I محمد ایوب قریشی اسلام آباد	نثار احمد راجوری	I قاضی ضیاالدین تراڑکھل	II قاضی عبدالوکیل شوپیاں	I خورشید الحق کوپرہ
نبیلہ۔حمیرہ	صائمہ۔عاصمہ۔ارم	محمودہ۔زاہدہ۔جمیلہ	ـ	صائمہ خورشید
I عمر ایوب قریشی		بلقیس۔شاہدہ۔رضوانہ	II عبدالحق شہید شوپیاں	II احسان الحق کوپرہ
امل عمر قریشی		رخسانہ	Nayenan	عاصمہ فردوس
II محمد یونس فاروقی اسلام آباد		II محمد ریاض شہید راجوری	iv عبدالمجید شوپیاں	III امین الحق کوپرہ
کلثوم۔اسما		ثریا۔رفیہ۔شاہین ـ	رفعت۔روبی۔ارشاد۔حفیظہ	علشبہ امین۔عرلشیہ امین
فضائل یونس اسلام آباد		I عبدالرّحیم فاروقی اسلام آباد	2 قاضی غلام رسول ولد محیّ الدین (شوپیاں)	
آیلہ فضائل۔اریبہ فضائل		ماریہ فاروقی	محمودہ۔مقصودہ۔شمس النساء	
محمد بلال فاروقی اسلام آباد		II قاضی بشارت حسین راجوری	I قاضی ظہور احمد ولد قاضی غلام رسول (شوپیاں)	
عائشہ بلال فاروقی		نادیہ۔فوزیہ۔روضیہ	ڈاکٹر نصرت۔ڈاکٹر مسرت۔شگفتہ۔ایڈووکیٹ شائتہ	
III محمد یوسف اسلام آباد		III قاضی محمود احمد راجوری		
سارہ فاروقی		ثمینہ محمود		

کون کس کی بیٹی ہے؟ Next Page پر دیکھیں۔

● محمد ادریس فاروقی اسلام آباد

سعدیہ ادریس

● احمد ادریس فاروقی

زارا احمد فاروقی

● قاضی عبدالحمید قاضی حسام الدین (راجوری)

پروین۔زاہدہ۔نگینہ

● قاضی سلیم احمد ولد قاضی عبدالحمید (راجوری)

شازیہ۔شافیہ

● جاوید احمد قریشی ولد قاضی عبدالحمید (راجوری)

لائبہ۔عائشہ۔روبینہ

● اعجاز احمد قریشی ولد قاضی عبدالحمید (راجوری)

ثوبیہ اعجاز

● شفیق احمد ولد قاضی محمد سعید (راجوری)

عادلہ۔عظمیٰ

پرویز احمد ولد قاضی محمد سعید (راجوری)

مصباح پرویز

خالد پرویز قاضی محمد سعید (راجوری)

سیرت فاطمہ

تسلیم عارف ولد قاضی محمد سعید (راجوری)

گل رخ قریشی

● قاضی عبدالعزیز ولد قاضی حسام الدین (راجوری

جمیلہ بیگم

↓

قاضی طارق احمد ولد قاضی محمد ریاض (شہید) راجوری

روحسینہ طارق

● قاضی فاروق احمد (راجوری)

سعدیہ۔نادیہ

● محمد اقبال فاروقی (مدفون تراڑکھل) ولد قاضی شہاب الدین (مدفون پلندری)

نصرت۔صائمہ

● زاہد اقبال فاروقی ولد محمد اقبال فاروقی (تراڑکھل)

مومنہ زاہد۔منتہیٰ زاہد فاروقی

● ساجد اقبال فاروقی ولد محمد اقبال فاروقی (تراڑکھل)

منیبہ ساجد۔ہادیہ ساجد

● راشد اقبال فاروقی ولد محمد اقبال فاروقی (تراڑکھل)

ماہ نور راشد

شاہد اقبال فارقی ولد محمد اقبال فاروقی (تراڑکھل)

عائشہ شاہد۔حفصہ شاہد

کون کس کی بیٹی ہے؟ Next Page پر دیکھیں۔

● منصور الامین ولد قاضی عبدالعزیز (راجوری)

فہمیدہ۔توحید۔آمنہ کوثر

● طاہر الامین ولد قاضی عبدالعزیز (راجوری)

سدرہ قریشی

● قاضی محمد رفیق ولد قاضی حسام الدین

بشرہ بتول

● اسد علی اسد ولد قاضی محمد رفیق

عائشہ اسد۔فاطمہ اسد

● قاضی ایاز احمد ولد قاضی نیاز احمد (راجوری)

امامہ ایاز

● قاضی سیف الدین شہید ولد قاضی شمس الدین (راجوری)

قمر النساء

● جسٹس محمد صدیق فاروقی ولد قاضی سیف الدین شہید (اسلام آباد)

ڈاکٹر ثوبیہ فاروقی۔مصباح فاروقی۔ڈاکٹر نائلہ فاروقی۔کنول فاروقی۔ثناء فاروقی

● محمد نسیم فاروقی ولد قاضی سیف الدین شہید (اسلام آباد)

صباء نسیم فاروقی

● ظہور احمد فاروقی ولد محمد نسیم فاروقی (یوکے)

ڈاکٹر عائشہ فاروقی

● عمر فاروقی ولد ظہور احمد فاروقی (یوکے)

صفیہ فاروقی

● نوید احمد فاروقی ولد محمد نسیم فاروقی (اسلام آباد)

فاطمہ فاروقی

● زین احمد فاروقی ولد محمد نسیم فاروقی (اسلام آباد)

زینب فاروقی۔زویا فاروقی

● قاضی نذیر حسین شہید ولد قاضی شمس الدین (راجوری)

● منور (تراڑ کھل)۔خورشید (پنڈی)۔سکینہ (کہوٹہ)۔رضیہ (رسول نگر)۔وزیر بیگم۔نسیمہ بیگم (کہوٹہ)۔خزینہ بیگم (کہوٹہ)

● زوجہ قاضی ضیاءالدیں والدہ قاضی اشفاق احمد قریشی زوجہ قاضی فضل حسین قاضی منظور حسین شہید والدہ عبدالرحیم فاروقی والدہ مرتب شجرہ کتاب ہذا زوجہ قاضی محمد حنیف

❸ قاضی محمد بشیر ولد قاضی محمد حسین

تسلیمہ بشیر

❶ قاضی محمد کبیر ولد قاضی بشیر احمد (راجوری، مقبوضہ کشمیر)

جبین کبیر

❷ قاضی محمد تنویر ولد قاضی بشیر احمد (راجوری، مقبوضہ کشمیر)

صاعقہ تنویر

❸ قاضی محمد خلیل ولد قاضی بشیر احمد (راجوری، مقبوضہ کشمیر)

سحرش خلیل۔ شیریں خلیل

❹ قاضی محمد شکیل ولد قاضی بشیر احمد (راجوری، مقبوضہ کشمیر)

سونیا شکیل

③ قاضی عبداللہ ولد قاضی غلام احمدؒ (بمقام گھوڑا، مجہور، راجوری) گھوڑا والے

❶ قاضی جلال الدین (راجوری)

↓

ارشہ بیگم

❶ قاضی نجم الدین (راجوری)

سکینہ۔ نسیم اختر

مولانا قاضی سراج الدین (راجوری)

↓

فاطمہ ۔ حمیدہ ۔ ہاجرہ

↓ ↓

والدہ رضیہ گلشن آباد والدہ گلزار لاہور

امیر الدین ولد سراج الدین (راجوری)

❶ قاضی نظیر احمد ولد سراج الدین (راجوری)

فاطمہ۔ زیور النساء۔ نگینہ۔ زرینہ۔ روبینہ

❶ قاضی خورشید احمد ولد نظیر احمد (راجوری)

نجم النساء۔ فاطمہ النساء

❷ قاضی شفیق احمد ولد نظیر احمد (راجوری)

روبینہ شفیق

ہمشیرگان

بیگم بی بی۔ حرمت بی بی

↓ ↓

بشیر کی نانی گلشن آباد — رضیہ اختر کی دادی گلشن آباد

2 ● قاضی غلام مصطفےٰ ولد قاضی غلام احمدؒ (شاہدرہ، راجوری) بلیاں والے

ہمشیرگان

قاضی محمد بخش راجوری | قاضی عزیز الدین | قاضی محمد حسین کہوٹہ | قاضی غلام حسین کہوٹہ | ● زینب بیگم

● قاضی ہدایت اللہ راجوری

مختار بیگم۔ سعیدہ بیگم

● قاضی مشتاق احمد ولد قاضی ہدایت اللہ
راجوری

ڈاکٹر صباء مشتاق

قاضی زاہد مشتاق ولد قاضی مشتاق راجوی

عائشہ زاہد۔ حمیرہ زاہد

● قاضی نثار احمد ولد قاضی ہدایت اللہ
راجوری

طیبہ نثار

ذیشان نثار ولد قاضی نثار احمد
راجوری

حریم فاطمہ۔

● قاضی گلزار احمد ولد قاضی ہدایت اللہ
راجوری

صومیہ گلزار، ثانیہ، ثانیہ

رحمت بیگم۔ زینب بیگم

● قاضی امیر حسین ولد قاضی محمد حسین
کہوٹہ

سکندر بیگم۔ مسرت بیگم

● محمد امین قریشی ولد قاضی امیر حسین
اسلام باد

فرح امین

ڈاکٹر عمران امین
اسلام باد

انابیہ عمران

● محمد یاسین قریشی
کہوٹہ

نورین۔ حنا

● خالد محمود ولد محمد یاسین قریشی
کہوٹہ

Janna

● قاضی عبدالقیوم
کہوٹہ

مہوش عبدالقیوم۔ حرا عبدالقیوم

● قاضی احمد ندیم
اسلام باد

مریم ندیم۔ آمنہ ندیم

● قاضی محمد شفیع ولد قاضی محمد حسین
کہوٹہ

فوزیہ۔ شازیہ

قاضی شاہد محمود ولد قاضی محمد شفیع
کہوٹہ

فضئہ۔ غازیہ۔ افرئین

فاطمہ بیگم (شوپیاں)۔ کلیماں بیگم (کہوٹہ)

● قاضی فضل حسین ولد قاضی غلام حسین
کہوٹہ

روبینہ۔ ثمینہ

● قاضی طارق محمود ولد قاضی فضل حسین
کہوٹہ

ہمنہ طارق۔ عائشہ طارق

● اظہر محمود ولد قاضی فضل حسین
کہوٹہ

زینب نور اظہر

● قاضی خادم حسین ولد قاضی غلام حسین
کہوٹہ

انجم۔ عاصمہ۔ صائمہ۔ صاعقہ

●

● قاضی منظور حسین ولد قاضی غلام حسین
اسلام باد

عنبرین۔ مہرین۔ عظمیٰ منظور

● رضوان منظور ولد قاضی منظور حسین
اسلام باد

ایمان رضوان

● قاضی مختار احمد ولد قاضی غلام حسین
کہوٹہ

ثوبیہ۔ ثانیہ۔ صباء

● قاضی گلزار حسین ولد قاضی غلام حسین
کراچی

سمیرہ۔ حمیرہ گلزار

زوجہ غلام محی الدین

● (قاضی ظہور احمد کی دادی یشوپیاں)

کون کس کی بیٹی ہے؟ Next Page پر دیکھیں۔

● قاضی اسداللہ ولد قاضی غلام احمدؒ (بمقام جھبڑ، مجہور، راجوری) جھبڑ والے

قاضی ثنا اللہ

مبارک۔زینب۔سید بیگم۔تاج بیگم

والدہ قاضی اختر (لاہور) — والدہ صادق (لاہور)

● قاضی محمد حسین ولد ثنا اللہ (مدفون کہوٹہ)

شریف بیگم۔رضیہ بیگم

● قاضی محمد حنیف ولد قاضی محمد حسین (کہوٹہ)

آصفہ۔ارم

قاضی عدنان حنیف ولد قاضی محمد حنیف (کہوٹہ)

فاطمہ عدنان

احتشام حنیف ولد قاضی محمد حنیف (کہوٹہ)

عیشل احتشام

● قاضی عزیز اختر ولد قاضی محمد حسین (آسٹریلیا)

سمیرہ۔ریدہ۔سارہ

قاضی فیروز الدین

منزہ بیگم۔نذیر بیگم

ہمشیرگان

مصاب بی۔ حسن بی۔ بیگم بی

زوجہ قاضی جلال دین | زوجہ قاضی سراج الدین | زوجہ قاضی سائیں بروٹ

● قاضی محمد عالم ولد قاضی فیروز الدین

نسرین۔عالشیہ۔شاہین

● محمد افضل ولد قاضی محمد عالم (راجوری، مقبوضہ کشمیر)

عقبہ افضل۔اقرہ افضل

● مولانا قاضی عبدالرحمٰن ولد قاضی فیروز الدین (راجوری، مقبوضہ کشمیر)

مبینہ کوثر۔سلیمہ کوثر۔حسینہ کوثر۔سمینہ کوثر

● قاضی قدیر الرحمٰن ولد مولانا قاضی عبدالرحمٰن (راجوری، مقبوضہ کشمیر)

ماہین الرحمٰن۔مہرین الرحمٰن۔

● قاضی ضیاء الرحمان ولد مولانا قاضی عبدالرحمٰن (راجوری، مقبوضہ کشمیر)

زارا الرحمان

● قاضی محمد بشیر ولد قاضی فیروز الدین (راجوری، مقبوضہ کشمیر)

روبینہ کوثر۔صنم کوثر۔تسلیمہ کوثر

قاضی عتیق ولد قاضی محمد بشیر (راجوری)

مریہ اسلام

عمران خورشید ولد قاضی خورشید الحق (کوپر)

زیبا فاطمہ۔

قاضی انصمام خورشید ولد قاضی خورشید الحق

انزا فاطمہ۔حرمین فاطمہ۔ھادیہ فاطمہ

کون کس کی بیٹی ہے؟ Next Page پر دیکھیں۔

- قاضی عبداللہ ولد قاضی ثنااللہ (راجوری مقبوضہ کشمیر)

فاطمہ۔سکینہ۔آئیسہ۔ممتاز۔ ثریا

- قاضی عبدالرشید قاضی ثنااللہ (راجوری)

رقیہ بیگم۔قمرکلثوم۔خزینہ بیگم۔رضیہ بیگم۔رافعہ بیگم

- قاضی نسیم احمد ولد عبدالرشید (راجوری)

ساعقہ نسیم۔لاعقہ نسیم

قاضی یاسین ولد قاضی عبدالرشید

سحرش یاسین۔مہوش یاسین

قاضی محمد رفیق ولد قاضی عبدالرشید

محصومہ رفیق۔علیشا رفیق۔ونیس فاطمہ

- قاضی امین ولد عبدالرشید (راجوری)

عریدہ۔علشبا امین

- قاضی محمد حفیظ ولد ثنااللہ (راجوری)

شبیہ کوثر

- مشتاق احمد ولد قاضی محمد حفیظ (راجوری

اقرہ۔طبیہ مشتاق

- اشتیاق احمد ولد قاضی محمد حفیظ (راجوری

عبرش اشتیاق

محمد اقبال ولد قاضی محمد حفیظ

مشبا اقبال۔مافیہ اقبال

قاضی عامر غیاث ولد قاضی محمد غیاث

ارم فاطمہ۔اربیہ فاطمہ

باب پنجم

1- باباغلام علی بادشاہ، شاہدرہ شریف، راجوری، مقبوضہ کشمیر

2- الحاج بشیر احمد قریشی پردیسی۔ شخصیت جو خود تعارف بن گئی

باباغلام علی شاہ بادشاہؒ شاہدرہ شریف راجوری

سید غلام علی شاہ مشہدی، باباغلام شاہ بادشاہ کے نام سے جانے جاتے ہیں، چونکہ آپ کے جدامجد کا تعلق مشہد ایران تھا اس لئے انہیں مشہدی کہا جاتا ہے۔آپ 1733ء بطابق 1145 ہجری میں گاؤں سید کسراں ضلع چکوال پاکستان میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم اپنے والد سید پیر محمد ادریس شاہ سے حاصل کی،خاندان کا آبائی پیشہ درس و تدریس تھا۔آپ کے دادا" پیر یار علی شاہؒ مشہور بہ نام طاہر پرندہ نے مشہد(ایران) سے ہجرت سولویں صدی عیسوی کے درمیان اشاعت اسلام کی خاطر کی اور گاؤں "سید کسراں،ضلع چکوال پاکستان" میں رہائش پذیر ہوگئے۔(جوآجکل صوبہ پنجاب پاکستان میں واقع ہے) آپ کے والداوردادا کے مزارات سید کسراں ضلع چکوال میں ہی ہیں۔یہاں ایک قدیم اورطویل قبرستان ہے جو14 ویں صدی عیسوی سےاب تک مشہدی سیدوں کی داستان کا غماز ہے۔

آپ کے غیر معمولی حسن خلق کی بدولت آپ کے والد سید ادریس شاہؒ نے آپ کو 1738ء بمطابق 1150 ہجری میں باباغلام علی شاہؒ کو اپنے مرشد پیر سید لطیف حسین شاہؒ معروف بہ امام بریؒ کے ہاں پیش کیا۔آپ کے سنِ صغیری پرنظر ڈالتے ہوئے امام بریؒ مسکرائے اورفرمایا! پیر صاحب جائیں اوراپنے بیٹے کی دیکھ بھال کریں یہ ایک دن اپنے دور کا عظیم ولی ہوگا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ بچہ ایک دن (سین درا) شیروں کی جگہ کوشاہدرہ شریف میں تبدیل کردے گا اور یہ راولپنڈی اوراس کے گردونواح میں نہیں بلکہ کشمیر کی پہاڑیوں میں ڈیرہ نشین ہوگا۔

پیرادریس شاہؒ اپنے بیٹے کو(حسب حکم) گاؤں سید کسراں چکوال واپس لے آئے۔کچھ ہی دنوں بعد باباؒ نے اپنے گاؤں ، رشتہ داروں ، اقرباء وغیرہ کو خیر باد کہا اور اپنے روحانی رہنما(مرشد) سید حضرت لطیف حسین (امام بریؒ) کے پاس نور پور شاہاں اسلام آباد تشریف لے گئے۔ باباؒ وہاں بری امامؒ کے ہاں دوسال رہے۔اُس وقت آپ کی عمر صرف 8 برس تھی۔مرشد نے باباؒ کو بتایا کہ خواب میں انہوں نے ایک نہایت سرعت میں فیصلہ کیا کہ وہ تمام خفیہ الہایات جواُن کو ہوئے(قدرت الہیہ سے) ظاہر کردیں، حالانکہ ابھی اس کا وقت بھی ظاہر کرنے کا نہیں۔انہوں نے باباؒ کو بتایا کہ ایک حکمنامہ بجناب پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا بغداد(عراق) میں اُن کے مقبرہ پاک سے آیا ہے۔کہ اِسے تیار ہوجانا چاہیے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں کشمیر کے پہاڑوں میں سنبھالے۔ جہاں انہیں روحانیت اوراسلامی تبلیغ سے

لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے بادشاہی سونپی گئی۔ باباؒ کوخواب میں "اسین درہ" روحانی سیر کروائی اور اس جگہ کی تزئین سے تعارف کروایا۔ آپ کو کچھ اشارے دیئے گئے جیسے ایک جگہ ایک گھنا جنگل تھا جس میں شیر ہیں وہاں ایک بکری چھوڑ دیں گے ایک شیر آئے گا اور بکری کے گرد سات چکر لگائے گا اور اس کے بعد بکری کو لے کر کھسک جائے گا۔ باباؒ کو کہا گیا کہ درخت کاٹیں، کھودیں اور آگ نکلے گی، وہ جگہ "سین درہ" ہوگی۔ باباؒ 10 سال کی عمر کے تھے انہیں ان کے مرشد نے راجوری کشمیر کے قریب تھنہ منڈی کے شمال کی طرف جانے کے لئے کہا تھا۔ جہاں انہیں مطلوبہ جگہ ملے گی۔ جسے سین درہ کہتے ہیں۔

باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شاہدرہ شریف آمد

دوران سفر ہجرت باباصاحب درابہ گاؤں پہنچے۔ دربہ پٹودی کے مقام پر ایک جمعرات کی رات باباصاحب نے خواب میں اپنے مرشد حضرت امام بری پاکؒ سے ملاقات کی تو مرشد پاک نے باباصاحب کو کہا کہ وہ پہاڑ کو عبور کر کے اپنی منزل تک پہنچ جائیں کیونکہ وہ اس کے قریب ہیں۔ بہرحال اگلی صبح باباصاحب نے سین درہ روانہ ہونے کا فیصلہ کیا۔ حواریوں نے اسے پٹودی دربہ میں مزید کچھ دن ٹھہرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے ایسا نہیں کیا اور اپنے خدام، باباؒ کے ساتھ ماچھگی چمبہ گلی کی طرف بڑھے جو راجوری اور پونچھ کی ریاست کے درمیان سرحدی لکیر تھی۔ چمبہ گلی میں باباصاحبؒ نے چاول کے بھوسے سے اپنے جوتے پونچھ کی طرف پھینکے اور کہا کہ "میں یہ پونچھی (پول) جوتا بھی راجوری کے علاقے میں نہیں لے جاؤں گا، کیونکہ باباصاحبؒ پونچھ کے راجہ رستم خان سے بہت ناراض تھے۔ چڑی گلی کو عبور کرنے کے بعد بابا صاحب بنگھائی پہنچے۔ جہاں حضرت عبید اللہ لارویؒ اور ان کے فرزند بابا نظام الدین لاروی نقشبندیؒ کے پیروکاروں نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس گاؤں میں زیادہ تر گجر برادری آباد تھی۔ جس کے لئے باباغلام شاہ بادشاہؒ نے اللہ تعالیٰ سے دودھ کی فراوانی کی دعا کی تھی۔

"اللہ هما اتا حاذل هلیبون کسیرونوا رزقنواسل" گاؤں بنگھائی میں غیر تعمیر شدہ ٹاکیاں ہیں۔ آخر کار باباصاحبؒ اپنے پیر مرشد کی طرف سے بتائی گئی روحانی منزل پر 1178 ہجری 1765 عیسوی میں 32 سال کی عمر میں پہنچے اور 22 سال میں سید کسران چکوال پنجاب پاکستان سے شاہدرہ شریف راجوری تک اپنا روحانی سفر طے کیا۔

بنگھائی سے آتے ہوئے باباصاحب ایک بکری کو ساتھ لے کر سین درہ کے جنگلوں میں داخل ہوئے جہاں

اس وقت بہت گھنا جنگل تھا۔ جسے شیروں کی جگہ کہا جاتا تھا۔ جب باباؒ کا قافلہ شاہدرہ شریف کے موجودہ مقام پر پہنچا تو وہاں ایک شیر نظر آیا۔ بابا صاحبؒ نے اپنے مرشد کی ہدایت کے مطابق بکری چھوڑ دی شیر اور بکری دونوں نے اس جگہ کے سات چکر لگائے تھے۔اس کے بعد سب اچانک دور ہو گئے۔ بابا صاحبؒ پانچ دن تک اس جگہ کو کھودتے رہے اور آخر کار جہاں آگ دیکھی اس نے کہا الحمد اللہ وہ اپنی جگہ پہنچ گئے تھے بابا غلام شاہ بادشاہؒ نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ لنگر شروع کرنے کے لئے جنگل کے درخت کاٹ دیں بابا غلام شاہ بادشاہؒ تقریباً 41 سال شاہدرہ شریف میں 1765ء سے 1806ء تک رہے اور خلوت (چلا) میں مراقبہ کیا۔ آپ جنوری 1806 عیسوی یعنی 1220 ہجری میں اپنے آسمانی ٹھکانے کے لئے روانہ ہوئے۔ اس طرح بابا غلام شاہ بادشاہؒ باڈی چھپاں میں 5 سال، بندیاں میں کچھ ماہ، لسانہ اور سائی میں 5 سال۔ شاہی ستار اور کالا بن میں 7 سال 9 ماہ، پٹودی دریہ میں 2 سال، اور شاہدرہ شریف میں 41 سال رہے۔ اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بابا صاحبؒ کی عمر تقریباً 73 سال تھی۔ کہا جاتا ہے کہ بابا صاحبؒ نے اپنی زندگی میں ملتان کے ایک کاریگر سے مقبرہ بنوایا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بابا صاحبؒ نے ملتانی کاریگر کو خواب میں آکر شاہدرہ شریف پہنچنے کی ہدایت کی۔ وہ پہلے لاہور شاہدرہ جواب پاکستان میں ہے وہاں گیا۔ تاہم انہیں دوبارہ کشمیر کے راجوری میں شاہدرہ شریف پہنچنے کا مشورہ دیا گیا۔ بالآخر کاریگر، بابا صاحبؒ کے دربار پر پہنچا اور مقبرہ تعمیر کیا جو 1804ء یعنی 1218 ہجری میں مکمل ہوا۔

دی لیجنڈری ایور گرین ٹری (ساڈا پھل)

ایور گرین ٹری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ بابا صاحبؒ "مچ" (جلتی ہوئی آگ) کے قریب بیٹھے ہوئے تھے اور لکڑی کا ایک ٹکڑا آگ نہیں پکڑ رہا تھا یعنی (بالکل نہیں جلتا تھا)۔ بابا صاحب نے غصے میں آکر لکڑی کا وہ ٹکڑا پھینک دیا اور کہا کہ اگر تم جل نہیں سکتے تو پھل لگاتے رہو (بلدی نہیں تو پھلدی رو) اور آخر کار یہ ہری لکڑی کا ٹکڑا جس میں پھل لگ جائے اور اس درخت کو پھل لگ گئے۔ پورا سال پھل دیتا ہے، موسم کی تبدیلی سے بالکل متاثر نہیں ہوتا پھل نارنجی یا پیلے رنگ کے ہوتے ہیں جب پک جاتے ہیں تو کچھ سبز بھی ہوتے ہیں انہیں کوئی چھو نہیں سکتا اور نہ ہی لے سکتا ہے۔ جب تک کہ قدرتی طور پر گر نہ جائے

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی، بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی۔

بابا کو راجوری کشمیر کے علاقے مین نہ صرف روحانیت اور سماجی کردار کی وجہ سے بلکہ سید کسراں گاؤں چکوال

پاکستان سے شاہدرہ شریف، راجوری کشمیر کی طرف ہجرت کے واقعات کے نتیجے میں بھی بہت زیادہ عزت اور مقبولیت حاصل تھی۔ بابا نے 17 ویں اور 18 ویں صدی کی غیر مسلم آبادی پر قابل تعریف اثر ڈالا۔ اس کے زیر اثر بہت سے لوگوں نے اپنے آبائی مذیب کو چھوڑ دیا اور اسلام کے عقیدت کو قبول کیا۔ عظیم سماجی و مذہبی مصلح سال 1806ء میں رخصت ہوئے اور موجودہ شاہدرہ شریف راجوری کشمیر میں مدفون ہیں۔ بابا غلام شاہ بادشاہ کا سالانہ عرس اسلامی کینڈر کی 9 اور 10 محرم کو منایا جاتا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ معاشرے کے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کی ایک بڑی تعداد سارا سال زیارت شریف آتی رہتی ہے اور زیارت کے احاطے میں زائرایں کے لئے بنائی عمارتوں میں ایک یا اس سے زیادہ رات قیام کرتی ہے بابا غلام شاہ بادشاہ کی زیارت سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق روزانہ 500 سے زیادہ زائد لوگ صوفی بزرگ سے فیض حاصل کرنے آتے ہیں ایک مقامی مصنف ڈاکٹر بشیر احمد ماگرے کے مطابق شاہدرہ شریف راجوری کی زیارت میں روزانہ 4000 سے 5000 سے زیادہ زائرین اپنی موجودگی کا مظاہرہ کرتے ہیں ایک دن کی آمدنی تقریبا 5 لاکھ سے زیادہ ہے۔ جسے صحت اور تعلیم پر خرچ کیا جاتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ **بابا غلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی راجوری** قائم ہو چکی ہے۔ اور اب وہاں کی عوام کو اعلی تعلیم کے لئے دوسرے علاقوں کا رخ نہیں کرنا پڑتا۔ چونکہ تعلیم ترقی کا گیٹ وے ہے باقی دنیا سے مقابلہ کرنے کا، واحد راستہ ہے۔ اس مقصد کے لئے قائم کئے گئے تعلیمی اداروں کے ذریعے تمام لوگوں کو تعلیم دے کر، جہالت کے اندھیروں کو دور کیا جاسکتا ہے۔

ہمارے ایک جدامجد قاضی غلام احمد نے "دلھنہ قاضیاں" ضلع بارہ مولا کو چھوڑ کر کو شاہدرہ شریف راجوری کی سرزمین کو ہجرت کے لئے منتخب کیا اور اپنے مرشد بابا غلام شاہ بادشاہ کی خانقاہ کو اسلامی تعلیمات کا مرکز بنایا آپ زیارت بابا غلام شاہ بادشاہ شاہدرہ شریف کے متوّلی رہے اور خانقاہ شاہدرہ شریف کے احاطہ میں مدفون ہیں

حوالہ جات:

1- ڈاکٹر سید دمساز علی اندار بی، تصوف کے زریعے امن کا پیغام، تاریخ اور ثقافت کے امریکی ریسرچ جرنل، 2016ء صفحہ 4-1

2- ڈاکٹر بشیر احمد، بابا غلام شاہ باشاہ کی سوائخ عمری راجوری کشمیر، 2007ء، صفحہ 7-6

3- ایل کے شرما، انڈین سوشل سٹرکچر اینڈ چینج۔ نئی دہلی، 2007ء، صفحہ 91-190

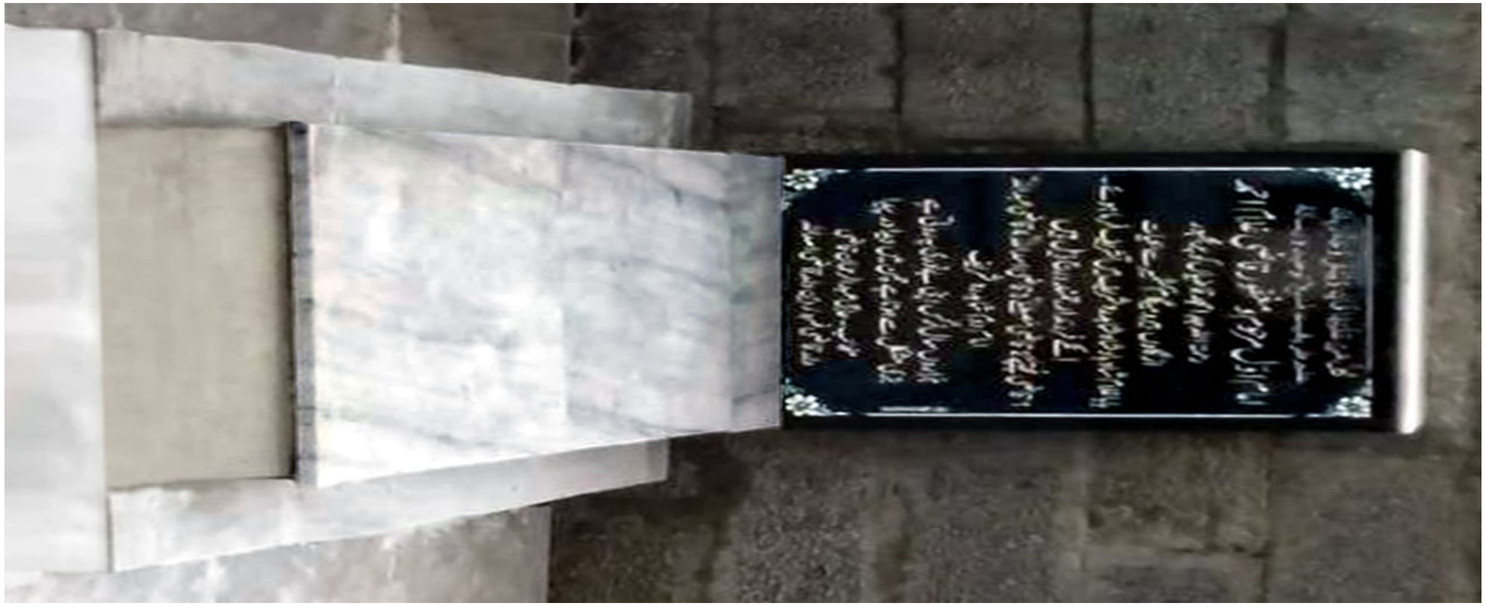
4- ڈاکٹر محمد حسین فوق، تاریخ کشمیر، سری نگر، صفحہ 44-243

5- پیرزادہ خالق طاہری، تذکرہ اولیاء کشمیر۔ جلد اول سری نگر 2003ء، صفحہ 203

6- این کے سکھ، اسلامک ہیرٹیج آف کشمیر، سری نگر، والیم 2، 2000ء، صفحہ 4

زیارت بابا غلام شاہ بادشاہ، شاہدرہ شریف، راجوری، مقبوضہ کشمیر۔ اس زیارت کے احاطہ میں ہمارے جدامجد "قاضی غلام احمد قریشی" مدفون ہیں۔ قریشی فاروقی خاندان کے چند گھرانے، کوپرہ، شاہدرہ شریف، ضلع راجوری، مقبوضہ کشمیر میں آباد ہیں۔ بابا غلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی، راجوری کا قیام 2002ء میں ہو چکا ہے۔





جسٹس محمد صدّیق فاروقی صاحب سابق سیکریٹری قانون وچیف الیکشن کمشنر آزاد کشمیر کی تحقیق کے مطابق ہمارے اجدّ اد میں سے ہمارے ایک جدامجد " قاضی غلام احمد " نے " دلہنہ قاضیاں " ضلع بارہ مولا، مقبوضہ کشمیر کو چھوڑ کر کوپرہ، شاہدرہ شریف، راجوری مقبوضہ کشمیر کی سرزمین کو ہجرت کے لئے منتخب کیا اور اپنے مرشد " بابا غلام شاہ بادشاہ " شاہدرہ شریف راجوری کی خانقاہ کو اسلامی تعلیمات کا مرکز بنایا آپ خانقاہ / زیارت " بابا غلام شاہ بادشاہ " شاہدرہ شریف راجوری مقبوضہ کشمیر کے " متولّی " رہے اور خانقاہ شاہدرہ شریف راجوری مقبوضہ کشمیر کے احاطہ میں مدفون ہیں۔

الحاج بشیر احمد پردیسی قریشی فاروقی

دنیا کی تاریخ میں کچھ شخصیات کا کردار ہمیشہ رہنمائی، قربانیوں اور اصلاح کا ذریعہ رہا ہے ایسی ہی ایک قابل احترام بزرگ شخصیت اب ہم میں موجود نہیں، مگر آپ کی یادیں، خدمات اور کردار آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ ہیں آپ کی زندگی سادگی، وقار اور خدمت خلق کا حسین امتزاج تھی آپ کی شخصیت کے اثرات اور کردار کی خوشبو آج بھی ان کے اہل خانہ، دوستوں اور جاننے والوں کے دلوں میں زندہ ہے

آپ نے تعلیمی میدان میں محنت اور لگن کے ساتھ شروع ہی سے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا پرائمری اور مڈل جماعتوں میں آپ ہمیشہ امتیازی نمبروں سے کامیاب ہوتے رہے مارچ 1942ء میں میٹرک کا امتحان، نیشنل ہائی سکول شوپیاں، مقبوضہ کشمیر سے غیر معمولی صلاحیتوں کا ثبوت دیتے ہوئے نمایاں پوزیشن سے پاس کیا آپ کا نام سکول بورڈ پر نمایاں پوزیشن لینے والوں کی فہرست میں شامل ہے۔

1946ء میں اردو ادب کا امتحان بھی پنجاب یونیورسٹی لاہور سے نمایاں پوزیشن میں پاس کیا جس سے آپ کی ذہانت، مستقل مزاجی اور تعلیم سے گہری دلچسپی ظاہر ہوتی ہے۔ یہ تعلیمی کامیابی آپ کے روشن مستقبل کی مضبوط بنیاد ثابت ہوئی۔

1947ء میں آپ ہجرت کر کے راجوری، مقبوضہ کشمیر سے پلندری آزاد کشمیر میں رہائش پذیر ہوئے اور آپ اپنے اصل نام کی بجائے **"پردیسی"** کے نام سے مشہور ہوئے اور یہی نام وقت گزرنے کے ساتھ آپ کی شناخت، پہچان اور عوامی محبت کی علامت بن گیا۔ آج بھی یہ نام سننے والا ہر شخص ان کی نیکی، اخلاص اور خدمت خلق کو یاد کرتا ہے۔

آپ نے کچھ عرصہ محکمہ تعلیم میں خدمات سرانجام دیں آزاد کشمیر کابینہ کے سابق ممبر **غلام احمد رضا** آپ کے ہونہار طلبہ میں سے ہیں۔ آپ نے 1947ء میں جنگ آزادی میں عملاً حصہ لیا اور جنگ بندی کے بعد آپ محکمہ خوراک پاکستان میں بحیثیت انسپکٹر خدمات سرانجام دیتے رہے اور بحیثیت ایس۔او (سٹورج آفیسر) ریٹائر ہوئے۔ دوران ملازمت آپ جہاں تعینات رہے وہاں کی جامع مسجد کی تعمیر میں اہم کردار بھی ادا کرتے رہے۔

آپ نے بحیثیت صدر انجمن مہاجرین جموں وکشمیر، کشمیری مہاجرین مقیم آزاد کشمیر کو اراضی کے مالکانہ حقوق کے لئے جدوجہد کی اور حکومت سے مالکانہ حقوق کا نوٹیفکیشن جاری کروایا۔

پہلے حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد زندگی میں ایک خاموش مگر گہری تبدیلی آ گئی۔ دل کی دنیا پہلے سے زیادہ روشن ہوگئی اور نگاہوں میں عاجزی وشکر کا احسان بس گیا، عبادات میں خلوص بڑھ گیا، گفتار میں نرمی اور کردار میں سنجیدگی پیدا ہوگئی۔ دنیاوی آسائشوں اور ذاتی مفادات کی جگہ خدمتِ خلق نے لے لی۔ یہی جذبہ خدمت آپ کی شخصیت کا سب سے روشن پہلو بن گئی اور آپ لوگوں کے دلوں میں احترام اور محبت کی صورت میں ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئے۔

ہر ایک عظیم شخصیت کا سب سے نمایاں وصف اس کی **"اخلاقی بلندی"** ہوتی ہے۔ وہ سچائی اور انصاف کو اپنا شعار بناتا ہے اس کے قول وفعل میں تضاد نہیں ہوتا اس لئے لوگ اُس پر اعتماد کرتے ہیں وہ دوسروں کی عزت کرتا ہے، کمزروں کا سہارا بنتا ہے اس کے رویہ میں نرمی اور گفتار میں شائستگی پائی جاتی ہے

مرحوم کی شخصیت کا نمایاں پہلو اُن کا بلند اخلاق تھا۔ وہ نرم گفتار، بردبار اور دوسروں کے لئے ہمدردی رکھنے والے انسان تھے۔ چھوٹے بڑے سب کے ساتھ احترام سے پیش آنا اُن کی فطرت میں شامل تھا۔ مشکل حالات میں صبر وتحمل اور خوشی کے لمحات میں شکر گزاری اُن کے کردار کی خاص علامت تھی۔ زندگی کے نشیب وفراز، پردیس کی مشکلات اور زمانے کی سختیوں کا انہوں نے ہمیشہ ثابت قدمی سے مقابلہ کیا۔ آپ نوجوانوں کو محنت، خودداری اور اچھے اخلاق اپنانے کی تلقین کرتے اور انہیں مثبت سوچ کے ساتھ آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتے تھے۔ مختصراً "الحاج بشیر احمد پردیسی مرحوم ایک ایسی بزرگ ہستی تھے جس کی پوری زندگی اعلیٰ اخلاق، خلوص نیت اور انسان دوستی کا عملی نمونہ تھی۔

آپ کا شمار سرسید پونچھ، سابق ممبر سری نگر اسمبلی کرنل خان محمد خان، غازی کشمیر سردار فیروز علی خان، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف خان ممبر قانون ساز اسمبلی آزاد کشمیر، کرنل (ر) عبدالرشید عباسی امیر جماعت اسلامی آزاد کشمیر، بانی صدر غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان، سردار محمد عبدالقیوم خان EX صدر، وزیر اعظم، سالار جمہوریت سردار سکندر حیات خان EX وزیر اعظم کے قریبی ساتھیوں میں ہوتا ہے

آپ نے 18 جنوری 2008ء میں وفات پائی اور اسلام آباد میں مدفون ہیں آپ کے پسماندگان میں چار بیٹے، محمد ایوب قریشی، محمد یونس فاروقی، محمد یوسف فاروقی، محمد ادریس فاروقی اور ایک بیٹی شمس النساء زوجہ **عبدالرحیم فاروقی** ہیں آپ کا خلا تو کبھی پُر نہیں ہوسکتا، مگر آپ کے چھوڑے ہوئے نقوش اور سکھائی ہوئی اقدار ہمیشہ زندہ رہیں گی اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے **(آمین)**



جسٹس محمد صدیق فاروقی



محمد امین قریشی



ڈاکٹر ارشد محمود



آصف ایوب قریشی



آفتاب کبیر قاضی



قاضی احسان الحق



احتشام حنیف قاضی



احمد ادریس فاروقی



احمد حسن طارق



احمد ندیم قاضی



ارسلان ادریس فاروقی



اسد قریشی



اسرار الحق قاضی



اظہر محمود قاضی



امتیاز احمد قاضی



قاضی امین الحق



قاضی ایاز احمد



ایان فیاض قاضی



ڈاکٹر امجد محمود



قاضی امیر حسین



قاضی بشارت حسین



حاجی بشیر احمد



بلال یونس فاروقی



پرویز احمد قریشی



قاضی توصیف نسیم



جرجیس فاروقی



حذیف فاروق قریشی



حمزہ یونس فاروقی



خالد محمود قریشی



قاضی خادم حسین



خورشید الحق قاضی



قاضی راضوان منظور



زین احمد فاروقی



راضون شکیل قاضی



زید اقبال فاروقی



دانش قاضی



زید مشتاق قاضی



ذیشان احمد قاضی



سعد فاروقی



سعد امین قریشی



قاضی سجاد احمد



قاضی سلیم احمد



شاداب کبیر قاضی



شاہد محمود قاضی



شبیر احمد قاضی

فاروڈ کہوٹہ حویلی کشمیر


قاضی شایان سلیم
قاضی شہزاد احمد
قاضی طارق حسن فاروقی
قاضی طارق محمود
طاہر الامین قاضی
قاضی ضیاء الدین
ضیاء الرحمٰن قاضی
ظہور احمد فاروقی
ظہور احمد قریشی



عامر محمود

شہید قاضی عبدالحق

عبدالرحیم فاروقی

قاضی عبدالعزیز

قاضی عبدالقیوم

عثمان ایوب قریشی

قاضی عدنان حنیف

علی یوسف فاروقی

عمر ایوب قریشی



عمر جاوید قاضی



عمران خورشید قاضی



ڈاکٹر عمران امین



عمیر گلزار قاضی



قاضی غلام حسین



قاضی غلام رسول



قاضی فضل حسین



فضائل یونس فاروقی



فیضان قریشی



فیاض احمد قاضی



قاضی کامران منظور



قاضی قدیر الرحمٰن



قاضی محمد کبیر



کاشف شفیق قاضی



قاضی ڈاکٹر کفیل احمد



قاضی گلزار حسین



محمد ادریس فاروقی



مہتاب کبیر قاضی


محمد اقبال فاروقی


محمد ایوب قریشی


قاضی محمد حسین


قاضی محمد حسین


قاضی محمد حنیف


قاضی محمد رفیق


قاضی محمد ریاض شہید


قاضی محمد شفیع


محمد عزیز اختر قاضی



قاضی محمد عمر اظہر



محمد فاروقی



محمد یسٰین قریشی



محمد یوسف فاروقی



قاضی مختار احمد قریشی



قاضی مشتاق احمد



محمد یونس فاروقی



قاضی محمود احمد



ممتاز احمد قاضی



ڈاکٹر منصور محمود



قاضی منظور حسین



قاضی عبدالسمیع



نعمان امین قریشی



نسیم احمد فاروقی



نوید احمد فاروقی



قاضی نیاز احمد



وقاص یوسف فاروقی



قاضی وقار احمد



احمد عدنان



حذیفہ اختشام



حسام اسد علی



ریحان فیاض



شہیر عدنان



حسیب طارق



عرشان اظہر



عمار خالد



عبداللہ طارق

باب ششم

ایڈریس برائے رابطہ
شجرۂ ہذا بشمول احباب

اسلام آباد ٹیلی فون کوڈ 051

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
آصف ایوب قریشی	مکان نمبر A-147، گلی 37، F-10/1	2294936	03008555901
ابرالحق قریشی	مکان نمبر 1565، گلی نمبر 39، سیکٹر I-10-2		03015546290
ارسلان ادریس فاروقی	مکان نمبر 3، گلی نمبر 15، بلاک F، نیول اینکر یج	5159668	03008566499
احمد ندیم قاضی	مکان نمبر 6، گلی نمبر 7، بلاک D، نیول انیکر یج		03008331300
پروفیسر احسان اللہ قریشی	P W D ، ہاؤسنگ سکیم		03005555296
اخلاق احمد قریشی	مکان نمبر 18، گلی نمبر 73، G-11/2	2211571	03336553302
اشفاق احمد قریشی	فلیٹ نمبر SF-05، بلاک 43، G11/4		03365677524
اعجاز احمد قریشی	پاکستان ٹاؤن ، اسلام آباد		033350633623
بریگیڈیئر ڈاکٹر اکرم اللہ قریشی	D H A ، اسلام آباد		03465035668
ڈاکٹر امجد محمود	مکان نمبر A 24 ، گلی نمبر 39 ، I-8/2		03335404458
حمزہ یونس فاروقی	مکان نمبر A-147، گلی 37، F-10/1	2294935	03335288850
خلیل احمد قریشی vc مظفرآباد یونیورسٹی	مکان نمبر 10 ، گلی نمبر 67، F-8/3	2260044	03445443903
زبیر احمد قریشی	مکان نمبر 578، گلی نمبر 102، G-9/4	2263629	03005140386
زوہیب اشفاق قریشی	فلیٹ نمبر SF-05، بلاک 43، G11/4		03365571785
زین احمد فاروقی	مکان نمبر 9، گلی نمبر 38، F-8/1	2255125	03455665664
ڈاکٹر سلمی کفیل قریشی	پلاٹ 44، پوٹری اینڈ و یجٹبل سکیم 1, ترلائی کلاں	2243885	
طاہر امین قریشی	نزد ایوب مارکیٹ ، مرکز F-8	2253332	03335101304
طاہر محبوب قریشی	مکان نمبر 169، گلی نمبر 11، سکٹر B فیز 1، DHA		
طیب اخلاق قریشی	مکان نمبر 18، گلی نمبر 73، G-11/2	2211571	03315131904
عادل مجید قریشی	مکان نمبر 369، گلی نمبر 89، G-9/4/		03335961234

اسلام آباد فون کوڈ 051

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
عامر محمود	مکان نمبر		03455556588
پروفیسر عبدالجلیل قریشی	مکان نمبر 57، بلاک D، گلی نمبر 17، PWD		03335162976
عبدالحفیظ قریشی	P W D ، ہاؤسنگ سکیم		03445478929
عبدالرّحیم فاروقی	مکان نمبر 1 6، گلی 4، بلاک G، نیول انیکریج	5159479	03465182924
عتیق احمد قریشی	مکان نمبر B - 6 ، گلی نمبر 1 6 ، F - 8 / 3	2261473	03366000000
عثمان محمود قریشی	M A Q ہاؤس ، اکرم روڈ ، بنی گالہ		03005141749
عثمان ایوب قریشی	مکان نمبر A - 1 4 7، گلی 3 7، F - 1 0 / 1	2294936	03009833944
علی ظہور قریشی	اکرم روڈ ، بنی گالہ		
علی یوسف فاروقی	مکان نمبر A-1 ، گلی نمبر 11 ، F-8/3	2252913	03325727969
عمر محمود قریشی	M A Q ہاؤس ، اکرم روڈ ، بنی گالہ		03455064901
عمر مجید قریشی	مکان نمبر 3 6 9 ، گلی نمبر 8 9 ، G - 9 / 4 /	2280984	03465390624
ڈاکٹر عمران امین قریشی	مکان نمبر 3 8، گلی نمبر 4 4، کورنگ ٹاؤن		03009110394
عمران سعید قریشی	P W D ، ہاؤسنگ سکیم		03123228880
غلام جیلانی	مکان نمبر G-7 ، شالیمار سٹریٹ ، سواں گارڈن		03332663975
کامران منظور	مکان نمبر 1345 ، گلی نمبر 14، I - 1 0 / 2		03463331369
ڈاکٹر کفیل احمد قریشی	پلاٹ 44، پوٹری انیڈو تجٹبل سکیم 1, ترلالی کلاں	2243885	03445443903
قاضی لطّیف احمد x سیکرٹری فنانس	مکان نمبر 483، گلی نمبر 21/1، فیز 5، بحریہ ٹاؤن		
محمد فاروقی	مکان نمبر 1 6، گلی 4، بلاک G، نیول انیکریج	5159479	03318988944
مسرور احمد قریشی	اکرم روڈ ، بنی گالہ		
مجید احمد قریشی	مکان نمبر 3 6 9 ، گلی نمبر 8 9 ، G - 9 / 4 /	2280984	03015175072

اسلام آباد ٹیلی فون کوڈ 051

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
قاضی محمد اختر فیاض	لوہی بھیر کالونی ، نز سفاری پارک		03459724776
محمد ارشد اقبال قریشی	مکان نمبر 1077، گلی 43، سیکٹر G-11-2	2297535	03005004260
راشد اقبال فاروقی	غوری ٹاؤن نمبر 4 ، اسلام آباد		03125195518
محمد امین قریشی (ر) ای ڈی او	مکان نمبر 38، گلی نمبر 44، کورنگ ٹاؤن		03005493832
محمد ایوّب قریشی	مکان نمبر A-147 ، گلی 37، F-10/1	2294936	03008553476
قاضی محمد شیم (عباسپور)	پاکستان ٹاؤن ، ہائی وے روڈ		03365052653
جسٹس محمد صدّیق فاروقی	مکان نمبر 34 ، گلی نمبر 33 ، F-8/1	2282705	03008551899
محمد یوسف فاروقی	مکان نمبر A-1 ، گلی نمبر 11 ، F-8/3	2252913	03008553471
محمود احمد قریشی	M A Q ہاؤس، اکرم روڈ، بنی گالہ		03075371892
منصور احمد قریشی	مکان نمبر B-32، گلی نمبر 6، F-8/3	2250542	
ڈاکٹر منصور محمود	مکان نمبر ،گلی نمبر ،فیز ،بحریہ ٹاؤن		03348349630
قاضی منظور حسین قریشی	مکان نمبر 1345، گلی نمبر 14، I-10/2	4100246	03333272205
قاضی منظور الحق	مکان 83 ، ماڈل کالونی ، ہمک ، اسلام آباد	4491580	
نسیم احمد فاروقی	مکان نمبر 9، گلی نمبر 83، F-8/1	2255125	03008551899
نصیر احمد قریشی	مکان نمبر 127، گلی نمبر 103، G-9/4	2855346	03225037749
نوید احمد فاروقی	مکان نمبر 9، گلی نمبر 83، F-8/1	2255125	03008508495
وحید احمد قریشی ولد فخر الدّین قریشی	مکان نمبر ،گلی نمبر ، بلاک ، نیول انیکسیج	2251998	03365800005
وقاض یوسف	مکان نمبر A-1 ، گلی نمبر 11 ، F-8/3		03445044148
اسد اخلاق دقریشی	لوہی بھیر ، اسلام آباد		03335711961

اسلام آباد ٹیلی فون کوڈ 051

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
مسز آسیہ عامر ممتاز	مکان نمبر 136، گلی نمبر 191، I-9	4433509	
مسز شکیل احمد قریشی	لوہی بھیر کالونی ، نزد سفاری پارک	4420223	
مسز شمیم ریاض	مکان نمبر ،گلی نمبر ،کورنگ ٹاؤن		03335280994
مسز عبدالعزیز قریشی	مکان نمبر 1653، گلی 24، I-10	4441547	
عقیلہ آزاد احمد قریشی	مکان نمبر ، گلی نمبر ، G-10/	2260754	03005154591
مسز اخلاق احمد قریشی	مکان نمبر 18، گلی نمبر 73، G-11/2	2211571	03005164021
مسز فریحہ اکرم الحق	G-15		
مسز قندیل	اسلام آباد		
مسز کلثوم بدر	مکان نمبر 26، بلاک F، سروس روڈ، نیول انکیریج		03335300084
نسرین جمیل	مکان نمبر ،گلی نمبر ،کورنگ ٹاؤن		03335122426
مسز مشتاق قریشی	بحریہ انکلیو ، اسلام آباد		03128521869
مسز محمد ادریس قریشی	مکان نمبر 3، گلی نمبر 15، بلاک F ،نیول انکیریج	5159668	03008564556
محمودہ حفیظ قریشی	لوہی بھیر کالونی ، ہاؤسنگ سوسائٹی	5876392	

اٹک (راولپنڈی)

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
کرنل فاروق عباس قریشی			03334212941

ایبٹ آباد کوڈ فون نمبر 0992

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
نایاب قدیر	لنک روڈ ، ایبٹ آباد	334419	03365504996
فضل الرحمٰن قریشی	A-404 3 لنک روڈ ، ایبٹ آباد	334419	03335036916
محمد حفیظ قریشی	B-404 3 لنک روڈ ، ایبٹ آباد	332453	03009116197
سلیم الرحمٰن قریشی	نزد میجر فخر عالم روڈ ،ایبٹ آباد	335163	

راولپنڈی ٹیلی فون کوڈ 051

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
احسان مقصود ایڈووکیٹ	مکان نمبر 108، اقبال سٹریٹ ، نیو لالہ زار		03005102302
اظہر اقبال قاضی			03456344207
افتخار احمد قریشی	مکان نمبر 308-A ، چشتی آباد	4450813	03005513597
امتیاز احمد قریشی	195، اسرار حسین سکیم ، گلستان کالونی	5524428	
انیس احمد قریشی	مکان A-477 ، گلی نمبر 1، موہن پورہ	5553189	
ڈاکٹر حمزہ سعید	مکان نمبر E-97/3، بلاک E، سیٹلائیٹ ٹاؤن	4415226	
عاصم جمیل احمد قریشی	مکان 55-A/8 ، صادق آباد چوک	4422363	03008554452
حمید اختر، نجمہ حمید MNA	نزد ہولی فیملی ہسپتال	4411995	
سہیل اختر	مکان نمبر 60 گلی، 14، سیکٹر 1، گلشن آباد		03465078404
شاہد محمود قریشی	لوہی بھیر کالونی ، نزد سفاری پارک		03335183644
ڈاکٹر عابد سعید	مکان نمبر E-97/3، بلاک E، سیٹلائیٹ ٹاؤن	4415226	03005243358
قاضی عارف قریشی	مکان نمبر 540، گلی نمبر 84، سیکٹر 3 گلشن آباد		03135084145
پروفیسر عبدالرزاق علوی	KH-1323، ایف جی گرلز سکول جھنڈی سیداں	5477608	03335119018
قاضی قدیر احمد قریشی	مکان نمبر 540، گلی نمبر 84، سیکٹر 3 گلشن آباد		03059920391
محمد اختر (ر) ناظر عدالت	مکان نمبر 60 گلی، 14، سیکٹر 1، گلشن آباد	2246355	03435374794
قاضی محمد صدیق	مکان نمبر D-320 ، سیکٹر 3 ، خیاباں سرسید	4416192	
قاضی مبشر حمید	مکان نمبر 540، گلی نمبر 84، سیکٹر 3 گلشن آباد		03453888300
نعیم اللہ قریشی ×چیئرمین کشمیر سیل	مکان نمبر F-499 ، سیٹلائیٹ ٹاؤن	4412872	03453888300
عبدالکریم قریشی (پلیڈر)	راولپنڈی		03235501587

راولپنڈی ٹیلی فون کوڈ 051

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
آصفہ مبشر حمید	مکان نمبر 540، گلی نمبر 84، سیکٹر 3 گلشن آباد		03215428820
روبینہ شاہد	مکان نمبر گلی نمبر 26 ،اڈیالہ روڈ، گلشن آباد		03431526091
شاہدہ یعقوب	مکان نمبر گلی نمبر ،اڈیالہ روڈ		03345599971
عارفہ سلطانہ قریشی	مکان نمبر 2 / 2 2 7 - F محلّہ چشتی آباد	4427043	
فوزیہ سلطانہ قریشی	مکان نمبر NK-281/E، بلاک F، نیو کٹاریاں	4420223	

مسعود احمد	جہلم		03005419409
آصف رشید			03098996826

سانگھڑ (سندھ) ٹیلی فون کوڈ 0235

طاہر قریشی + ڈاکٹر بیگم طاہر قریشی	مکان نمبر 7 - B، ہاؤسنگ سوسائٹی + کراچی	543270	03002541027
طلعت محمود	مکان نمبر 7 - B، ہاؤسنگ سوسائٹی، سانگھڑ		03332912505
عابدہ شبیر احمد قریشی	مکان نمبر 2 3، ہاؤسنگ سوسائٹی، سانگھڑ	541206	03332922923
بیگم مظفر احمد قریشی	مکان نمبر 7 - B، ہاؤسنگ سوسائٹی، سانگھڑ	543270	03453730880

سمندری ٹیلی فون کوڈ 041

شمس النساء دختر قاضی لطیف	چک نمبر B G 4 4 4 ، سمندری	3422761	
سہیل احمد	فضیل آباد		03326699381
ممتاز احمد	فصیل آباد		03007210829

سیالکوٹ ٹیلی فون کوڈ 052

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
قاضی ابرارالحق ولد کپٹن امان اللہ	مکان35/706، سرائے باپھڑاں سیالکوٹ	4581857	03465070950
قاضی جمعیت اللہ	سیالکوٹ		03137953943
خلیل احمد قریشی	مکانG/306، ماڈل ٹاؤن اگوگی سیالکوٹ	3510264	
زکریا یحییٰ قریشی	مکان نمبر107، طفیل روڈ، سیالکوٹ کینٹ	4268538	03008618538
عذرا بیگم قاضی عبدالعزیز	مکانG/306، ماڈل ٹاؤن اگوگی سیالکوٹ		03348194008
عدیل عبدالعزیز قریشی	مکانG/306، ماڈل ٹاؤن اگوگی سیالکوٹ	4512888	03007153005
قاضی عبدالعزیز	مکانG/306، ماڈل ٹاؤن اگوگی سیالکوٹ		03042463568
قاضی عبدالقدیر انجم قدیر	مکان نمبر MagTown113-A کشمیر روڈ	3573540	03338750758
زوہیب قدیر	مکان نمبر MagTown113-A کشمیر روڈ	3573540	03338709056
قاسم قدیر	مکان نمبر MagTown113-A کشمیر روڈ	3573540	03356621112
گل بہار	گلی بشیر قصائی والی نمبر1، سیالکوٹ		03006179019
ڈاکٹر محمد ادریس قریشی	مکان(92)G-F، کلب روڈ، عزیز شہید روڈ	4269121	
محمد رفیق قریشی	شفیع دا بھٹہ، روڈ، سیالکوٹ	3614951	03084879951
محمد یحییٰ قریشی	مکان نمبر107، طفیل روڈ، سیالکوٹ کینٹ	4586083	03216109762
مدیحہ عزیز (اگوگی)	مکانG/306، ماڈل ٹاؤن اگوگی سیالکوٹ		03335477033

کراچی ٹیلی فون کوڈ 021

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
گلزار حسین قریشی	مکان135-A بلاکB، ماڈل کالونی کراچی		03462785673
محمد اسحاق قریشی	کراچی		03002727968
خالد محمود قریشی	P . A . F، کراچی		03002462560
محمد صغیر قریشی	مکان I-3، گلی 27، ماڈل کالونی، کراچی	34013085	

کہوٹہ ٹیلی فون کوڈ 051

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
ڈاکٹر ارشد محمود	مکان نمبر D-27، محلّہ راجگان، کہوٹہ / کنیڈا		
احمد حسن طارق	مکان نمبر 12، گلی نمبر 3، کہوٹہ کلب لائن، کہوٹہ	3311168	03485193038
احتشام حنیف	مکان نمبر D - 3 3 ، محلّہ راجگان ، کہوٹہ	3312211	03215006762
قاضی اظہر محمود	مکان نمبر B - 2 7 0 ، محلّہ راجگان ، کہوٹہ		03005136601
اشتیاق احمد قریشی	مکان نمبر D - 3 7 7 ، کوٹلی لنک روڈ ، کہوٹہ		03464143399
افتخار احمد قریشی	مکان نمبر B-463 ، کوٹلی کشمیر لنک روڈ کہوٹہ		03459745315
قاضی جاوید رشید	مکان نمبر B - 1 1 9 ، محلّہ بوہڑ مسجد ، کہوٹہ		03316196034
قاضی خادم حسین	مکان نمبر D - 2 7 ، محلّہ راجگان ، کہوٹہ		03005193453
خالد محمود قریشی	مکان نمبر B-268 ، محلّہ راجگان ، کہوٹہ	3311231	03005500937
ذیشان احمد قریشی	مکان نمبر B-276 ، محلّہ راجگان ، کہوٹہ	3311169	03315069210
قاضی سعید نظر ایڈووکیٹ	مکان نمبر D-304 ، کوٹلی کشمیر لنک روڈ کہوٹہ	3313601	03015009219
قاضی سجاد احمد	مکان نمبر B - 2 6 8 ، محلّہ راجگان ، کہوٹہ	3312300	03335055534
سہیل رشید قاضی	مکان نمبر B - 1 1 9 ، محلّہ بوہڑ مسجد ، کہوٹہ	3311526	03009735536
شاہد محمود قاضی	مکان نمبر B - 2 6 9 ، محلّہ راجگان ، کہوٹہ	3311336	03009752378
فیصل تنویر قریشی	کوٹلی کشمیر لنک روڈ، نزد ایجوکیئر سکول، کہوٹہ		03325585198
قاضی طارق محمود	مکان نمبر 12، گلی نمبر 3، کہوٹہ کلب لائن، کہوٹہ	3311168	03425543557
طاہر محمود قاضی	مکان نمبر B - 2 6 9 ، محلّہ راجگان ، کہوٹہ	3311336	
عابد نذیر قریشی	کوٹلی کشمیر لنک روڈ، کہوٹہ	3313365	03008240189
عاصم رشید قاضی	مکان نمبر B - 1 1 9 ، محلّہ بوہڑ مسجد ، کہوٹہ		03455308363
قاضی عرشان اظہر	مکان نمبر B - 2 7 0 ، محلّہ راجگان ، کہوٹہ		03335136601

کھوٹہ ٹیلی فون کوڈ 051

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
عامر محمود	مکان نمبر D - 2 7 ، محلّہ راجگان ، کھوٹہ		03455556588
قاضی عبدالحفیظ کوثر	مکان D-304-D ، کوٹلی کشمیر لنک روڈ کھوٹہ	3311162	03015137629
قاضی عبدالقیوم X چیرمین بلدیہ کھوٹہ	مکان نمبر B-268 ، محلہ راجگان ، کھوٹہ	3312300	03005147591
قاضی عزیز اختر	مکان نمبر D - 3 3 ، محلّہ راجگان ، کھوٹہ		61412125787
قاضی عزیز اختر	آسٹریلیا / کھوٹہ		61297492175
قاضی قیصر سعید	مکان نمبر D-304 ، کوٹلی کشمیر لنک روڈ کھوٹہ	3313601	03345300729
قاضی محمد عمر اظہر	مکان نمبر B - 2 7 0 ، محلّہ راجگان ، کھوٹہ		03345307502
قاضی محمد فاروق	مکان نمبر D-460 ، کوٹلی کشمیر لنک روڈ کھوٹہ	3313595	03435064395
محمد یٰسین قریشی	مکان نمبر B-268 ، محلہ راجگان ، کھوٹہ		03345079379
قاضی مبشر سعید نظر	مکان نمبر D-304 ، کوٹلی کشمیر لنک روڈ کھوٹہ	3313601	03455388775
قاضی محسن علی	مکان D-304-D ، کوٹلی کشمیر لنک روڈ کھوٹہ	3311162	03005148429
قاضی محمود احمد	مکان نمبر D-370 ، کوٹلی کشمیر لنک روڈ کھوٹہ		03005095556
مختار احمد قریشی	مکان نمبر B-276 ، محلہ راجگان ، کھوٹہ	3311169	03345786025
قاضی ممتاز احمد	مکان محلّہ کوٹلی کشمیر لنک روڈ ، کھوٹہ		03345435910
ڈاکٹر منصور محمود	مکان نمبر D - 2 7 ، محلّہ راجگان ، کھوٹہ		03348349630
نعمان احمد	مکان نمبر D-460 ، کوٹلی لنک روڈ ، کھوٹہ	3313595	03435064395
وصام تنویر	کوٹلی کشمیر لنک روڈ، نزد ایجوکیٹر سکول، کھوٹہ		03425544106
قاضی وقار احمد ولد مشتاق احمد	مکان نمبر D - 3 7 7 ، کوٹلی لنک روڈ ، کھوٹہ		03340966645
وقار احمد قریشی	مکان نمبر B-276 ، محلہ راجگان ، کھوٹہ	3311169	03341100821

گوجرانوالہ ٹیلی فون کوڈ 055

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
قاضی ارشد محمود قریشی	گاؤں اسلام آباد، پوسٹ خانگی ہیڈ، وزیر آباد، گوجرانوالہ		03444769751
قاضی اظہر حسین ولد قاضی گلزار	پرانہ بٹھہ ، سعید آباد ، منصور والی		03456593514
قاضی جاوید اقبال	بسم اللہ چوک ، مین بازار سمن آباد ، گوجرانوالہ		03181761803
قاضی حمزہ جاوید	بسم اللہ چوک ، مین بازار سمن آباد ، گوجرانوالہ		03181761803
قاضی جمیل احمد	مکان نمبر 186، بلاک A، واپڈا ٹاؤن، گوجرانوالہ		03016623858
قاضی رحمت اللہ	مکان 300 ، بلاک E ، سمن آباد ، گوجرانوالہ	3735167	03009649748
قاضی زاہد محمود	بسم اللہ چوک ، مین بازار سمن آباد ، گوجرانوالہ	3825024	03066688601
قاضی ذوالفقار علی	پرانہ بٹھہ ، سعید آباد ، منصور والی	4266795	03004591433
رضیہ بیگم دختر امیر حسین	محلّہ روف نگر ، نزد لاری اڈہ ، رسول نگر		03435490163
قاضی طارق محمود	بسم اللہ چوک ، مین بازار سمن آباد ، گوجرانوالہ	3825024	03007427706
قاضی عبدالحمید	7 6 / 1 7، کشمیر کالونی ، راہوالی کینٹ	3862776	03006424744
قاضی عبدالصبور قاضی عبدالرشید	7 6 / 1 7، کشمیر کالونی ، راہوالی کینٹ		03007426647
قاضی عظمت اللہ	کشمیر کالونی ، کیمپ نمبر 3 ، گوجرانوالہ	3821252	03314171733
قاضی گلزار حسین	پرانہ بٹھہ ، سعید آباد ، منصور والی	6266741	03024077876
قاضی محمد شہزاد ولد قاضی محمد اقبال	بسم اللہ چوک ، مین بازار سمن آباد، گوجرانوالہ	3825075	03000447536
قاضی محمد عارف	کمیٹی گلی ، نزد مسجد امیر حمزہ ، رسول نگر	6262610	03016445814
قاضی محمد طارق ولد قاضی محمد اقبال	بسم اللہ چوک ، مین بازار سمن آباد ، گوجرانوالہ		03046021417
قاضی مظہر اقبال	پرانہ بٹھہ ، سعید آباد ، منصور والی		03466160284
قاضی منیر حسین	پرانہ بٹھہ ، سعید آباد ، منصور والی	3766244	03006285649
قاضی نوید اختر	I-706 ، دروازہ منچر والا، محلّہ وڑائچ ، رسول نگر	6262115	03016611307

گوجرانوالہ ٹیلی فون کوڈ 055

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
قاضی شفقت محمود ولد غلام نبی	گاؤں اسلام آباد، پوسٹ خانگی ہیڈ، وزیر آباد		03217129985
قاضی گلزار احمد ولد غلام نبی	گاؤں اسلام آباد، پوسٹ خانگی ہیڈ، وزیر آباد		03008126925
قاضی محمد نصیر	محلّہ دربار والا گلی باغ والی بابا گلاب شاہ رسول نگر		03338126696
قاضی نعیم اللہ	مکان نمبرD-290، محلّہ عثمان غنی، رسول نگر		03416330643

لاہور ٹیلی فون کوڈ 042

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
اسد اشتیاق احمد	مکان نمبر 4 1 5 L ، جوہر ٹاؤن ، لاہور	35300693	03214327143
قاضی تنویر ولد بشیر اللہ	بحریہ ٹاؤن ، لاہور		03042465117
سلیمان صادق	محکمہ پولیس ، لاہور		0301414224
عاشق حسین قریشی	مکان نمبر 5 5 ، لالہ زار کالونی ، لاہور	35311486	
عمر صادق قریشی رسول نگر	E-16، سنٹرل گورنمنٹ کالونی ، وحدت روڈ	35887509	03334239740
غلام محمد قریشی رسول نگر	مکان411، سیکٹرA-1، ٹاؤن شپ سوسائٹی	35153126	03028412775
محمد عبّاس قریشی	GOR - II , ریس کورس ، لاہور		03214713940
طارق عبّاس قریشی (ایڈیشل آئی جی)	GOR - II , ریس کورس ، لاہور		03009454011
ظفر اقبال ولد محمد اسلم	لاہور		03364150824
گلزار حسین قریشی رسول نگر	مکان نمبرF-2، ہرن روڈ ، اسلام پورہ، لاہور		03334212941
محمد زمان قریشی رسول نگر	مکان نمبر 5 1 4 ، جوہر ٹاؤن ، لاہور	35300693	03201414659
محمد صادق قریشی رسول نگر	E-16، سنٹرل گورنمنٹ کالونی ، وحدت روڈ	35887509	03134395911
ڈاکٹر معین اللہ	لاہور		03218455768
بیگم منور قریشی چندہ	بحریہ ٹاؤن ، لاہور	35183046	03016314872
نعمان اشتیاق احمد	مکان نمبر 4 1 5 L ، جوہر ٹاؤن ، لاہور	35300693	03224408014

بھمبھر (آزاد کشمیر) ٹیلی فون کوڈ 058650

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
طارق محمود قریشی	نند پور		03005120247

پلندری (آزاد کشمیر) ٹیلی فون کوڈ 05825

ارشد محمود قریشی	گاؤں میسرہ ، ڈنہ چھلاڑ ، پلندری		03465072329
قاضی اجمل قریشی	گاؤں میسرہ ، ڈنہ چھلاڑ ، پلندری		03465134055
امجد محمود قریشی	گاؤں میسرہ ، ڈنہ چھلاڑ ، پلندری		03115739735
شبیر احمد قریشی	گاؤں میسرہ ، ڈنہ چھلاڑ ، پلندری		03155612009
ظفر اقبال قریشی	گاؤں میسرہ ، ڈنہ چھلاڑ ، پلندری		03558101282
عرفان مجید قریشی	گاؤں میسرہ ، ڈنہ چھلاڑ ، پلندری		03025026493

ملتان ٹیلی فون کوڈ 061

زاہد جاوید شفیق	ملتان		03136358274
قاضی شفیق احمد	ملتان		03017509984

تراڑکھل (آزاد کشمیر) ٹیلی فون کوڈ 058760

ساجد اقبال فاروقی	گاؤں پایماں ، تراڑکھل ، آزاد کشمیر		03065888586
شاہد اقبال فاروقی	معرفت فاروق بک ڈپو، تراڑکھل، آزاد کشمیر		03345067140

راولاکوٹ (آزاد کشمیر) ٹیلی فون کوڈ 058244

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
افتخار احمد قریشی	چک دھمنی ، نزد ائرپورٹ ، راولاکوٹ		03005396865
امین احمد قریشی (ر) پی ڈی ایس پی	چک دھمنی ، نزد ائرپورٹ ، راولاکوٹ		
رؤف احمد قریشی	چک دھمنی ، نزد ائرپورٹ ، راولاکوٹ		03465199663
عبداللطیف قریشی	چک دھمنی ، نزد ائرپورٹ ، راولاکوٹ		
عمران احمد قریشی	صدیقی پٹرول پمپ، راولاکوٹ آزاد کشمیر		03009716536
محمد اسحاق علوی (ڈی ایس پی)	چک دھمنی ، نزد ائرپورٹ ، راولاکوٹ		
فاروق احمد	چک دھمنی ، نزد ائرپورٹ ، راولاکوٹ		03038071597
معروف احمد	چک دھمنی ، نزد ائرپورٹ ، راولاکوٹ		03465199663
نعیم اللہ قریشی	چک دھمنی ، نزد ائرپورٹ ، راولاکوٹ		03205160103

فاروڈ کہوٹہ (آزاد کشمیر) ٹیلی فون کوڈ 0582

ظفر ہاشمی	فاروڈ کہوٹہ ، ضلع باغ ، آزاد کشمیر	3432101	
محمد امین ہاشمی	فاروڈ کہوٹہ ، ضلع باغ ، آزاد کشمیر	3432184	
قاضی محمد رفیق قریشی	فاروڈ کہوٹہ ، ضلع باغ ، آزاد کشمیر	3432167	03557130901

ہجیرہ (آزاد کشمیر) ٹیلی فون کوڈ 0587

قاضی اظہر ندیم قریشی	خورشید ہسپتال ، ہجیرہ پونچھ ، آزاد کشمیر		
قاضی نجیب اللہ قریشی	پھگواٹی ، ہجیرہ پونچھ ، آزاد کشمیر		

مظفر آباد (آزاد کشمیر) ٹیلی فون کوڈ 0588

قاضی مبشر قریشی	مظفر آباد	2434681	03005547166
قاضی مظفر	مظفر آباد		033445257850

جموں ٹیلی فون کوڈ 0091-1912 , راجوری 0091-1962 (مقبوضہ کشمیر)

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
محمد سلیم قریشی	سیکرٹری حکومت جموں و کشمیر	503886	+919419013879
قاضی آفتاب کبیر	راجوری		+917477203776
قاضی احسان الحق	راجوری		+918803136042
قاضی امتیاز احمد	مجھور ، تھنہ منڈی ، ضلع راجوری		+919107480983
قاضی بشارت حسین	راجوری	261327	+919419386889
قاضی تسلیم عارف	راجوری		+918803292274
قاضی پرویز احمد قریشی	راجوری		+919858585956
قاضی ثاقب سلیم	تحصیلدار ریوینیو ،گورنمنٹ جموں وکشمیر		
جاوید احمد قریشی	راجوری	250013	+919419986016
قاضی خورشید الحق	مجھور ، تھنہ منڈی ، ضلع راجوری	262394	+919419163303
قاضی زید مشتاق قریشی	راجوری	261266	+917298214132
قاضی سعید قریشی	راجوری	271007	+911964271007
قاضی شاہد مشتاق قریشی	راجوری	261266	+919760749642
قاضی ضیاء الرحمٰن	فنانشیل ایڈوائیزر ،گورنمنٹ جموں وکشمیر		+919419202021
قاضی طارق احمد	راجوری		+919469149320
قاضی طاہر الامین	راجوری		+919419827481
قاضی عمران	راجوری		+918070201388
قاضی فاروق احمد	راجوری		+918803134842
قاضی فیاض احمد	مجھور ، تھنہ منڈی ، ضلع راجوری	+919596810834	+919419678568
قاضی قدیر الرحمٰن	اسٹنٹ ڈائریکٹر،گورنمنٹ جموں وکشمیر		+919622045862

جموں ٹیلی فون کوڈ 1912-0091 ,راجوری 1962-0091 (مقبوضہ کشمیر)

نام	ایڈریس	ٹیلی فون نمبر	موبائل نمبر
قاضی کفیل احمد	بلیاں، تحصیل تھنہ منڈی، ضلع راجوری		+918716049404
قاضی گلزار احمد	شاہدرہ / راجوری	250019	+919419388998
قاضی محمد کبیر	بھروٹ، تحصیل تھنہ منڈی، ضلع راجوری		+919419634094
قاضی محمود احمد	راجوری		+919697671561
قاضی مشتاق احمد	شاہدرہ/ راجوری	261266	+919419170206
مستنصر علی قریشی	لندن		+447958116068
قاضی منصور الامین	راجوری		+919419172709
قاضی نیاز احمد	مجہور ، تھنہ منڈی ، ضلع راجوری		+918803492276
قاضی ظہور احمد ولد غلام رسول	شوپیاں ، سری نگر		+917298909552
قاضی جاوید احمد ولد غلام حیدر	شو پیاں ، سری نگر		+919697888687
عمر جاوید احمد	شوپیاں ، سری نگر		+919797951483
قاضی آصف شعیب	تھنہ منڈی ، ضلع راجوری		+91
قاضی ایاز اختر	راجوری		+91
قاضی خالد شعیب	تھنہ منڈی ، ضلع راجوری		+91
قاضی خلیل احمد	بھنگائی		+91
قاضی طارق نذیر	راجوری		+91
جگو قاضی	راجوری		+918803558460

انگلینڈ ٹیلی فون کوڈ 0044

نام	ایڈریس	موبائل نمبر
احتشام مقصود قریشی	انگلینڈ	+441616287176
خالد محمود قریشی	انگلینڈ	+447512703024
عدنان حنیف	انگلینڈ	+447967709977
قاضی شہزاد احمد قریشی	انگلینڈ	+447979626369
عمر ایوّب قریشی	انگلینڈ	+447852765657
ظہور احمد فاروقی	انگلینڈ	+441159723032
عامر محبوب قریشی	انگلینڈ	+447448177547
محمد عثمان قریشی ولد غلام احمد قریشی	منیجر لندن سٹی ائیر پورٹ،لندن	+447950678607
صاحبزادہ محمد سبطین عظمت	کوئنز پارک ،بیڈ فورڈ ،انگلینڈ	+447946651061

امریکہ ٹیلی فون کوڈ 001

نام	ایڈریس	موبائل نمبر
ظفر اقبال قریشی	امریکہ	+13476120648

جرمنی ٹیلی فون کوڈ 0049

نام	ایڈریس	موبائل نمبر
قاضی آفاق احمد	جرمنی	+4915208562796
قاضی عبداللہ ندیم قریشی	جرمنی	

دوبئی ٹیلی فون کوڈ 00971

نام	ایڈریس	موبائل نمبر
اسرالحق قریشی	دوبئی	+971562399148
قاضی ایاز احمد (باجوری)	دوبئی	+971506283759
طاہر محبوب قریشی	دوبئی	+971504448670
اشتیاق احمد قریشی	کویت	+96566226894
ڈاکٹر منصور محمود	کویت	

سعودی عرب ٹیلی فون کوڈ 00966

نام	ایڈریس	موبائل نمبر
افتخار احمد قریشی	سعودی عرب	+966503457307
خضر محمود قریشی	سعودی عرب	+966502355787
راشد رؤف قریشی	سعودی عرب	+966502440778
عارف محمود قریشی	سعودی عرب	+966503342790
عتیق احمد قریشی	سعودی عرب	+966549922555
عمران طارق قریشی	سعودی عرب	+966554722930
قاضی مبشر حمید قریشی	سعودی عرب	+966597934080

کینیڈا ٹیلی فون کوڈ 001

ڈاکٹر ارشد محمود (کہوٹہ)	کینیڈا
حمزہ عباس قریشی کراچی	کینیڈا
خالد عباس قریشی کراچی	کینیڈا
احمد ادریس فاروقی	کینیڈا

قرِطاسِ محبت

اظہارِ تشکّر کے طور پر

قارئین کی آراء

ریکارڈ کے لئے شامل کتاب کی جا رہی ہیں۔

کتاب کے کچھ صفحات کے عمیق مطالعے کے بعد میں یہ بات کہنے میں حق بجانب ہوں کہ ماشاءاللہ یہ بہت اچھی کاوش ہے اُمید ہے وابستگان شجرۂ "عامر محمود" کی اس کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گئے

آصف ایوّب قریشی (اسلام آباد)

کتابِ ہٰذا کی تالیف وترتیب کا کام ایک پوری جماعت یا ریسرچ سکالرز کا تھا مگر یہ کام اکیلے عزیزم "عامر محمود" نے جس جانفشانی سے انجام دیا ہے وہ سب کے لئے سرمایہ افتخار ہے۔

اللہ تعالیٰ عزیزم "عامر محمود" کی اِس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے، آمین!

احمد ندیم قاضی (اسلام آباد)

کتاب ہٰذا فن انساب پر ایک منفرد اور بے مثل شاہکار ہے۔ اللہ تعالیٰ مولّف کو مزید برکتوں سے اور مولّف کی اِس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے، آمین!

احمد ادریس فاروقی (دوبئی)

کتاب کی تالیف اور اشاعت میں عامر محمود نے جس غیر معمولی خلوص اور جذبہ سے کام لیا وہ سب کے لئے سرمایہ افتخار ہے مجھے یقین ہے کہ تمام عزیز و اقارب اِس عظیم الشّان محنت کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گئے

قاضی اظہر محمود (کہوٹہ)

بہت عمدہ، کیا خوب لکھا ہے۔ حق ادا کر دیا ہے۔ اک عجب سی خوشی نے پورے وجود کو جکڑ لیا ہے کتاب پڑھنے کے بعد۔ بہت سے گوشے جو نظروں سے اب تک اوجھل تھے روشنی میں آ گئے۔

اللہ تعالیٰ "عامر محمود" کی اِس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے، آمین!

قاضی خالد محمود (لنڈن)

کتاب میں جا بجا ایسے حقائق اور گوشوں کا بھی انکشاف ہوا جو تا حال نظروں سے اوجھل رہے ہیں یہ کہنا ہرگز مبالغہ نہ ہوگا یہ کتاب ایک ایسی مستقل تاریخی دستاویز ہے جس میں بعض نہایت اہم حقائق کواُن کے پس منظر سمیت نا قابلِ تردید شواہد کے ساتھ یکجا کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

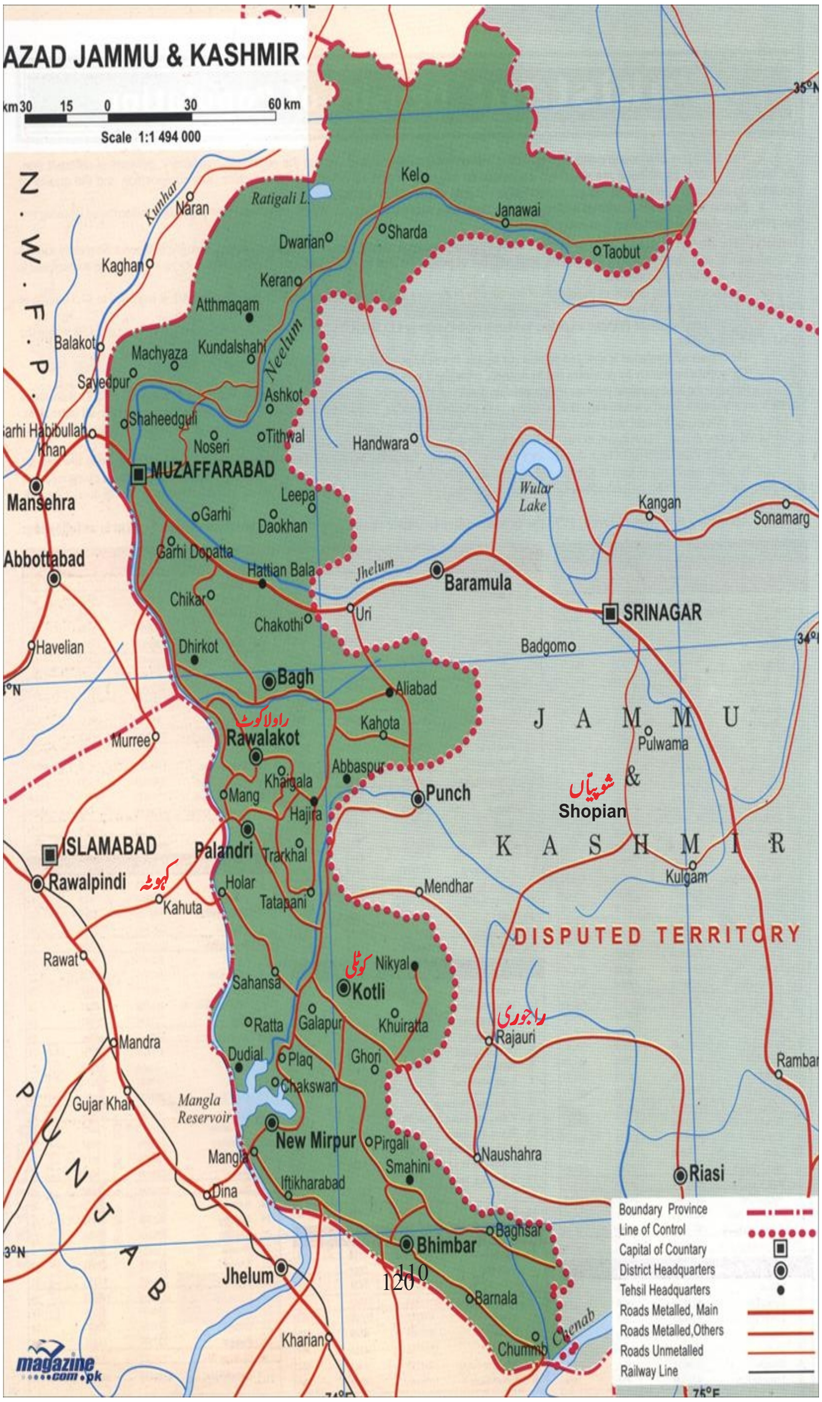
زین احمد فاروقی (اسلام آباد)

"عامر محمود" قابل مبارک باد ہیں کہ اُنہوں نے شجرۂ پر ایسا بنیادی کام کیا ہے کہ ایسے لوگ بھی شاید کوئی اتنا اہم کام نہ کر پائیں جن کی زندگی کا بڑا حصّہ شجرۂ نسب پر تحقیق وتنقید کرتے ہوئے گذرا ہے۔ اب میری دلی آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد از جلد (انگریزی محاورے کے مطابق) دن کا اُجالا دیکھ پائے۔

شہزاد قیوم (لنڈن)

کتاب ہذا کے مسوّدہ پر ایک نظر ڈالنے کی بندہ عاجز کو بھی سعادت میسر آئی اور یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ کتاب ہذا پر جس تحقیقی انداز میں کام کیا گیا وہ واقعی قابل تعریف ہے "عامر محمود" نے ہر کتاب کا ماخذ اور حوالہ درج کرنے میں بخل نہیں کیا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ کتاب ہذا کی تالیف کا حقیقی مقصد "صلہ رحمی" پورا فرمائے نیز عزیز و اقارب کے لئے بیش از بیش مفید ثابت ہو، آمین!

طاہر محمود قاضی (کہوٹہ)


AZAD JAMMU & KASHMIR
km 30 15 0 30 60 km
Scale 1:1 494 000
N.W.F.P.
PUNJAB
JAMMU & KASHMIR
DISPUTED TERRITORY
Kel
Janawai
Sharda
Taobut
Ratigali L.
Naran
Kunhar
Dwarian
Kaghan
Keran
Atthmaqam
Neelum
Balakot
Machyaza
Kundalshahi
Sayedpur
Ashkot
Shaheedgali
Tithwal
Noseri
Handwara
Garhi Habibullah Khan
MUZAFFARABAD
Mansehra
Leepa
Garhi
Daokhan
Wular Lake
Kangan
Sonamarg
Abbottabad
Garhi Dopatta
Hattian Bala
Jhelum
Baramula
Chikar
Uri
SRINAGAR
Chakothi
Havelian
Dhirkot
Badgomo
Bagh
Aliabad
راولاکوٹ
Rawalakot
Kahota
Murree
Pulwama
Khaigala
Abbaspur
Mang
شوپیاں
Shopian
Hajira
Punch
ISLAMABAD
Palandri
Trarkhal
Rawalpindi
کہوٹہ
Kahuta
Holar
Tatapani
Mendhar
Kulgam
Rawat
Nikyal
کوٹلی
Sahansa
Kotli
راجوری
Ratta
Galapur
Khuiratta
Rajauri
Mandra
Dudial
Plaq
Ghori
Chakswari
Ramban
Gujar Khan
Mangla Reservoir
New Mirpur
Pirgali
Smahini
Naushahra
Mangla
Riasi
Dina
Iftikharabad
Baghsar
Bhimbar
Jhelum
Barnala
Kharian
Chenab
Chumnb
Boundary Province
Line of Control
Capital of Countary
District Headquarters
Tehsil Headquarters
Roads Metalled, Main
Roads Metalled, Others
Roads Unmetalled
Railway Line
35°N
34°N
33°N
74°E
75°E
magazine.com.pk

" قریشی فاروقی " کوپرہ،شاہدرہ ضلع راجوری ،بدرہامہ،شوپیاں ،جموں وکشمیر
تراڑکھل،اسلام آباد،کہوٹہ(پاکستان) کی رشتہ داریاں" قریشی صدیقی" چنڈک،سمہوٹ،
لاہ،بنگائی،تھنہ منڈی،راجپور مقبوضہ جموں وکشمیراورحال پلندری،راولاکوٹ (آزادکشمیر)
اسلام آباد،راولپنڈی،کہوٹہ اور سیالکوٹ سے بھی اورقریشی (قاضیاں) بھروٹ ضلع راجوری
حال رسول نگر،گوجرانوالہ،اور پھکواٹی سے اوراسی طرح فارووڈ کہوٹہ حویلی کے ہاشمیوں سے
اورقاضیانِ تتہ پانی سے بھی ہیں لہذا" قریشی فاروقی"اور" قریشی صدیقی"

احباب کی خواہش اور دلچسپی کومدنظر رکھتے ہوئے

شجرۂ نسب" قریشی صدیقی"

سمہوٹ،چنڈک،سرنکوٹ،پونچھ،تھنہ منڈی،بھنگائی،راجوری جموں وکشمیر،پلندری،راولاکوٹ،
ایبٹ آباد،اسلام آباد،کہوٹہ،راولپنڈی،رسول نگر،سیالکوٹ ، گوجرانوالہ،سانگھڑ (پاکستان)

شامل کتاب کیا جارہا ہے۔

محقق ومرتب: **عامرمحمودقریشی**
(کہوٹہ ۔اسلام آباد) پاکستان
واٹس ایپ نمبر 0092-345-5556588

شجرہ نسب "قریشی صدیقی"

سمہوٹ/چنڈک/سرنکوٹ/پونچھ/تھنہ منڈی/بھنگائی/راجوری جموں و کشمیر/راولاکوٹ/ پلندری/ اسلام آباد/ کہوٹہ/راولپنڈی/رسول نگر/سیالکوٹ/ گوجرانوالہ (پاکستان)

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ـــ خلیفہ راشد اوّل

حضرت محمد بن ابوبکرؓ (1) ← قاسم بن محمد ← عبدالرحمٰن بن قاسم

الشیخ قاسم بن سعد → شیخ سعد بن نصر → شیخ نصر بن عبدالرحمٰن

شیخ نصر بن قاسم ← شیخ قاسم بن نصر ← الشیخ حسین بن قاسم

شیخ محمد بن عمویہ البکری → شیخ عمویہ البکری بن سعد → شیخ سعد بن حسین

عبداللہ بن محمد ← شیخ محمد سہروری بن عبداللہ ← الشیخ شہاب الدین (2) سہروردی ابوحفص عمرؓ

شیخ دین محمد → شیخ طاہر بن معین الدین → شیخ معین الدین

حافظ سلیمان ← شیخ حافظ دین محمد ← حافظ احمد اللہ یار

شیخ سلیمان → الشیخ محمود → الشیخ احمد

حسن بن سلیمان ← عبداللہ بن حسن ← شیخ قاسم

حافظ عیسیٰ ابن غلام مصطفیٰ → حکیم غلام مصطفیٰ → علی محمد قریشی

مولانا فتح محمد ← الشیخ جان محمد ← الشیخ امان اللہ

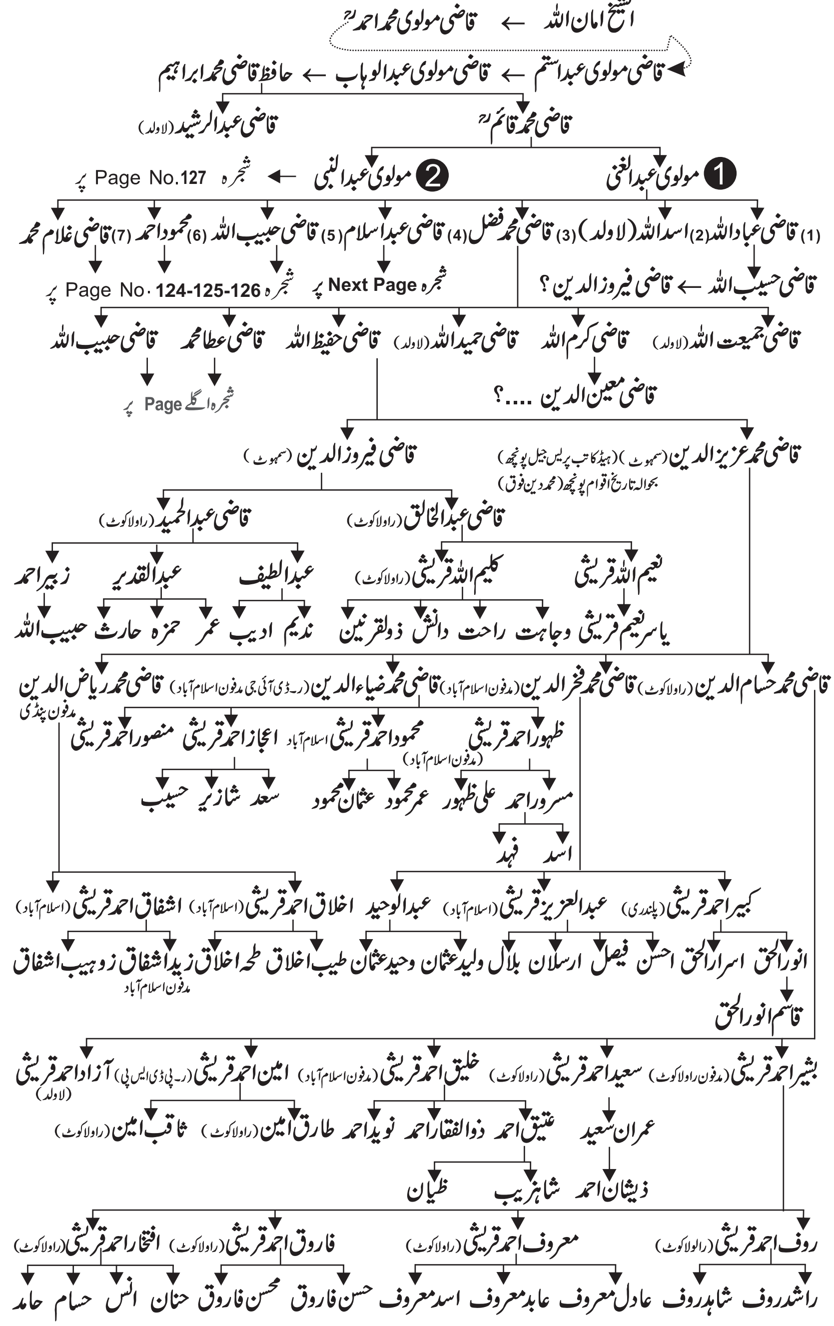
شجرہ Next Page پر

(1) ہمارا سلسلہ نسب سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے فرزندار جمند محمد بن ابوبکر صدیقؓ سے جاملتا ہے سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے شہاب الدین ابوحفص عمرؓ کا دور عہد 1155-1191ء ہمارے ایک جدامجد تک کا شجرہ شہاب الدین ابوحفص عمرؓ کی کتاب "عوارف المعارف" میں بھی درج ہے۔ (2) لقب شہاب الدین

بشکریہ : تحقیق شجرہ " ابوبکر صدیقؓ " تا "قاضی مولوی محمد احمدؒ"

☆ صاحبزادہ محمد سبطین ولد قاضی عظمت اللہ (انگلینڈ) ☆ مبشر حمید قریشی (راولپنڈی۔ پاکستان)

شجرۂ نسب "قریشی صدیقی"



قاضی عطا محمد ولد قاضی محمد فضل درابہ والے (پونچھ)، مقبوضہ کشمیر

قاضی غلام نبی (تراڑکھل) معلم دینیات پروفیسر مولانا عبداسلام سلفی قاضی نظام الدین (لاولد) قاضی محمد الدین معلم دینیات ہائی سکول پونچھ، بحوالہ تاریخ اقوام پونچھ (محمد دین فوق)

عزیز الرحمٰن میجر حبیب الرحمٰن (شہید ستارہ جرات) عبدالوکیل

عمران عرفان رضوان وکیل

وقاص محمود حماد محمود

مجیب الرحمٰن قریشی خلیل الرحمٰن ڈاکٹر عتیق الرحمٰن (تراڑکھل)

عناب جواد خلیل مغیث الرحمٰن

قاضی خالد محمود (ہیڈ ماسٹر) قاضی مجید احمد قاضی مصدق محمود قاضی لقمان محمود قاضی طاہر محمود قاضی ظفر محمود

عدیل خالد حماد خالد جمیل احمد عقیل احمد فیصل احمد کاشف ثاقب فیصل عادل ابتسام سعید ظفر

قاضی حبیب اللہ ولد قاضی محمد فضل لاہ شریف، راجوری، مقبوضہ کشمیر

قاضی جلال الدین قاضی بدر الدین (لاولد)

؟

(4) قاضی عبدالسلام ولد مولوی عبدالغنی لاہ شریف، راجوری، مقبوضہ کشمیر

قاضی محمد عظیم قاضی محمد نعیم (لاولد) قاضی عبداللہ

قاضی دوست محمد قاضی برکت اللہ (آباد مقبوضہ کشمیر) مفتی قاضی اسم دین (لاہ شریف والے) قاضی غلام حسین

غلام محمد قاضی شاہ محمد حسن محمد قاضی حسیب اللہ عنایت اللہ (لاولد)

قاضی عطا اللہ (آباد مقبوضہ کشمیر) قاضی ثناء اللہ (رسول نگر) قاضی حمید اللہ (گوجرانوالہ) قاضی کلیم اللہ (رسول نگر)

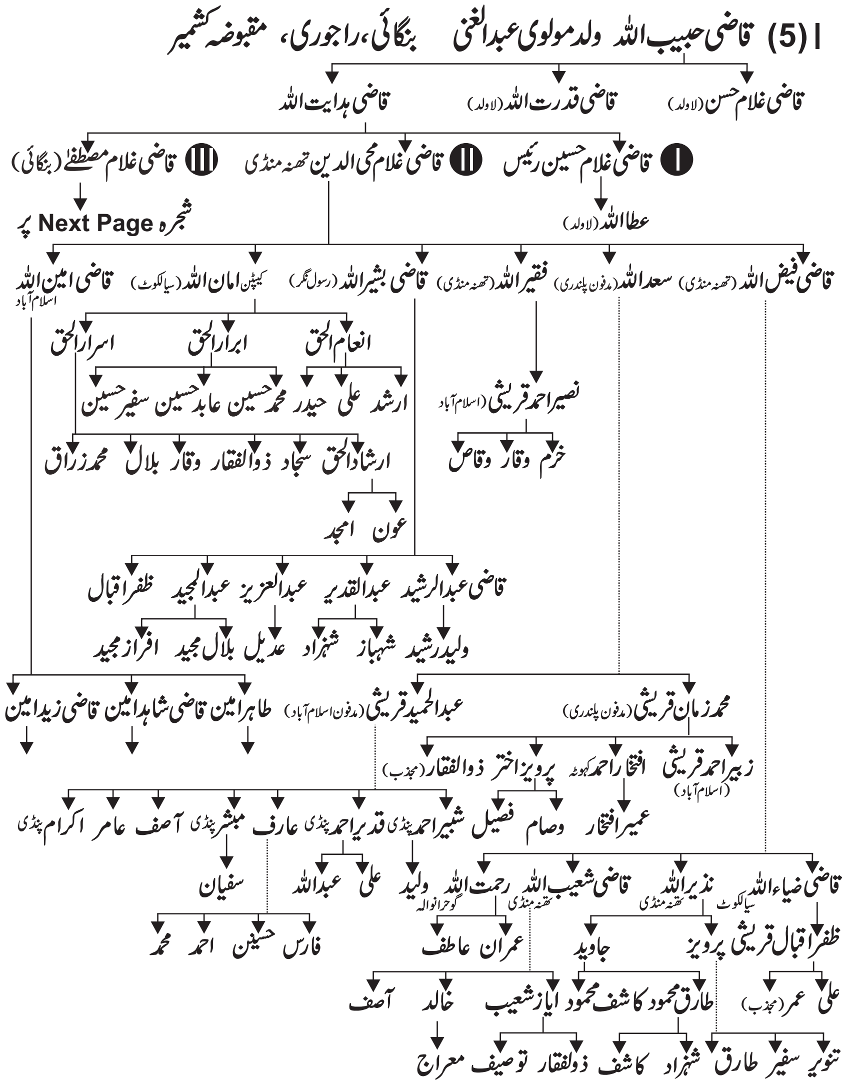
قاضی ضیاء اللہ آباد مقبوضہ کشمیر قاضی عبداللہ (رسول نگر) قاضی جمعیت اللہ قاضی عظمت اللہ انگلینڈ قاضی رحمت اللہ (گوجرانوالہ)

کرامت اللہ احسان اللہ عبید اللہ عمر جمعیت عمیر جمعیت ذوالقرنین حسنین سبطین عظیم اللہ وقار اللہ حفیظ جہانگیر

حبیب اللہ محمد یحییٰ محمد طلحہ

قاضی نعیم اللہ (رسول نگر) بریگیڈیئر ڈاکٹر اکرام اللہ قریشی اسلام آباد قاضی ظفر احمد گجرات قاضی امین اللہ (گوجرانوالہ)

بابر ہارون جواد سلیمان اسامہ حسن یاسر اسد ماجد ساجد کامران عمران نعمان


ا (5) قاضی حبیب اللہ ولد مولوی عبدالغنی بنگائی، راجوری، مقبوضہ کشمیر
قاضی غلام حسن (لاولد)
قاضی قدرت اللہ (لاولد)
قاضی ہدایت اللہ
I قاضی غلام حسین رئیس
II قاضی غلام محی الدین تھنہ منڈی
III قاضی غلام مصطفےٰ (بنگائی)
شجرہ Next Page پر
عطا اللہ (لاولد)
قاضی فیض اللہ (تھنہ منڈی)
سعد اللہ (مدفون پلندری)
فقیر اللہ (تھنہ منڈی)
قاضی بشیر اللہ (رسول نگر)
کیپٹن امان اللہ (سیالکوٹ)
قاضی امین اللہ
اسلام آباد
انعام الحق
ابرار الحق
اسرار الحق
ارشد علی حیدر محمد حسین عابد حسین سفیر حسین
نصیر احمد قریشی (اسلام آباد)
خرم وقار وقاص
ارشاد الحق سجاد ذوالفقار وقار بلال محمد زراق
عون امجد
قاضی عبدالرشید عبدالقدیر عبدالعزیز عبدالمجید ظفر اقبال
ولید رشید شہباز شہزاد عدیل بلال مجید افراز مجید
محمد زمان قریشی (مدفون پلندری)
عبدالحمید قریشی (مدفون اسلام آباد)
طاہر امین قاضی شاہد امین قاضی زید امین
زبیر احمد قریشی (اسلام آباد)
افتخار احمد کہوٹہ
پرویز اختر
ذوالفقار (مجذوب)
عمیر افتخار
وصام فصیل
شبیر احمد پنڈی قدیر احمد پنڈی عارف مبشر پنڈی آصف عامر اکرام پنڈی
ولید علی عبداللہ
سفیان
فارس حسنین احمد محمد
قاضی ضیاء اللہ سیالکوٹ
نذیر اللہ تھنہ منڈی
قاضی شعیب اللہ تھنہ منڈی
رحمت اللہ گوجرانوالہ
ظفر اقبال قریشی
پرویز
جاوید
عمران عاطف
علی عمر (مجذوب)
طارق محمود کاشف محمود
ایاز شعیب خالد آصف
تنویر سفیر طارق شہزاد کاشف ذولفقار توصیف معراج

II(5) قاضی حبیب اللہ ولد مولوی عبدالغنی بنگائی، راجوری، مقبوضہ کشمیر

قاضی غلام حسن (لاولد) قاضی قدرت اللہ (لاولد) قاضی ہدایت اللہ

I قاضی غلام حسین مدفون تھنہ منڈی II قاضی غلام محی الدین مدفون تھنہ منڈی III قاضی غلام مصطفےٰ (بنگائی)

عطا اللہ (لاولد) شجرہ Back Page پر

قاضی عبدالرحمٰن (مدفون کہوٹہ) قاضی عبداللطیف (مدفون بھنگائی)

قاضی عبدالحفیظ کوثر کہوٹہ مجید احمد قریشی اسلام آباد

قاضی محسن علی بلال قریشی عمر قریشی عادل قریشی

آیان محسن عبید محسن عیسیٰ بن محسن ابراہیم بلال اذہان عمر اورہان عمر

قاضی رشید احمد (کہوٹہ) قاضی سعید نظر (ایڈووکیٹ) قاضی مشتاق احمد (کہوٹہ) قاضی محمود احمد (لاولد) قاضی فاروق احمد ممتاز احمد قریشی

مبشر سعید قیصر سعید یوسف سعید یاسر سعید نعمان احمد عثمان احمد فرحان ممتاز

شاہ زیب ریحان سلیمان محمد طحہ احمد علی اشتیاق احمد قریشی آفاق احمد وقار احمد محمد صارم نعمان

محمد سلیمان فیضان احمد امان زوہیب طیب حیدر

جاوید اقبال آصف رشید سہیل رشید احتشام رشید عاصم رشید

حمزہ جاوید ذیشان جاوید علی مزمل سہیل محمد بالاج

(6) محمود احمد ولد مولوی عبدالغنی (آباد لاہ مقبوضہ کشمیر)

قاضی فتح محمد قاضی دولا (عبداللہ)

قاضی حیات بخش (لاہ) قاضی حبیب اللہ (لاہ)

قاضی فیروز الدین (لاہ)

قاضی فیض اللہ (لاہ) قاضی حمید اللہ (رسول نگر) قاضی بشیر اللہ (رسول نگر)

قاضی عبدالوحد (لاہ) قاضی عبداللطیف امین اللہ (رسول نگر) قاضی محمد نذیر بشیر نصیر منیر جمیل تنویر

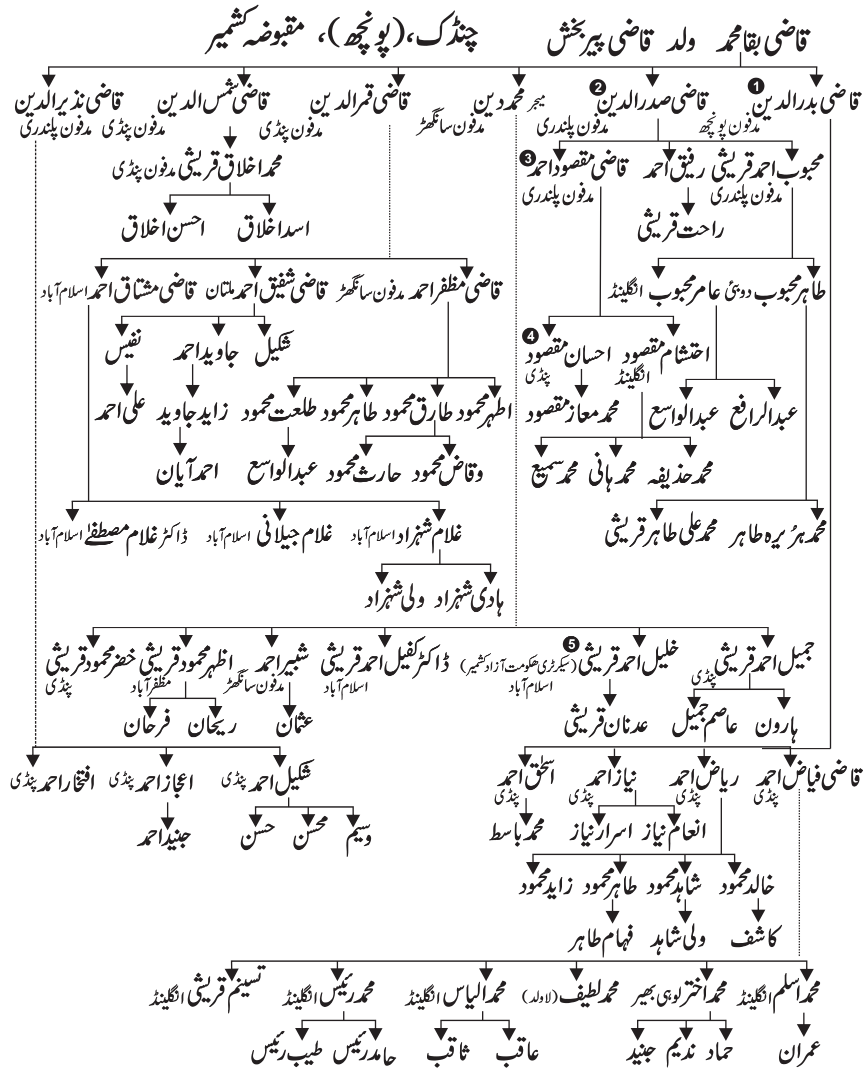
عبدالروف عبدالقیوم عبدالملک عبدالحمید عبدالخالق رازق عبدالرشید محمد عمر اسامہ روشن

سمیع اللہ وسیم اللہ عدنان شان آفتاب عباس قمر عباس عبدالرّحمان محمد موسیٰ

(7) قاضی غلام محمد ولد مولوی عبدالغنی چنڈک، (پونچھ)، مقبوضہ کشمیر

- قاضی احمد بخش
  - قاضی محی الدین
    - نجیب اللہ
- قاضی عمر بخش
  - قاضی رحیم بخش
  - جمال دین
  - قطب الدین
    - قاضی فقیر اللہ مدفون ہجرہ
      - نذیر احمد (مدفون پلندری)
        - عابد نذیر
          - عالیان عابد
        - خالد نذیر
          - یوسف خالد
      - خورشید احمد ہجرہ
        - ساجد خورشید
        - وحید خورشید
        - ماجد خورشید
      - ادریس احمد
      - ذوالفقار احمد
        - احمد ذوالفقار
    - قاضی حبیب اللہ مدفون ہجرہ
- قاضی پیر بخش پونچھ
  - قاضی عطا محمد
    - قاضی احسن الدین (لاولد)
  - قاضی فضل الدین
    - نیاز الدین (لاولد)
  - قاضی عزیز الدین (لاولد)
  - قاضی عنایت الدین
    - نجیب الدین
      - قاضی فیض محمد (عباسپور)
        - قاضی محمد شمیم پنڈی
          - طارق شمیم
          - خالد شمیم
          - عنصر علی
          - ثاقب شمیم
        - قاضی محمد اقبال (عباسپور)
          - آصف اقبال
          - عاطف اقبال
        - قاضی محمد رزاق (لاولد) مدفون پنڈی
  - قاضی بقا محمد مدفون چنڈک
    - قاضی بدر الدین (مدفون پونچھ)
    - قاضی صدر الدین پلندری
    - میجر محمد دین سانگھڑ
    - قاضی قمر الدین پنڈی
    - قاضی شمس الدین پنڈی
    - قاضی نذیر الدین پلندری
- قاضی الٰہی بخش
  - قاضی بہاول بخش (لاولد)

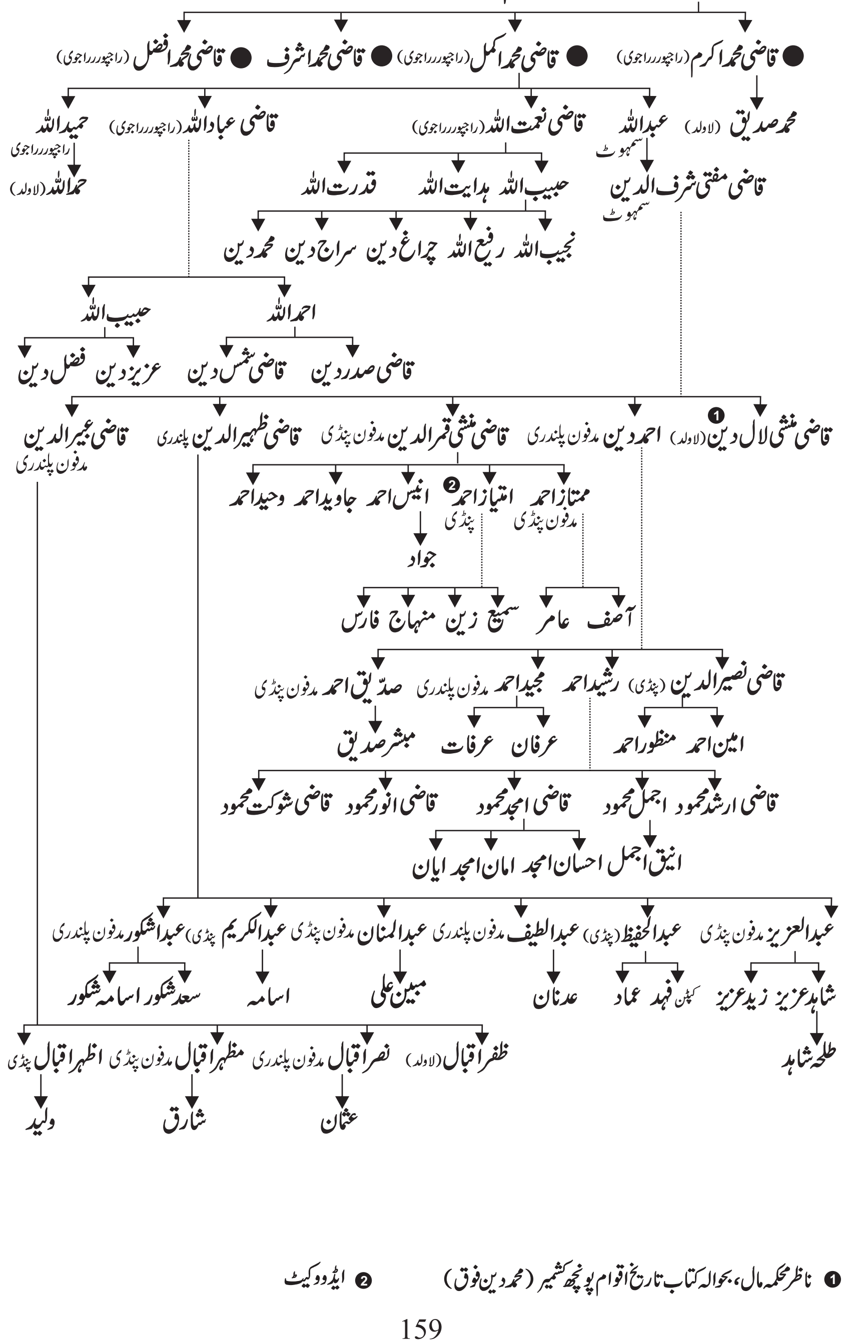
قاضی بقا محمد بن قاضی پیر بخش کے خاندان کا شجرہ اگلے Page پر



❶ آڈیٹر محکمہ کسٹم پونچھ مقبوضہ کشمیر، بحوالہ کتاب تاریخ اقوام پونچھ کشمیر (محمد دین فوق) ● سارجنٹ پولیس پونچھ، بحوالہ کتاب تاریخ اقوام پونچھ کشمیر

❸ (ر) سپرنٹنڈنٹ جیل پلندری آزاد کشمیر ❹ ایڈووکیٹ ❺ سیکرٹری حکومت آزاد کشمیر وسابق وائس چانسلر مظفر آباد یونورسٹی۔

❷ مولوی عبدالنبی ولد قاضی محمد قائم راجپور منڈی، راجوری، مقبوضہ کشمیر



❶ ناظر محکمہ مال، بحوالہ کتاب تاریخ اقوام پونچھ کشمیر (محمد دین فوق) ❷ ایڈووکیٹ

❸ قاضی محمد اشرف ولد مولوی عبدالنبیؒ (آباد مقبوضہ کشمیر)

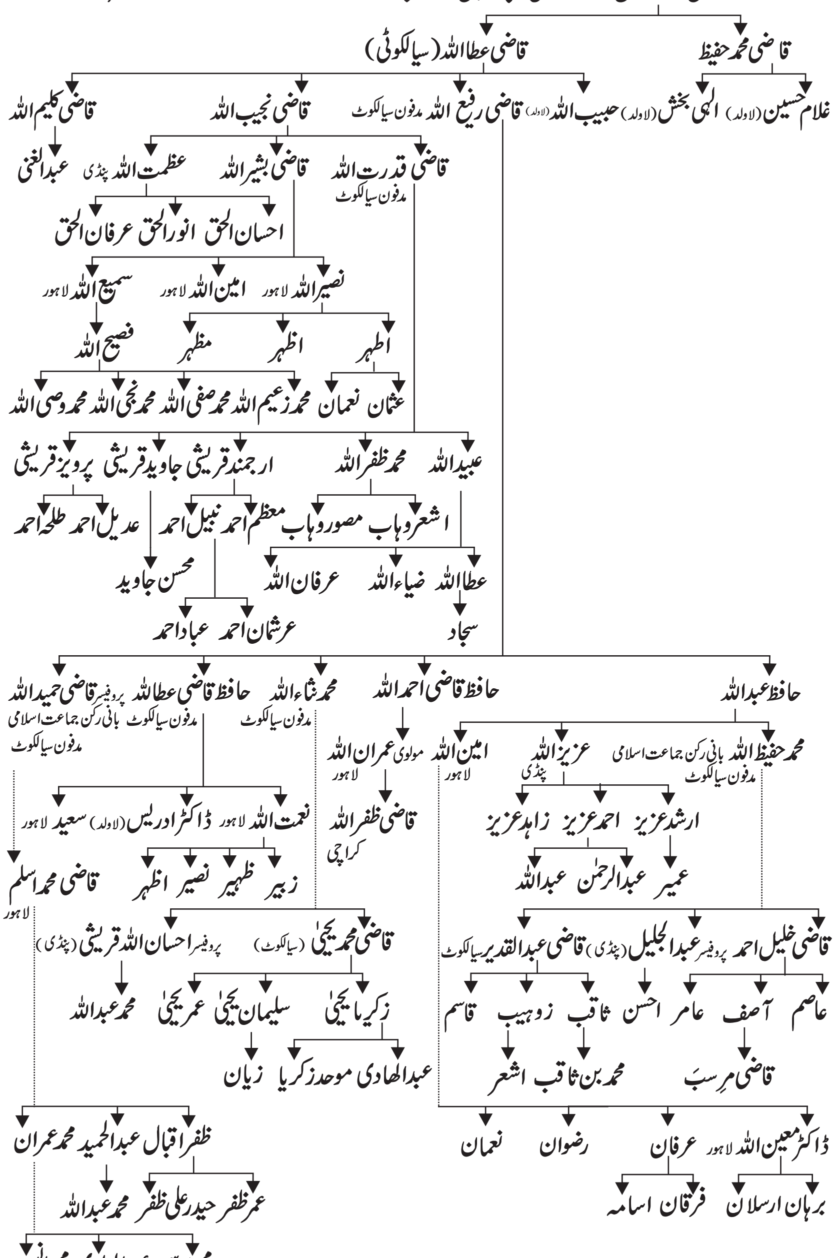
- قاضی پیر بخش (لاولد)
- قاضی غوث بخش آباد مقبوضہ کشمیر
  - فقیر بخش آباد مقبوضہ کشمیر
    - فیروز الدین
      - احمد دین
      - محمد دین
      - عزیز الدین
    - بدر الدین
  - پیر بخش آباد مقبوضہ کشمیر
    - عزیز الدین

❹ قاضی محمد افضل ولد مولوی عبدالنبیؒ راجپور منڈی، راجوری، مقبوضہ کشمیر

- قاضی محمد حفیظ (سیالکوٹی)
- قاضی عطاءاللہ (سیالکوٹی)

کا شجرہ نسب Next Page پر

❹ قاضی محمد افضل ولد مولوی عبدالنبیؒ راجپور منڈی، راجوری، مقبوضہ کشمیر



دلہن کا مزاج پہچانیے !

جنوری کی دلہن شوہر کی چھوٹی موٹی غلطیوں کو معاف کر دیتی ہے۔
فروری کی دلہن مشکل حالات میں قابل اعتماد ساتھی ثابت ہوتی ہے۔
مارچ کی دلہن شوہر کو گھر کا حقیقی سر براہ سمجھتی ہے۔
اپریل میں دلہن بننے والی لڑکیاں شوہر کی زندگی بدل دیتی ہیں۔
مئی میں دلہن بننے والی لڑکیوں کو جلد غصہ نہیں آتا۔
جون میں بننے والی دلہن کا گھر خوبصورتی، گرم جوشی اور اُداسی کا مرکب ہوتا ہے
جولائی کی دلہن کا مزاج بدلتا رہتا ہے۔
اگست کی دلہن کو خوبصورتی کا مکمل احساس ہوتا ہے۔
ستمبر کی دلہن اپنے شوہر کے ساتھ کسی بھی جگہ خوش رہ سکتی ہے۔
اکتوبر میں بننے والی لڑکیوں میں غیر معمولی کشش ہوتی ہے۔
نومبر کی دلہن محبت سے شوہر کو اپنا غلام بنا لیتی ہے۔
دسمبر کی دلہن شوہر کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

دولہا کا مزاج پہچانیے !

جنوری میں بننے والا دولہا سنجیدہ کم، ذمہ دار زیادہ، فیصلے ٹھنڈے دماغ سے کرتا ہے۔
فروری میں بننے والا دولہا کم گو مگر گہرا، محبت دکھاتا کم ہے، نبھاتا زیادہ ہے۔
مارچ میں بننے والا دولہا جوشیلا اور پر جوش، نئے رشتوں کو جوش سے شروع کرتا ہے۔
اپریل میں بننے والا دولہا صاف، بات کا پکا،، جو سوچتا ہے وہی کرتا ہے۔
مئی میں بننے والا دولہا خوددار اور ضدی، اپنی بات منوانا جانتا ہے مگر دل کا برا نہیں۔
جون میں بننے والا دولہا مسکراتا زیادہ، گھبراتا کم، ہر مشکل کو ہنسی میں ٹالنے والا۔
جولائی میں بننے والا دولہا جذباتی مگر وفادار، دل سے رشتہ نبھانے والا۔ خاندان دوست
اگست میں بننے والا دولہا قدر دان، خاندان کو ساتھ لے کر چلنے کا ہنر جانتا ہے۔
ستمبر میں بننے والا دولہا منظّم اور سمجھدار، زندگی کو منصوبہ بنا کر چلانے والا۔
اکتوبر میں بننے والا دولہا متوازن مزاج، نہ بہت سخت، نہ بہت نرم۔
نومبر میں بننے والا دولہا گہری سوچ والا، کم کہتا ہے مگر وزن دار کہتا ہے۔
دسمبر میں بننے والا دولہا دل کا امیر، خوشیاں بانٹنے اور ساتھ نبھانے والا۔